تالیف

مرزا ابوطالب اصفہانی لکھنوی لندنی

وقایع زمان نواب آصف الدولہ

تفضیح الغافلین

ترتیب و تصحیح

عابد رضا بیدار

انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز
صولت پبلک لائبریری رامپور

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

تفضیح الغافلین

وقایع زمان نواب آصف الدولہ

تالیف

مرزا ابوطالب (لندنی) اصفہانی

ترتیب و تصحیح

عابد رضا بیدار

انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز

صولت پبلک لائبریری، رامپور

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

ناشر

انسٹی ٹیوٹ آف اورنٹیل اسٹڈیز رامپور

اہتمام

وزارت معارف، حکومت ہند، دہلی

سال تصنیف: ۱۷۹۶/۷ء

سال اشاعت: ۱۹۶۵ء

بہا ‎-/۱۰

مطبوعہ:
(جمال پرنٹنگ پریس، دہلی ۶)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

نذرِ عقیدت

خدمتِ والاحضرت قبلہ ام امتیاز علی خاں عرشی اکوزئی حاجی خیل

خطا نمودہ ام و چشم آفریں دارم!

Sri Krishna Museum
Acc. No. 2512
Date 2/4/16
Kurukshetra

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

تشکر

وظیفه خود میدانم که دوستان عزیز و بزرگان گرامی را که باکمال کشاده دلی و خلوص مشربی مرتب را در ترتیب این کتاب مشورت و راهنمائی نمودند، خصوصاً

استاذی المحترم آقائے سید امتیاز حسین مدظلہ العالی (مدرسہ مرتضیٰ، رامپور)

و صدیق عزیز آقائے ظل عباس عباسی (کتابخانۂ ملی، امروہہ)

و محب گرامی آقائے نثار احمد فاروقی (دانشگاہ دہلی)

و فاضل اجل آقائے سید فرید الدین (کتابخانہ صولت، رامپور)

سپاس گزاری کنم

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

فهرست

پیش گفتار

احوال و آثار مرزا ابوطالب — تالیفات ابوطالب

احوال هندوستان — نسخهٔ خطی تفضیح الغافلین

پادشاه — سبک و اسلوب نگارش

حکمران حقیقی — اولیات ابوطالب

متن

	صفحه
دیباچه مصنف	۳
مقدمه	۵
وقایع ۱۱۸۸ھ / ۷۵-۱۷۷۴ء	۱۳
وقایع ۱۱۸۹ھ / ۷۶-۱۷۷۵ء	۱۶
وقایع ۱۱۹۰ھ / ۷۷-۱۷۷۶ء	۲۳
وقایع ۱۱۹۱ھ / ۷۸-۱۷۷۷ء	۳۷
وقایع ۱۱۹۲ھ / ۷۹-۱۷۷۸ء	۴۵
وقایع ۱۱۹۳ھ / ۸۰-۱۷۷۹ء	۵۶
وقایع ۱۱۹۴ھ / ۱۷۸۰ء	۶۴

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع	۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۰-۸۱ء	۶۵
وقایع	۱۱۹۶ھ / ۱۷۸۱-۸۲ء	۷۵
وقایع	۱۱۹۷ھ / ۱۷۸۲-۸۳ء	۸۵
وقایع	۱۱۹۸ھ / ۱۷۸۳-۸۴ء	۹۲
وقایع	۱۱۹۹ھ / ۱۷۸۴-۸۵ء	۱۰۰
وقایع	۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۵-۸۶ء	۱۰۲
وقایع	۱۲۰۱ھ / ۱۷۸۶-۸۷ء	۱۰۴
وقایع	۱۲۰۲ھ / ۱۷۸۷-۸۸ء	۱۰۸
وقایع	۱۲۰۳ھ / ۱۷۸۸-۸۹ء	۱۰۰
وقایع	۱۲۰۴ھ / ۱۷۸۹-۹۰ء	۱۱۱
وقایع	۱۲۰۵ھ / ۱۷۹۰-۹۱ء	۱۱۲
وقایع	۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۱-۹۲ء	۱۱۹
وقایع	۱۲۰۷ھ / ۱۷۹۲-۹۳ء	۱۲۹
وقایع	۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳-۹۴ء	۱۳۳
وقایع	۱۲۰۹ھ / ۱۷۹۴-۹۵ء	۱۳۷
وقایع	۱۲۱۰ھ / ۱۷۹۵-۹۶ء	۱۴۲
وقایع	۱۲۱۱ھ / ۱۷۹۶-۹۷ء	۱۵۲

اشاریہ

(۱) اشخاص (و اقوام) ۱۶۶

(۲) مقامات ۱۷۰

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

پیشگفتار

احوال و آثار مرزا ابوطالب

" در پایان تذکرهٔ حدیقة الافکار، ابوطالب دربارهٔ خودش مینویسد
و این در ۱۲۰۴ھ / ۱۷۸۹ء است

"اسم والد این حقیر حاجی محمد بیگ خاں، و اصل آں مرحوم از ترکان آذربائجان، و مولدش عباس آباد اصفہان، کہ در عہد جوانی وارد ہندستان گشتہ ملازم وزیر جنت مکاں ابوالمنصور خاں بہ ریاست جمعے از فرقۂ سپاہ نامزد گردید۔ بعد تقرر نیابت صوبۂ اودھ باعانت و رفاقت محمد قلی خاں مرحوم مامور شدہ، آنخدمت را کما ینبغی بہ تقدیم رسانید۔ بعد شہادت محمد قلی خاں، از نہایت دلتنگی، تمامیٔ مال و جہات و عیال در معسکر جنّت آرامگاہ نواب شجاع الدولہ مرحوم و شہر لکھنؤ برجا گذاشتہ باچند غلام راہ بنگالہ در پیش گرفت۔ و مدتے دراں سمتہا باعتبار گذرانیدہ، در شہر مرشد آباد بہ رحمت حق پیوست۔ سن شریفش دراں وقت قریب شصت سالگی بود۔ تاریخ وفاتش ازیں قطعہ بوقوع می پیوندد۔

....

وقوع ایں غم عظمیٰ بما دل افگاراں | چو بود از سنۂ ہجرت رسول عرب

author's father

هزار با صد و هشتاد و دو سه یوم از حج	همان نوشت با الهام سال رنج و تعب
نمود طوف بهشت برین دویم تاریخ	ز روئے حزم و یقین آمد از دلم سوئے لب

۱۱۶۴ + ۱۸ = ۱۱۸۲ھ

و پدر مادر این گمنام ابوالحسن بیگ نام داشته - و آں مغفور نیز در اصفهان نصف جهان تولد یافته بود. و در صفت تقویٰ و دینداری و رقت قلب و محبت دودمان طاہرۂ نبوی بے نظیر و مستثنیٰ می بود. و در خدمت برہان الملک مرحوم خصوصیت و قدامت اخلاص ثابت می کرد، و ہم بدیں جہت بعد رحلت آنجناب روئے توجہ بامر سپاہگری نیاورد۔

وولادت ایں بے سعادت در سنۂ یک ہزار و یک صد و شصت و شش در شہر لکھنؤ اتفاق افتاد. و بعد قضیہ مذکورہ نواب شجاع الدولہ مرحوم بمقتضائے ایلی در صدد تربیت بر آمد، بجہت ایں کمترین مدد خرچ مکتب و معلم تعین نمود. و ہر گاہ بہ لکھنؤ تشریف می آورد...... تفتیش حال و تفقد بر احوال ایں شکستہ بال میفرمود. پس از انقضائے چہار سال حسب الطلب والد و اجازت آں جناب وارد مرشد آباد گشتہ. بعد یکسال کسرے کہ ہنوز سنین عمر از مرحلۂ چہار دہ تجاوز نکردہ بود، باآفت بے پدری و تکفل خدمات ملک و پرداخت امور خانگی مبتلا گردید...... در اواخر سنہ یک ہزار و صد و ہشتاد و نہ، و اوائل شگفتن گلہائے اقبال و ابتدائے جلوس نواب آصف الدولہ مرحوم کہ از قدیم فیما بین روابط وداد استحکام داشت، بعضے محالات میان دوآب و رسالہ بشراکت سید زین العابدین خاں مرحوم کہ باتفاق او وارد صوبہ شدہ بودیم، بعہدہ ایں کمترین مقرر گشت...... بعد فوت سید مرحوم بقصد بد اندیشی شمائل مبتعان صاحب والا قدر کرنیل ہانے کہ از سرکار وزیر بانتظام محالات سرکار گورکھپور

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

قیام .... داشت، خواه ناخواه معین ساخت بحسب اتفاق میان این احقر و صاحب معزالیہ صحبت موافق افتادہ سہ سال باختیار و اقتدار انقضا یافت .....

وحقیر در اواسط سنہ یک ہزار و دوصد ہجری عازم شہر کلکتہ گشت۔ وبعد وصول برخلاف مدعا از اکابر آنجا تعظیم یافتہ بوعدۂ امداد مستظہر گردید۔ ولغایت تحریر کہ مدت چہار سال گزشتہ .... ہنوز آں امر بمقطع نرسیدہ بود کہ زمان حیات آں محسن خلایق بسر رسید۔"

(حدیقۃ الافکار نسخہ خطی دانشگاہ دہلی ۹۳-۹۵)

و آنچہ درین تاریخ تفضیح الغافلین در احوال خود نوشتہ در صفحات ۱۸ تا ۲۰ و اہم تا ہم

و برخے بجاہائے دیگر یافتہ شود و مفصلاً در مسیر طالبی مینویسد، و ایں در ۱۲۱۸ھ است،

دو سال قبل از وفات خود!

"والد حقیر حاجی محمد بیگ خاں از جماعۂ اتراک، مولدش عباس آباد اصفہان است۔ در عہد جوانی از شدت صولت نادری ایران را گزاشتہ وارد ہند و رفیق وزیر جنت مکان ابوالمنصور صفدر جنگ گردید۔ بعد گشتہ شدن نول رائے و تقرر نیابت صوبۂ اودھ بہ محمد قلی خاں مرحوم، برفاقت و اعانت او نامزد، و بدیں تقریب در مخصوصان و طرفداران او نامزد گشت۔ بعد وفات نواب صفدر جنگ، نواب شجاع الدولہ مرحوم عمزادہ را بدغا بدست آوردہ .... و با رفقائے او بدسلوکی کردہ، قصد بدست آوردن والد داشت۔ او سبقت گزیدہ، با چند غلام و قدرے جواہر و اشرفی، بجانب بنگالہ شتافت، و ما ما در لکھنؤ و تمام مال و جہات خود را در معسکر نواب مرحوم گزاشت۔ و در بنگالہ چند مدت با عتبار گزرانیدہ، در سالے کہ ازیں قطعہ تاریخ مستفاد میگردد، رہگزائے عالم باقی گردید۔ لمولفہ:

+.... ہزار و یکصد و ہشتاد و دو (۱۱۸۲ھ) سہ یوم از حج + ...

پدر مادر من ابوالحسن بیگ نام داشت۔ مردے متقی و دیندار بہمسری برہان الملک مرحوم از دوستان قدیمی وے بود۔ چنانچہ بعد رحلت آں مرحوم روئے توجہ بامورات دنیوی ننمود؛ واز کمال دلتنگی بخانہ نشینی گزرانید، تا برحمت حق واصل گردید۔

ولادت ایں بے سعادت در اواخر ۱۱۶۶ھ در لکھنؤ اتفاق افتاد۔ بعد مہاجرت والد، نواب شجاع الدولہ بمقتضائے اتحاد ایلی مدد خرچ مکتب تعین فرمود و در صدد تربیت و تفقد احوال ایں کمترین می بود۔ بعد چہار سال در ۱۱۸۰ھ حسب الطلب والد رخصت مرشدآباد بنگالہ کرد۔ ایں اول سفر من است کہ ہمراہ مادر در سن چہاردہ سالگی تا عظیم آباد بہ خشکی پس برکشتی رو داد۔ بعد وصول مرشدآباد، یکنیم سال در خدمت والد گزرانیدہ، بآفت بے پدری و تکفل خدمات ملک و فوج و امور خانگی گرفتار گشت۔ چوں وجیزے از اقربائے نواب خانخاناں بہادر مظفر جنگ نائب بنگالہ بحضور والد نامزد حقیر شدہ بود، چند سال دیگر دراں ملک بحمایت و رعایت نواب معظم الیہ بخوشی و فراغت تمام بسر رفت۔

در اواخر ۱۱۸۹ھ ابتدائے جلوس نواب آصف الدولہ مرحوم حسب الطلب مختار الدولہ نائب ملک مرتبۂ دیگر بخانۂ قدیم بازگشتہ بعملداری اٹاوہ وغیرہ محالات میان دوآب مامور گشت۔ ایں سفر تمام برکشتی تا بکسر و گنگ، واز آنجا تا فیض آباد دریائے گھاگھرا بود۔ تصدیع تمام و آفات بسیار دریں دریا دیدہ شد۔ چوں طول محالات متعلقہ دوآب از متصل کانپور

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

تا الوپ شہر دو ہفتہ راہ بود، دو سال تمام دراں ولایت نیز بہ حرکت و درخیمہ ہا بسفر گزشت۔ پس بغدر...... حیدر بیگ کابلی کہ بعد مختار الدولہ نائب آں سرکار شدہ بود، معزول گشتہ، یکسال در لکھنؤ بودم۔ دریں اثنا محالات گورکھپور بکرنل الگزنڈر ہانے متقرر شد؛ و او مرا باعانت خود از وزیر درخواست کردہ بدانطرف برد۔ ایں ولایت نیز پانزدہ روزہ راہ در طول است، لہذا سہ سال تمام حتیٰ برسات نیز در سفر گزرانیدم...... بعد ازاں، ہمراہ کرنیل معزول شدہ، یکسال در لکھنؤ خانہ نشیں بودم۔

...... مسٹر مڈلٹن باشارہ گورنر ہستین با من مصلحت آشکار نمود، و مرا بدفع فتنہ راجہ (ٹیلبھدر سنگھ) و انتظام ممالک وزیر تحریص و ترغیب فرمود۔

...... دو سال بدیں شغل در طول و عرض صوبہ اودھ ایضاً در سفر ماندم، و با راجہ مسطور جنگہائے متعدد کردم۔ آخر کار اگرچہ آں دشمن بزرگ شصت سالہ کشتہ شدہ، ممالک وزیر صافی گردید...... امّا اسباب خانہ ویرانی من مرتّب شد......

تفصیل ایں مجمل اینکہ گماشتگان موصوف کہ حمایت مرا التعہد کردہ بودند، پس از اندک وقتے معزول شدند۔ و گورنر ہستین صاحب قرار دادِ مذکور بولایت فرنگ عود نمود۔ حکام نو در کلکتہ بعرصہ آمدند، و عہد و قول حمایت من کہنہ و فرسودہ گشت۔ دریں تبدیلات، حیدر بیگ با وجود دورنگی بزشوت و کار سازی خود را صلاح اندیشی وا نمودہ اقتدار یافت، و چند سال سلوک ہموار بمن نمود کہ حاجت شکایت او و استمداد از جماعت انگلش نشد۔ دراں مدت در پردۂ دوستی حیلہ ہا انگیخت و طمع ہا نمود کہ شاید دانہ دام شود۔ امّا پیش رفت نیافت، لہذا بے پردہ شد۔ دراداء وجہے کہ برائے معاش من شش ہزار

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

روپیہ سالیانہ ازاں سرکار مقرر بود امساک ورزیدن گرفت، وکشمکشہا درپیش نمود۔ لہذا سکونت لکھنؤ دشوار گشتہ، مرتبۂ دیگر سفر بنگالہ اختیار کردم ؛ و در ۱۲۰۲ھ بسواری کشتی ازراہ دریائے کٹک بکلکتہ آمدہ، شکایت پیش لارڈ کرنوالس بردم۔ لارڈ معظم الیہ اگرچہ بہ تعظیم پیش آمدہ، وعدہ امداد نمود؛ امّا چوں اورا سفر دکن و اشتغال جنگ ٹیپو سلطان درپیش آمد، مدت چہار سال امر من معوق ماند۔ بسبب درازی مدت قبائل و اطفال را بکلکتہ طلبیدم۔ اکثر رفقا و متوسلان مایوس شدہ، پریشان و...... پراگندہ گردیدند۔ در آمد و رفت اطفال و ساختن خانہ برائے ایشاں و باغے در خارج کلکتہ خرچ بسیار بر من افتاد و زیر بار قرض شدم۔ نقصان عظیمے کہ دراں سفر بمن رسید، پسر چہار سالہ، کہ بغایت مطبوع و قابل محبوب تمامیٔ خاندان بلکہ مطبوع ہمسائگاں و ناظراں بود، بسبب ناموافقت ہوائے کلکتہ و بے وقوفیٔ آندیار، فوت کرد و دل ہمہ را کباب ساخت......

بالجملہ بعد ازانکہ لارڈ کرنوالس از دکن معاودت فرمود، از امر من یاد آورد۔ و چوں حیدر بیگ دراں نزدیکی فوت کردہ بود، بخیال آنکہ دست من در کارہائے آں سرکار مبسوط سازد، در اواخر ۱۲۰۸ھ بلکھنؤ روانہ کرد؛ و خطے بمضمون لائق و شایان بزرگیٔ خویش کہ موثر تواند شد، در سفارش من بوزیر نوشت۔ بنابریں، وزیر و اہلکاران مرا بہ تعظیم و تکریم تلقی کرد۔ و امید درستیٔ کارہا بود کہ از طالع ناسازگار لارڈ کرنوالس را عود بولایت خود اتفاق افتاد۔ بنابریں، آنجماعت سست شدہ، سہ سال بکجدار و مریز گذرانیدند۔ وقتیکہ میانۂ وزیر و مسٹر چیری گماشتۂ کمپنی نزاع شدہ، او بر حسب شکایت وزیر معزول گردید، او و اہلکارانش ...... خویش را حاکم مستقل دانستہ

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

بمن پیغام کردند کہ ترا ہم از لکھنؤ بیروں باید رفت ۔ ہر چند گفتیم کہ شما سر رشتۂ کار خود را گم کردہ اید، اگر من با شما خواہم ماند آنچہ ضرور است شما را راہنمائی کرد، فائدہ پذیر نشد، بنا بریں، بعضے قبائل را در لکھنؤ گزاشتہ، و بعضے را بالہ آباد رسانیدہ، بہ بنارس و از انجا سیوم بارہ در سنہ ۱۲۱۱ھ براہ دریائے گنگ بکلکتہ آمدم ۔

......مسٹر جان شور، کہ دراں وقت گورنر بنگالہ بود، مرا دلاسا و وعدۂ یاری داد۔ دریں اثنا آصف الدولہ مرحوم فوت گشتہ، قضایائے سرکشی وزیر علی خاں جانشین او و تعویقات چند در چند پیش آمد کہ او فرصت توجہ بکار من نیافتہ بولایت شتافت ۔ و مدت سہ سال برمن گزشتہ، پریشانی بسیار در جمعیت من رو داد۔ بقیہ رفقا کہ تا ایں زماں بہر حال با من بودند باطراف پراگندہ گشتند۔ وکار بجائے رسید کہ سہ نفر از اولاد و چہار نفر کنیزان قدیمی کہ مرا پرورش کردہ بودند، از تواتر سفرہا و درازی من ملول شدہ، ترک دنیا کردند، وراہ کربلائے معلیٰ و نجف اشرف پیش گرفتند۔ از ملاحظۂ ایں نوع تفرقہ وطول مدت توقف کلکتہ بسیار دل تنگ و ملول میماندم ۔

...... کپتان رچرڈسن مردم اسکاٹ لینڈ کہ زبان دان ہندی و فارسی و دوست قدیمی من بود، برائے تبدیل ہوا قصد انگلینڈ نمود، و بدیدن من آمدہ، در اثنائے محاکات گفت : اگر ارادۂ انگلینڈ نمائی، ازیں دلتنگی بر آمدہ، مشاہدۂ عجائب و غرائب بسیار نصیب تو خواہد شد ؛ و من بطمع صحبت تو در تعلیم زبان انگلش در مدت توقف جہاز و ہر گونہ رہنمائی سعی مبذول خواہم داشت ۔ [و ایں ہماں رچرڈسن است کہ نامش زینت آغاز کتاب "تفضیح الغافلین" است۔ وچنانکہ در دیباچہ است " در ۱۲۱۱ھ ہنگام

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

توقف کلکتہ، صاحب والامنش کثیر الامتیاز کپتان رچرڈسن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ازیں حقیر استدعا فرمود کہ کلیات وقایع زمان آصف الدولہ بہادر بقید تحریر درآورد، تا روداد آں ایام کہ خوردہ خوردہ از زبان مردم بیرونی غیر معتمد مسموع می شود، دریک نظر جلوہ گر گردد۔ بپاس رضائے آں دوست شفیق ایں کلمات پریشاں جمع آوردہ شد"]

بخیال اینکہ، سفر پُرخطر و دراز است، در وقت رفتن در بحر یا حین مراجعت براہ خشکی کہ بممالک متعلقہ باید گزشت و با امم کثیرہ معاملہ باید نمود، البتہ بمرگ دوچار خواہم شد، واز کشمکش دہر وجور اخوان زمان نجات خواہم یافت، عزم سفر جزم نمودم۔ وعہد استوار با وے موکد کردہ، روز دیگر در یکے از جہازات کمپنی شارلٹ نامی مکانے کرایہ کردم۔ بجب اتفاق آں جہاز در ہماں دو سہ روز میسوخت۔ چوں سفر مذکور مقدر، باوصف تعویقے چنیں، تزلزل درمیان عزیمت راہ نیافت۔ و بہ اتفاق کپتان مذکور در جہاز دیگر کہ سیتا نام...... داشت واز جماعت ہمبرگ کہ فرقہ از المان یا ڈنمرک بود مکانے کرایہ گرفتم۔

بتاریخ غرّہ شہر رمضان ۱۲۱۳ھ مطابق ۷، فروری ۱۷۹۹ء تودیع دوستان کلکتہ کردہ بر بجرہ کہ کپتان رچڈسن گرفتہ بود سوار شدم"

"در ۱۲۱۸ھ ...... ازاں سفر دراز سالم بکلکتہ اتفاق ورود افتاد"

(مسیر طالبی فی بلاد افرنجی: آغاز کتاب)

—— وبعد بازگشتن از سفر بلاد افرنجی تا دو سال وچند ماہ زندہ بود دریں مدت اورا در ضلع بندیلکھنڈ بطور عامل تقرر نمودند، وہمانجا در ۱۲۲۰ھ ۱۸۰۶ء از جہان گزران درگزشت وبعالم باقی شتافت۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

احوال ہندوستان

واحوال سرزمین ہندوستان بزمان مرزا ابوطالب بزبان خودش ایں چناں بود:

پادشاہ

"شاہ عالم پسر عالمگیر ثانی در سنہ یک ہزار و یکصد و ہفتاد و پنج بہ امداد نواب جنت مکان وزیر الممالک شجاع الدولہ بن صفدر جنگ مرحوم بادشاہ گشت والی الآن کہ سی و چہار سال گزشتہ باسم سلطنت موسوم است" (لب السیر: ۳۳۳)

حکمران حقیقی

"حالا در حقیقت حکمران وملجا و ماوی شرفائے تمام ہندوستان نواب وزیر الممالک آصف الدولہ بہادر بن نواب شجاع الدولہ جنت مکان) است۔ حق سبحانہ، تعالیٰ اورا باقبال و دولت سالہائے دراز بر سرِ عریاں سایہ گستر دارد؛ چہ بغیر از نظام علی خاں بن نظام الملک کہ در بعضے از ممالک دکھن با قلیل جمعیتے بسر می برد، کسے از امرائے ہند نماندہ۔ واکثر صوبہائے ایں ملک و دکھن معہ دار السلطنت در تصرف قوم مرہٹہ است۔ و بر صوبۂ پنجاب و ممالک غربی شاہ جہاں آباد قوم سکھ تسلط دارند۔ و در بنگالہ و بہار و بعضے از ممالک دکھن قوم انگریز لوائے ملک گیری می افرازند" (لب اسیر: ۳۳۴)

تالیفات ابوطالب

(۱) دیوان حافظ شیرازی (ترتیب و تہذیب) ۱۷۹۱ء

(۲) تذکرۂ حدیقۃ الافکار (تذکرۂ شعرائے فارسی و بھاکا) ۱۷۹۱ء

(۳) رسالہ در علم اخلاق قبل از ۱۷۹۱ء

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

(۴) رساله در مصطلحات موسیقی، قبل از ۱۷۹۱ء

(۵) رساله در فنون خمسهٔ طب (انتخاب از تصنیفات حکیم میر محمد حسین خاں خلف ہادی خاں) قبل از ۱۷۹۱ء

(۶) رساله در علم عروض و قافیه قبل از ۱۷۹۱ء

(۷) لب السیر و جام جہاں نما (تاریخ عالم و تاریخ ہند) ۱۷۹۴ء

(۸) تفضیح الغافلین: وقایع زمان نواب آصف الدوله ۱۷۹۷ء

(۹) قصیدهٔ فلکیه مطابق رائے فرنگ جدید- قبل از ۱۸۰۴ء

مثنوی و قصیده در تعریف لندن- قبل از ۱۸۰۴ء

مرثیهٔ تفضل حسین خاں، غزلیات و رباعیات متعلق به قیام لندن } قبل از ۱۸۰۴ء

(۱۰) مسیر طالبی فی بلاد افرنجی (سفرنامه) ۱۸۰۴ء

نسخہائے خطیٔ نمره ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، و ۷ و ۹ در کتابخانۂ دانشگاه دہلی و نسخہائے خطی نمره ۸ و ۱۰ در کتابخانۂ رضا محفوظ اند- و کتابخانۂ رضا ہم دارائے نمره ۷ است، چنانکه کتابخانۂ صولت دارائے نمره ۷- و نسخہائے خطی جمله تصنیفات که در دانشگاه دہلی یافته شوند، در یک مجموعه اند، نمره ۲ صفحه ۱ تا ۵۷ تا ۹۳؛ نمره ۳ صفحه ۱۸۷ تا ۲۰۷؛ نمره ۴ صفحه ۱۳۲ تا ۱۳۶؛ نمره ۵ صفحه ۱۴۶ تا ۱۸۶؛ نمره ۶ صفحه ۱۳۶ تا ۱۴۳؛ و نمره ۹ صفحه ۹۳ تا ۱۲۷-

نسخهٔ خطی "تفضیح الغافلین"

این نسخه ایست منحصر به فرد، که در کتابخانهٔ رضا، رامپور، محفوظ است و نسخهٔ دیگر که متعلق بکتابخانه صولت، رامپور است، نقل مطابق اصل ہماں نسخه است بلکه محرّف تر ازاں- لذا با اینکه کاتب نسخه بباید دانست را نباید دانست

مینویسد وخزانہ را خراب؛ وہمچنیں وابستہ را دانستہ، وبہرہ رابیٹھ، وخود را جود، ومحمد بشیر را محمد سر، ولبسنت علیخاں را نسب علیخاں مینویسد، بسبب عدم موجودگی نسخۂ دیگر، چارہ نبود غیر ازیں کہ ایں نسخہ را اساس گرفتہ از ترجمۂ انگلیسی کہ ہوئے (HOEY) در ۱۸۸۵ء بالہ آباد چاپ کردہ بود، استمداد باید نمود۔ وحقیر مرتّب اعتراف میکند کہ درصورتے کہ نسخۂ ہوئے انگلیسی ہم نبودے، در تصحیح الفاظ وتفہیم معانی خیلے اشکال واقع میشد، چنانکہ ہم با وجود ہوئے الفاظ وفقرات نافہمیدہ جا بجا یافتہ میشود۔ مرتّب ایں اوراق بیشتر بہر جائے کہ اختلاف میان ہوئے وکاتب خطّی واقع شدہ، ہوئے را ترجیح دادہ؛ امّا ہوئے ہم خالی از سہو واغلاط نیست وامثلہ سہوہائے او کہ در ترجمہ اش یافتہ شدہ حتماً بیش از یک دو سہ اند۔

وچنانکہ گفتہ شد، کاتب ایں نسخہ بسیار غلط نویس وکم علم است، وبرائے اینکہ با سبک ابوطالب سبک کاتب ہم بر قاری عیاں گردد یک صفحۂ عکسی بطور نمونہ شامل کتاب نمودہ۔ (ص ۴۷ سطر ۱۱ تا ص ۷۷)

والفاظے چند، بر متن واملائے ایں کتاب، کہ من اختیار کردہ ام:

الفاظ ہائے ہندی وانگلیسی کہ با "ٹ" یا "ڈ" یا "ڑ" ہستند چنانکہ در اصل اند نوشتہ شد الّا ہسٹین "کہ برائے" ہسٹینگز" است وہم تیر چند۔

بر طریق وروایت قدما وبرخلاف جدیدیاں من فرق یائے معروف ویائے مجہول برقرار داشتہ ام۔ وبخیال حقیر ایں امر ضروری است کہ ہر جائی از ہر جائے وراہی از راہے وشیر از شیر و داشتے از داشتی متمیز باشد وقس علی ہذا۔

درمتن کوشش کردہ ام کہ عبارت ہوئے را ہر جائے کہ درمتن داخل کنم در ترجمہ اش سبک فارسی ابوطالب را پیروی کنم وپیرامونش اختیار کنم۔ وہر جاکہ از ہوئے عبارتے گرفتہ ام در "[ ]" وعبارتے کہ از نسخۂ خطّی گرفتہ ام امّا در نسخۂ آنقدر کرم خوردہ است،

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

احتیاطاً در قوسین " (   ) " نوشته ام.

از جانب نسّاخ ایں کتاب معذرت خواہم کہ بعضے از لفظہائے مرکب را شکستہ، بد وسطر نوشتہ چنانکہ الی الآن دالی در آخر سطرے و الآن در آغاز سطر آیندہ) وتفضل حسین خاں.

ایں نیز ناگفتہ نماند کہ مرتب ہمچناں کہ قارئین ملاحظہ خواہند فرمود حتی القوۃ از فضولیات احتراز داشتہ وسعی کردہ کہ بخلاف روشہائے جاری امروز متن کتاب از حواشی و مقدمہ کم ارز و کم حجم نباشد. و ایں امر ہم در حواشی آنچناں ملحوظ داشتہ، کہ بسیارے از سہو ہائے کاتب، چنانکہ برخوانندگاں از نمونہ کہ شاملست روشن گردد، کہ بسہولت درفہم آید، بلا حاشیہ بر آنہا تصحیح نمودہ؛ چہ اگر این چناں اختیار نکردہ باشد بہرجا زیادہ از نیم صفحہ بحاشیہ میرفت.

البتہ برخے از اسامی و مطالب ایں کتاب محتاج توضیح وتشریح مزید بود، وعزم داشتم کہ از مؤرخان معاصر و معتبر، ہرچہ متعلق و مفید و روشن گر یابم، اقتباس نمایم وضمیمے بعنوان ضمائم برمتن کتاب افزوں کنم، امّا نسخہ خطی ایں کتاب کہ بسیار سقیم و مغلوط است، بدرجۂ کہ اگر فی الواقع اکنوں آنرا بمؤلف اصل نشان دہند آنرا باز نشناسد، وکاتب آں آنقدر غلطہائے فاحش وتصرفات بے نہایت نمودہ کہ بخلاف گمانم کہ دراندک زمانے منتہی پنج شش ماہ مثلاً آں کار بانجام خواہد رسید، بمحض شروع درعمل معلوم شد کہ آں تصور خام است زیراکہ تصحیح متن کتاب بسبب کثرت تصحیفات وتصرفات نسّاخ یکنیم سال خوردہ. وہم بعد ازیں جدّ بسیار، بر مرتب عیانست کہ ایں ترتیب ہنوز خالی از اشتباہ وانحراف

نمیتواں بود۔بہمیں سبب از خوانندگان مطلع انتظار دارد کہ بزرگی کنند وہر گونہ اشتباہ یاخطائے کہ بنظر نکتہ بینشاں میرسد بے ملاحظہ گوشزد فرمانید تا در چاپہاے آیندہ اصلاح گردد۔

سبک واسلوب نگارش

درسبک واسلوب نگارش، ابوطالب، لکھنوی است نہ کہ اصفہانی۔ تراکیب فقرات والفاظ کہ خالصۃً سبک ہندی جابجا درنظر می آید وہم الفاظ کہ ہندوستانی الاصل اندو کسے از ایرانیاں آنہا را نخواہد فہمید، بلا ملاحظہ استعمال میکند و ہمچناں الفاظ زبان انگلیسی کہ در اودھ مستعمل بوده‌ند. مثلاً:

لچہ، گوانر، چھپر، اجاڑ، حرامخوری، پارگھاگھرا، حاضری رناشتہ)، چھینٹے نناواں، جھاڑ، ترپولیہ، بھوس، دکھن، ڈیڑھ، اردلی، بجرہ، دلاسا، ہلّہ، انگریز، گورنر، کرنیل، راج، کمپ، کمپو، کمپنی، پلٹن، کمیدان، گھاٹ، ہولی، بٹالن، ہنگلہ خس، بیلدار، ڈیرہ وغیرہ۔

ابوطالب، درترکیب جمل، اکثر لفظ آخریں کہ مستمراً فعل باشد، ترک نماید وفہم محذوف را بر لیاقت وصلاحیت قاری محمول گردانیده، فقرہ دیگر آغاز کند چنانچہ بعد، " اکثر رجوع بہ ٹکیٹ رائے " [میکرد] یا [مینمود] حذف کردہ (صد ٦١) وہمچناں بہ دیگر مقاماتے چند (صد ١٣٤، صد ١٠٥ سطر ٦، ٩ وغیرہ)

استعمال تراکیب عربی مغلق وعالمانہ چنانکہ بیشتر ادبائے فارسی ہند خوکردہ، ہم درنگارش ابوطالب یافتہ شود۔وباوجودیکہ سادگی وسلاست دربیان او حاوی است امّا در استعمال الفاظ وتراکیب کہ درکتاب فارسی قدرے نامانوس باشد او ہم گریز نکند۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

اولیات ابوطالب

ابوطالب اولین هندی نژاد بود که سفر باروپا کرد. و اینکه مشاهده ها و تجربه های سفر خود در کتاب "مسیر طالبی فی بلاد افرنجی" محفوظ نمود، مزید بر آنست۔

ابوطالب شاعرے بود (دیوان، مثنویات وغیره) و شعر فهم (ترتیب دیوان حافظ، تذکره حدیقة الافکار)؛ احیاناً در علوم هیئت، وموسیقی وطب واخلاق وتاریخ ازمنهٔ گزشته هم شغف مینمود (مثنوی فلکیه، .... رسائل در اخلاق وطب وموسیقی، لب السیر، تاریخ سلاطین هند)؛ امّا کارهاے که او را مرتبه ومنزلت بخشد سفرنامه موسومه مسیر طالبی و تاریخ عهد خویش موسومه تفضیح الغافلین هستند. مسیر طالبی ثبوت و شهادت قوت آخذه اوست، و دلالت بر وسعت نظر وهوشمندی ابوطالب میکند. بطور دستاویز اولین تجربات وحوادث دانشمندے که از هندوستان بیروں رفت وممالک فرنگ را بنظر تحسین وهم بنگاه انتقادو انمود، اهمیتے که ایں سفرنامه دارد مستزاد است۔

لکن حاصل قلم ابوطالب ایں کتاب است که پیش شماست. اینجا مورخے باهسته روی از هیولیٰ صورت پذیر میگردد که باوجود نوشتن وقایع نواب اوده او را نظر بر وقایع "زمان نواب" است، نه که وقایع نواب، چناں که دستور قدیم ومعاصران (و آیندگاں هم!) بود. و دریں "زمان" از امرا تا عوام واز تفصیلات رشوت خوری عمال آصف الدوله تا خصوصیات تمدن جدید فرنگ که اخذ کردنی و در نظرش قابل تقلید بود، واز اسباب کمزوری مملکت اوده وبے انتظامیها تا به مشوره ها که ابوطالب براے استحکام مملکت می داد، مورخے سر بر آورد که در عهد پیش و عهد خود نظیرے کم داشت. دکاش که امروز

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

کنور محمد اشرف مرحوم زنده بودے، و ابوطالب از مصنفِ "طور زندگانی و احوال عمومی مردم هند" دادمی یافتے کہ یکیم صد سال قبل پیشیرو او بوده!)

واز وقایع تاریخی و سیرت اهم ترین افراد عهد آصف الدوله، بیانهائے مرزا ابوطالب، کہ آنرا از نزدیک دیده، اعتبار دارد. و خصوصاً در اسباب جنگ دو جوڑا در روهیله، نفاق نصر الله خاں، کارگزاریهائے گماشتگان کمپنی خصوصاً مسٹر چیری، سیرت آصف الدوله بسنت علی خاں و حیدر بیگ، هرچه نوشته، اهمیتے و اعتبارے دارد؛ و بسے کہ دریں کتاب یافته شود در جائے دیگر موجود نیست.

و اهمیتے کہ ایں تاریخ دارد اینست کہ ایں دستاویزیست از تصنیف شخصے کہ بیک وقت صاحب سیف و صاحب قلم بوده، و در انتظام و سیاستهائے ممالکت آصفی دخل داشته، و هم از صاحبان انگریز و گماشتهائے کمپنی و گورنر تعارت و تعلق داشت؛ و مقامے کہ حاصل کرده بود ازیں متحقق میگردد کہ بعد وفات ایرج خاں سه افراد کہ برائے نیابت مذکور شدند یکے از آنها ابوطالب بود، چنانکہ هرت پرشاد در ملخص تاریخ اوده نوشته. و همچناں در محفل فرنگ و کمپنی عزت و احترام یافته بود چنانکہ ازیں کتاب ظاهر است و هم از سفر و سفرنامهٔ او.

کتابے کہ اکنوں از نظر خوانندگان میگذرد، با وجود اختصار یکے از کتب تاریخیهٔ بسیار مهم است از حیثیت اشتمال وقایع و سیر و احوال اندرونی حاکمان و اعاظم رجال اوده کہ در هیچیک از کتب تاریخیهٔ دیگر یافت نمیشود. در ۱۸۸۵ء و بہوئے از نسخہ کہ اتفاقاً یافته ایں کتاب را بشکل ترجمه از اله آباد چاپ نمود و هم آں ترجمه امروز کمیاب است) امّا متن اصلی بار اوّلین پیش خوانندگاں تقدیم میشود.

نکتهٔ کہ آقائے سید امتیاز حسین، استاذی المحترم، بعد از مطالعه ایں کتاب

گفتہ، اگرچہ مرتب را ازاں اتفاق کلّی نیست، امّا اہمیتے دارد، و آں نکتہ اینست کہ ابوطالب ایں تاریخ را بفرمائش کمپنی نوشتہ نہ کہ از خود! و آنچناں نوشتہ کہ ہم تصویر حلی تاریک و تاریک تر گردد تا مقصد کمپنی حاصل شود کہ ایں حاکماں ہند اصلا لائق حکمرانی نبودند، و لذا کمپنی حکمراں شود، باستحقاق!

وایں شک را، کہ شاید وقایع زمان آصف الدولہ را اساس بر حقائق نگاری نیست زیرا کہ بموجب خواست اجنبیاں نوشتہ شد، از آغاز کتاب (ص ۳) و از متن صفحات ۷، ۱۱، ۸۱ تقویت بہم رسد۔ و ہم ایں امر محض اتفاقی نیست کہ در عہد وارثان کمپنی ایں تاریخ برائے ترجمہ انتخاب شدہ، ہشتاد سال قبل از متن فارسی چاپ شد!

مرتب ایں اوراق باادب ازیں رائے اختلاف دارد چنانکہ بخیالش ابوطالب ہرچہ از بے انتظامیہائے مملکت، و یا در بارۂ بدکرداری کسے، نوشتہ، نہ از عصبیت و بخواست است؛ بلکہ مارا مشکوک نظر آید۔ چوں ما برائے رفتگاں سخن خوب و نیک شنیدن عادت کردہ ایم۔ و بد بختانہ (یا خوش بختانہ) ابوطالب مؤرخ است و وظیفۂ مؤرخ انصاف است و حق بینی است، و حق نمائی! و کم باشد کہ حق شیریں شود!!

عابد رضا بیدار

۱۴ر مارچ ۱۹۶۵ء

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع زمان نواب آصف الدولہ

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

تفضیحِ الغافلین

مرزا ابو طالب اصفہانی

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

دیباچہ مصنّف

امّا بعد ۔ ذرّۂ بے مقدار ابوطالب بن محمد اصفہانی بسمع شایقان خرد [و
نکتہ دانی میرساند کہ در ۱۲۱۱ھ ہجری در ہنگام توقف کلکتہ ، صاحب والانش
کثیر الامتیاز کپتان رچیٹسن[1] صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ازیں حقیر استدعا فرمود
کہ کلیات وقایع زمان آصف الدولہ بہادر را بقید تحریر در آورد، تا رودادآن
[ایام] کہ خوردہ خوردہ از زبان مردم بیرونی غیر معتمد مسموع می شود در یک نظر
جلوہ گر گردد ۔ بپاس رضائے آن دوست شفیق ایں کلمات پریشان
جمع آوردہ شد ۔ چوں تاریخ وقایع ، کہ معظم امور اخبار است، بسبب
فقدان روزنامہ [ہا] دریں اوراق از روئے حفظ ثبت گشتہ ، اگر سہوے
دران بنظر رسد ، امید کہ معاف فرمایند ۔

وچوں سلسلۂ عالم کون و فساد بیکدیگر پیوستہ است ، قبل از شروع
مقصد بہ بعضے ملازمان نواب شجاع الدولہ میپردازد، تا سامعاں را در معرفت
کسانیکہ بعد ازیں اسم شاں مذکور خواہد شد ، تامل رو ندہد ۔

[1] وایں "رچرڈسن" (Richardson) است [ہوئے]

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

ہزار و دو صد و دہ بود و دو، ز سال عرب
کہ گشت نسخۂ تفضیح غافلیں سپری

اگرچہ سادہ بود از نگار صنعت لفظ
رضائے آن کہ بریں پشت زینت صوری

ولے چو سادہ عذارے کہ خوبیش بے ساخت
ہزار نقش دران سادگی و جلوہ گری

عبارتش بروانی چو آب، و معنی آن
چو آتش است ز شوخی و چستی و عزری

برائے معجزۂ خامہ ام بس این برہان
کہ جمع گشت دو صد در بیک لباس دری

قلم ز چرب زبانی نمود تسویدش
وگرنہ مضمحلی ورق ز فرط طری

فروغ صدق پدید از جبین ہر خبرش
چنانکہ نور ز طرف ستارۂ سحری

یکے چرا نبود ہمچنیں کہ راقم را
نہ سم لدیمی نہ طرف ماصحی نظری

بروزگار نشد ثبت فعل شوم خساں
سزائے آنچہ (دنبو) دند باکساں زخری

بماند زینت رخسار نام شاں این خال
اگرچہ ماشطہ بودہ و ضیع آں کفری

کشید رغبت آں مسمع سخن زیرم
چو من قلم زدہ بودم بنام شان زمری

دعائے خیر ز خوانندگان طمع دارم
کہ ایں سطور ز ما یادگار وا گزری[۱]

۱؎ شعر ۲ مصرع ثانی کذا؛ شعر ۴ مصرع ثانی، لفظ آخریں کذا؛ شعر ۵ مصرع ثانی اصلاً "دریکے لباس دری"؛ شعر ۶ مصرع ثانی کذا؛ شعر ۸ مصرع ثانی کذا؛ شعر ۱۰ مصرع ثانی کذا، شعر ۱۱ کذا۔ وہوئے ازیں ابیات محض بیت اولیں و آخریں را ترجمہ نمودہ

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

مقدمه

بباید دانست که در وقت وفات نواب مرحوم سه نفر از اولاد بسن رشد و در نظر خلایق معتبر بودند۔ از همه بزرگ تر مرزا امانی آصف الدوله، از بطن بیگم، و او از عهد پدر نامزد ولی عهدی و سرکار علیحده (مثل سرکار پدر) داشت۔ [ومراسلت مابین پدر و پسر] و رتق و فتق[1] آن سرکار به سید مرتضی خان طباطبائی، که آخر مختار الدوله شد، مفوض بود۔ و این مختار الدوله از قدیمیان خانۀ وزیر [و] برادر زادۀ نواب مصطفی[2] خان است که از اعزۀ ولایت بوده و در هندستان گاهے از حضور محمد شاه و گاهے به نیابت صفدر جنگ بخدمات ملکی اشتغال می نموده۔

دیگر مرزا سعادت علی که در حین وفات پدر با قریب بیست هزار سوار و پیاده در ملک (بریلی)، که قبل ازیں بچند ماه از دست روهیله مفتوح گشته بود، بسر می برد۔ و اختیار معاملات ملکی و (سپاهی) آں طرف به محمد بشیر خاں غلام حبشی، و اتالیقی و تعلیم صاحب زاده به تفضل حسین خاں متعلق بود۔ مجملے حال خان موصوف اینکه مولد او و پدرش

[1] هو گئے؛ The management ... and the correspondence [2] مصطفوی خاں (اصل)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

لاہور است ۔ وجدّ او کرم اللہ خاں چندے وکیل معین الملک، صوبہ دار
لاہور، بحضور بادشاہ بود۔ و تفضل حسین خاں بعد خرابی آن طرف در اواخر
نواب مرحوم وارد صوبہ و متوسل اینجا گشتہ۔

دیگر مرزا جنگلی کہ بہ غیرت و شجاعت و تحمل و وقار متّصف است و
حالا با برادر بزرگ تر بسر می برد۔

و کار نیابت بدون[1] نام و اقتدار از (محمد ایرج خاں) تعلق داشت.
و او از اوّل[2] در آغاز ترقی داروغہ بازار لشکر شد، و از آنجا بہ نیابت رسید.
بباید دانست کہ از عہد صفدر جنگ الی الآن ہمیشہ مردم ادنیٰ نائب خانۂ
وزیر شدہ اند، الّا مختار الدولہ کہ از اکابر است۔

و امور کاغذ و محاسبات عمال را صورت سنگھ و راجہ جگن ناتھ[3] داماد
او سر انجام می داد۔ و ایں صورت سنگھ مرد کارداں [و] متدین از
قدیمیان آں خانہ بود، چہ او اطلاق نویس راجہ مہا نرائن و [از] ہمقومان
اوست۔ و راجہ مسطور دیوان نواب مرحوم است کہ آخر نائب ملک
شدہ۔ و بینی بہادر[4] مشہور، صراحی بردار ہمیں مہا نرائن بودہ، و مہا نرائن پسر
رام نرائن است۔ و او و برادرش پرتاب سنگھ [دیوان[5] صفدر جنگ
بودہ۔ و ایشاں پسران آتما رام کھتری] دیوان برہان الملک بودہ۔ و بالفعل
در اہل قلم کسیکہ کمال امانت و دیانت بر دیوان (برد) بجز[6] ایشاں

---

[1] بروں (اصل)، [2] ازل (اصل)، [3] جگر ناتھ (اصل)، [4] بتی بہادر (اصل)

[5] "Were Dewans of Safdar Jang. They were the sons of Atma Ram Khatri" ———— (اصل عبارت ہوئے) [6] بر بجز انساں (اصل)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

دیگرے نیست. واحکام توزک سپاه و توزک سواری به محمد بشیر خاں
مذکور مفوض بوده؛ گویا نائب دویم [مانند][1] محمد ایرج خاں بوده، چه بعضے
عمال باو و بعضے به محمد ایرج خاں توسل داشتند و بعضے را بآں هر دو رجوع
نبود. چوں نواب مرحوم خود بمعاملات میرسید، نائبان بے اقتدار بودند.
و کارخانه خزانه وانفراغ محاسبات سپاه و شمار و سررشته داری آنها
[به] تپرچند[2] بقال، که برادر زادهٔ ذوقی لل مشهور بود[3]، استقلال داشت.
و شیخ ابوالبرکات خاں[4] بخشی در متابعت او بآں کار[5] می پرداخت. وایں
ابوالبرکات از شیخ زاده هائے کاکوری، صاحب قبیله، مرد کامل عیار بوده.
و حالا هم در اقربائے او شیخ معزالدین خاں که او نیز از عمده هائے لکھنؤ[6]...
حق بدانخانه است. چند کس که هم بصفت علم و هم (بتجربه) کار ملک و
هم بسپاه گری متصف اند[7]، در زمانه موجود اند.
و در سرداران پیاده چقماقی لبنت علی خاں خواجه را [و در سرداران[8]
پیادهٔ (میچ لاک) لطافت علی خاں و محبوب علی خاں خواجه را برتبهٔ 'جنرل'
فائز نمودند]. و محافظت خزانهٔ اندروں [به] بهار[9] علی خاں و جواهر علی خاں
خواجه را مشغول می نمودند. و عنبر علی خاں خواجه را که باکثیر صفات نیک[10]
آراسته بود، بخدمت توشکخانه و باورچیخانه [سفری]، و مولوی فضل عظیم خاں[11]

---

[1] فرسد (اصل)، [2] پتر چند (اصل)، ت (ٹ)، پ ر چند (هوئے)، [3] خاں هم بخشی (اصل)، [4] نابکار (اصل)،
[5] قربانت کنندگان (اصل)، a man who by proved loyalty (هوئے)، [6] اندوور (اصل)، [7] خورده (اصل)،
[8] and among (the officers) commanding the match lock infantry, Latafat Ali Khan and Mahbub Ali Khan bore the rank of General
[9] بهادر علی خاں (اصل)، [10] travelling، [11] هوئے (هوے) 'خان' ندارد

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

به نیابت حسن رضا خاں بداروغگی باورچیخانهٔ کلاں قیام می نمود۔ و از اقربا[1] مرزا علی خاں و سالار جنگ باوجود هیچکاره بودن چاکرات عمده و اضاع امارت داشتند، و در مشورت معظم امور دخل می نمودند۔ معلوم باد که این هر دو برادران پسران محمد اسحٰق خاں شوستری[2] هستند که در عصر محمد شاه بتقریب ندیم بیگی و مزاج دانی بعرصه آمده بود؛ گویا نام عفت[3] و غیرت درین قبیله نیست۔

ایں خانه تمام آفتاب است

خاندان نواب صفدر جنگ و مردم لکھنؤ بے تربیت[4] کردهٔ ایشانند۔ دیگر از مقربان، حسن رضا خاں است که بعضے خدمات حضور و خصوصیت تمام به نواب مرحوم داشت؛ گویا زبان او بود۔ زیرا که اکثر احکام بواسطهٔ او بمردم [رسید[5]]۔ و ایں حسن رضا خاں همشیرزاده (کلب) علی خاں از اعزهٔ شاهجهان آباد و منصب داران بادشاهیست۔ و برهان الملک بعد ورود هندوستان دختر ازاں خاندان گرفته، صاحب نام و آوازه شده۔ و دختر سعادت خان، که مادر نواب مرحوم است، از کنیز مملوکهٔ آں خاندان، که در جهاز[6] عروس داده بودند۔ و برهان الملک تمام عمر خدمت آں خاندان بطریق ادائے حق میکرد۔ اما صفدر جنگ بسبب ایں که زنش را جوانان قبیله بنظر کم می دیدند، از ایشاں حجاب می کرد۔

---

[1] هوئے: اقربائے

[2] کشمیری (اصل)، [3] غضب (اصل)، [4] اصل: بے ترتیب؛ Corrupted by (هوئے)، [5] were delivered (هوئے)، [6] چهار (اصل)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

و بند [۵] علی خاں او[۱] ابراہیم علی خاں پسران او حالا در لکھنؤ [پسران][۲]
اعمام این کلب علی خاں ہستند۔ و سوائے او دو صد سہ نفر دیگر کم
حیثیت از اولاد و اقربائے کلب علی خاں در لکھنؤ خواہند بود۔ و محمد
ابراہیم خاں کہ منصب دار بادشاہی و از ابتدائے عہد
برہان الملکی ....[۳] او نہایت آبرو دارد، و در لکھنؤ نیکنام
است، عم مرزا حسن رضا خاں بودہ؛ و بہ کوتوالی لکھنؤ و محافظت حرم
سرا و خزائن برہان الملک و صفدر جنگ اقدام می نمودہ۔ امّا مرزا
حسن رضا خاں آں قرابت را، کہ در نظر نیاورد، و در خدمت
نواب مرحوم چوں بدر بان خورد اختیار نمودہ، بدیں جہت از دل
او جا کرد۔ مرد محنتی، آبرو دار، با کثر ہنرہائے سپاہ گری و
کارگری از فرقۂ سپاہ، با متانت رائے و تحمل و وقار است
و اینکہ ابلہی و فراغ دستی و کم عرضی او در مردم شہرت دارد[۴] از جہت
این است کہ از علوم و معاملات ملکی اطلاع ندارد۔ و کدام نفس است
کہ بعد از انکہ تازیانہ بجہت چابکی او نباشد، بہ فراغ میل نہ نماید۔
اما کم عرضی و نیا داریست۔
از عمال ہر [دو] گسائیں[۵] و نوروز علی خاں و محمد ناصر خاں غلام
حبشی عمدگی داشتند، زیرا کہ گسائیں ہا قریب بیست ہزار
سوار و پیادہ ناگہ[۶] وغیرہ در رسالہ و ملک دوآب از کورہ تا

---

[۱] کہ، بجائے 'و' (اصل) [۲] "بعرصہ انزی دگرا" (اصل)، بجائے 'پسران' کہ ترجمہ عبارت
ہوئے است یعنی: sons [۳] اصل: ہمرس! : a friend (ہوئے)
[۴] "از جہت ...... اطلاع ندارد" در ہوئے موجود نیست [۵] گوشائیں (ہوئے) [۶] بلکہ (اصل)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

انوپ شہر در عمل خود ہا داشتند۔ و نوروز علی خاں با جمعیت ہفت
ہشت ہزار سوار و پیادہ چندے گوشمالی سرکشان سلطان پور
و پرتاب گڑھ و اکبر پور و الہ آباد مامور بود۔ و محمد ناصر خاں حبشی
با پنج شش ہزار سوار و پیادہ خوب بندارک راجہائے سرکش
سروار، کہ عبارت از ملک مابین گھاگرا و کوہستان است، قیام
می نمود۔ و از نامبردہا، نوروز علی خاں از خانہ زادان و قدیمیان جوان
مغلزا بودہ۔ و ہر دو گسائیں چیلہ ہائے اندر گیر گسائیں ہستند
و او در جنگ احمد خاں بنگش و عماد الملک در خدمت صفدر جنگ
جانفشانی ہا را انتاب[1] حق نمودہ بود۔

والماس علی خاں و حیدر بیگ خاں بر در عمال[2] زبدۃ الملک
داشتند۔ و ذکر سائر عمال صوبہ موجب تطویل است، زیرا کہ
مثل آں جماعت ہزاراں در سرکار بلہ[3]ام مستعد خدمت بودند۔

و نواب مرحوم خود در عملداری بمرتبۂ ہوشیار و خبر دار بود کہ
نوبتے از عامل خیر آباد بسبب عمدگی مکان و بزرگی زمین داران
آنجا درخواست بیجائے میکردہ؛ رنجیدہ، حکم فرمود کہ ہفت نفر
کایتھ نویسندہ، کہ بخطوط نویسی مردم می پرداختند، از بازار
گرفتہ، حاضر آوردند۔ و نام بردہ ہا را یک یک محال خیر آباد
دادہ (رخصت) کرد۔ و پرشاد سنگھ کمیدان را با سہ پلٹن بمدد

---

[1] کذا۔ و در ہوشے: exerted ... and had thereby established claims on his patronage /

[2] ہوشے: (!) "Insignificant appointments" [3] کذا۔ و ہوشے ترجمہ انیقدر ندارد۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

ایشان تعین نمود، (با آنکه) رجوع نبود سزا نمایند. و بوساطت[1] مکاتبت آنها را رهنمونی کرده، چند سال بعمل آنجا مشغول داشت، و از آنها آبادی و خرچ و توفیر جمع و سایر عمل سابق بخوبی ظاهر شد.

از سرداران سپاه یکے سید[2] [جمال] الدین خان تورانی بود که بجمیع صفات سرداری اتصاف[3]، و دو هزار سوار مغل خوش اسپه در رساله داشت. دیگر مرتضیٰ خان بڑیچ[4] [پسر[5] مصطفیٰ خان مشهور که بسرداری پلٹن سواران خوش اسپه فائز بود. و قاسم خان منڈل] و دیگر سرداران افغان که پنج[6] شش هزار کس بودند، مومی الیه[7] را بنظر سرداری میدیدند؛ گویا اینها یکدسته بودند. دیگر جمشید بیگ و خواجه نعمت الله با دو هزار ترک سوار خوش اسپ و یراق مودب بآداب و قانون فرنگ بود[ند]. درین جمشید بیگ از[8] زمینداران قوم جاٹ، و در طفلی بدست پدر راقم افتاده، در سلک غلامان او بعزت پرورش یافته[9] بود. و گاہے که از خدمت والد ملول می شد، نزد آقا طاہر، که با والد اتحاد داشت و ملازم سرکار کمپنی بہادر بود، رفته چند ماه بسر می برد.

---

[1] بوساخت هنگامت (اصل)، [2] فنید (اصل)، [3] الصاف (اصل)، [4] بڑیچ (دہوئے)،

[5] "the son of the well-known Mustafa Khan, who was employed at the head of a similar contingent of well-mounted cavalry. Qasim Khan Mandal" (دہوئے)؛ و این عبارت در مخطوطه ساقط است ______

[6] چہار شش (دہوئے)، [7] مومی الله (اصل)، [8] ابد میدان راقوم حساب (اصل)، [9] نیافته (اصل)،

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

ودرآنجا قواعد [به] ترک سواران می آموخت۔ پس از انکه والد وآقا
طاهر فوت، و رساله ترکسواران[1] بحکم کونسلی برطرف شد، او
ملازم سرکار نواب گشته، این دو هزار سوار بحکم او ترتیب
داد. سرداری لایق بود۔ دیگر سه کمپوئے چقماقی بودند۔ و
سرداری اکثر به بسنت علی خاں، و بقیه سرداران معروف
روشناس داشتند۔ دیگر میر احمد سالار بٹالن نجیب که جمعیت
آنها شش [یا هفت] هزار [اسپ] میرسید۔ و این جماعت
مردم کارداں با یراق و استعداد خوب بودند، زیراکه میر
احمد که مخترع قوانین و آداب آنهاست، یک قلم مردم اشراف
را جمع کرده بود، بندوق هائے فتیله رسا بآنها داده، قواعدے
باختلاف حرکات و اصطلاحات آموخته، چوں پلٹن ہائے انگریزی
در ایشاں[2] عهده ها در آنزمان مقرر کرده بود، و کار توپ و
تفنگ را بچابکی و سرعت میکردند ودیگرد سرداران) مثل شیخ
احسان و بالا راؤ مرہٹہ و امثال ایشاں بسیار اند که ذکر آنها
چنداں[3] مفید نیست۔ بالجمله عملۂ آں مرحوم از مستطاب و چابکی
و صفاتے که کار خود را [به] حسن سرانجام دهند، خالی نبودند؛
چنانچه معلوم خواهد شد۔ در اندک وقتے همه برافتاده، عوض
آنها، بقصد، غرض منداں بعرصه بیا مدند، بحدیکه دراں صوبه قحط
رجال بهم رسید۔

[1] برگواراں (اصل)، [2] "در ایشاں ..... انتریاب" کذا ودر هوئے: "In those days" [3] حمیداں (اصل)،

حالا شروع وقایع کرده می شود۔

معلوم باد که فوت آنجناب در آخر[۱] ذیقعده سنه ۸۸ ھ را، که یک ماه به شروع سال نو مانده بود، اتفاق افتاد۔ آں روز بخلایق فیض آباد مصیبتے عظیم رو داده بود؛ چنانچه، از سیاه و سفید و خورد و کلانے، کس نبود که متاثر و متألم نباشد۔ و هنوز به تجهیز و تدفین فراغت نکرده بودند که ولی عهد[۲] بفکر حالتے افتاده، سالار جنگ و مرزا علی خاں و دیگر عمده ها را از متابعت جنازه باز طلبیده، و قاصد جلوس بر مسند سرداری گردید۔ همگاں بعرض رسانیدند که چوں بفضل الٰہی سربچه دعوی ایں کار نماید موجود نیست، و نوکراں و اقربا [با] بسبب علم بر وفائے انگریزاں همه در صدد فرماں برداری هستند؛ اگر دریں کار تعجیل نرود بهتر خواهد بود۔ سرداران انگریز که کرنیل کلنس و کنوائے صاحب

[۱] د ترجمۂ ہوئے "last day of the month of Ziqa'da" و ایں درست نیست که تاریخ وفات شجاع الدوله ۲۸ ذیقعده است (نجم الغنی)

[۲] کذا۔ و در ہوئے: لفظ "accession" است۔

ازانجملہ بودند، نیز[۱] ثانی را اصلح شمردند[۲]، لیکن او قبول نکردہ، سر مبالغہ[۳] افزود۔
تا[۴] این کہ ہمگان ناچار شدہ، تن بحکم او دردادند۔ و ہماں (ایام)
میر مرتضیٰ مذکور را بر نیابت کل مقرر کردہ، ہفت ہزاری و صاحب
نوبت ساخت۔ و جھاؤ لعل را، کہ از گمنام زادگان فیض آباد
و در آں وقت مشرف بیوتات او بود، رسالہ عمدہ از سوار
و پیادہ و اکثر خدمات حضور دادہ، قائم مقام محمد بشیر خاں
کرد۔ وچند نفر تلنگہ[۵]، کہ اردلی او حاضر می ماندند، ہر یک را
بخطاب راجگی و رسالہ ماہر فوج و عطائے بسیار، کہ اصلا
لائق آں نبودند، بر نواخت۔ و امر نظارت و خان [سا] مانی
و بسیارے از کارخانہا بہ تحسین علی خاں خواجہ سرائے
خود محول ساخت۔

از مشاہدہ این حرکات قدیمیان نواب مرحوم قطع امید کردہ،
بفکر کار خود افتادند۔ قبل از ہمہ محمد ایرج خاں، بہ بہانہ حصول اسناد
از حضور بادشاہ شاہجہاں آباد، بدر رفت۔ و بعد وصول بدانجا،
آں کار را در توقف داشتہ، مالی[۶] اخلاص خود را با ذوالفقار الدولہ
کردن گرفت۔ چنانچہ در اندک وقتے از جانب او نائب
صوبہ اکبرآباد گردید۔ و آصف الدولہ بروں بود دلش مغتنم
دانستہ[۷]، التفات بحال او نکرد۔ پس بجہت قرب [جدّہ خود کہ[۸]]

۱۔ ودر ہوئے "wait" است۔ ۲ اصل: سمرد ند ۳ کذا۔ و دراہوئے)
"great-haste" ۴ اصل: "با" ۵ دراہوتے: "Common soldiers"
۶ کذا ۷ اصل: داستہ۔ ۸ کرم خوردہ۔ و در ہوئے "grandmother who....."

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

مانع اکبر حرکات او بود، و مقام فیض آباد را مستکره دانسته، انتقال لکھنؤ ؛ شروع بہ تعمیر آں (نحو) نمود۔ و این ہم غلطی فاحش بود کہ از و سرزدہ ؛ زیرا کہ فیض آباد نسبت بہ لکھنؤ خوش آب و ہواتر، و زمین لکھنؤ پست و بلند، بازارہا و [کو] چھایش[1] بسیار تنگ فضا ست۔ چنانچہ اگر در ابتداز زمین سطحی بہم رسانیدہ، طرح سکونت می انداخت، بلکمتر ازیں مبلغ کہ در تعمیر لکھنؤ بہ خرچ آمدہ، شہر با نام برپا می گشت ؛ ہم، خلایق ازیں رنج لکھنؤ رہائی می یافتند؛ وہم نام او مدتہا بروزگار باقی می ماند۔

[1] چھا ائش راصل، ود ہوئے "streets"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۱۸۹ھ
۷۶-۱۷۷۵ء

و در ہمیں اوقات مسٹر مٹلٹن[1] بہ تجویز گورنر ہیسٹن[2] وارد آں دیار گشت۔ و ہنوز نفس راست نکردہ بود، کہ مسٹر برسٹو صاحب بہ تجویز جنرل کلاورن[3] بجائے او معین گشتہ، بہ لکھنؤ رسید۔ و ہم دریں ایام آغاز ۸۹ھ را بودہ باشد۔ و مرزا سعادت علی نیز وارد لکھنؤ گردید۔ بیان آں ایں کہ آصف الدولہ مقارن جلوس برادر را طلب داشتہ، محبوب علی خاں را کہ از سرداران متعینہ بریلی بود، مامور کردہ بود کہ سزاولی نمودہ روانہ ایں طرف گرداند۔ و مرزا سعادت علی از مرتضیٰ خاں بڑیچ و دیگر سرداران آں طرف استمزاج کردہ؛ بعد ازاں کہ از کسے اعانت نیافت، بحضور در شتافت۔ و در ہمیں سال نوروز علی خاں فوت گشتہ، سید معز خاں برادر خورد مختار الدولہ صوبہ دار الہ آباد [مقرر گشتہ]۔ و باسباب امارت و فورہ

---

[1] مڈلٹن (ہوئے)، [2] ہسٹنگز (ہوئے) : Hastings

[3] کلاورنگ "Clavering" (ہوئے) "was appointed" (ہوئے)

[بانطرف[1] روانه شده۔ وہم محمد ناصر خاں حبشی فوت شده، علاقه سروار در متعدد نفر منقسم گشت۔ و آصف الدوله] دعوئ تحویلِ پدر از مادر کرده، انواع کلمات زشت[2] فیمابین بمیان آمده؛ بالآخره بیگم پنجاه لکھ روپیه بعد حد[3] فارغخطی به پسر داد۔

دیگر از جمله وقائع این ایام عزل حیدر بیگ خاں و نصب محبوب علی خاں است به عملداری چکله کوره۔ تحریر از حال حیدر بیگ خاں دریں مقام مناسب نمود۔ پدر او مردم فتح آباد، کابل از قلیچیان گمنام بے تمیز بوده؛ و سایر اقربائے حیدر بیگ خاں چه هندوستان زا و چه فتح آبادیها از تمیز بهره ندارند؛ و افعالے که عار بهایم باشد، از ایشاں سر می زند؛ لیکن خود صاحب تمیز و دانا و نازک مزاج بوده۔ و بهمراه برادرش نور بیگ کارخبزے[4] زعمل داری آں صوبه می کرده۔ هر دو برادر در[5] صفت سخت گیری و ویراں کاری و الغرضی و ناآشنائی معروف بوده اند؛ و در عهد نیابت بینی بهادر، نام و سرمایه بهم رسانیده، از ماهئ[6] پرگنات رانصرف کردند۔ لهٰذا نواب

[1] "left for that place. Muhammad Nasir Khan Habshi also having died, the territory known as Sarwar was divided out to several persons. Asaf-ud-Daulah"... (ہوئے)

[2] اصل: "است" و در (ہوئے) "deed" [3] "unworthy" (ہوئے)

[4] (ہوئے) "In some small way" [5] اصل: دے [6] کذا و در (ہوئے) "revenue"

مرحوم ہر دو را مقید کردہ، تقاضائے شدید نمود۔ برادر کلاں، در زیر سب و لکد محصلان و آفتاب گرم، جاں داد۔ وحیدر بیگ خاں ہم قریب[1] بہ اہلاک بود کہ بہار علی خاں رحم کردہ تباہئ حال او بہ بیگم رسانید۔ وچوں ایں تقاضا بر در بیگم شدہ بود نرمی کہ لازم زنانست، بر وطاری گشتہ، در ترفعہ[2] معاملہ او کوشید۔ وحیدر بیگ خاں راہ سخن بہ بیگم بہم رسانیدہ، و تطمیع مقربان او کردہ، بعد مدتہا تحصیلداری چکلہ کورہ یافت؛ و بعد عزل دوم، باز بہ مبلغہا تصرف او ظاہر شدہ۔ ہماں آتش در کار رو بکار بود، کہ سید محمد خاں برادر مختار الدولہ حامی شدہ ازاں تہلکہ[3] خلاصش ساخت۔

و در رجب ایں سال راقم الحروف باتفاق سیّد زین العابدین خاں طباطبائی حسب الطلب مختار الدولہ واردِ لکھنؤ گشت۔ و مختار الدولہ بعزّت تمام ملاقات کردہ، با دو ہزار سوار و پیادہ در رسالۂ او تقرر گرفت۔ دریں مقام شرح قدامت خود[4] و زین العابدین خاں نسبت بآں سرکار مناسب نمود۔ بباید دانست کہ خان موصوف از سادات نام آور مشہد مقدس، بعلم و فضل، خصوص فن طب، ممتاز بود۔ و صفدر جنگ بحرمت و تعظیم با او سلوک می نمود از آغاز ورود ہندوستان انس بہ محمد قلی خاں برادر زادۂ صفدر جنگ بہم رسانیدہ، ہمہ جا باوے

[1] اصل مشرف بہ ودر ہوئے" to save "۔ [3] اصل: مہلکہ
[2] ہوئے ندارد: "خود، و — برادر زادۂ صفدر جنگ"۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

(میگنہ) رانید۔ و در ہنگام حبس محمد قلی خاں تدبیر خلاصی او کرد؛ چوں موثر نیفتاد، از سطوت شجاع الدولہ ترسیدہ، رو بہ بنگالہ آورد۔

و تولّد ایں حقیر در ۱۱۶۶ھ دربلدۂ لکھنؤ، و جدّ مادری ایں حقیر ابوالحسن بیگ اصفہانی از آغاز دولت برہان الملکی بسلک رفقائے آں مرحوم منسلک بود۔ بعد ازو ترک دنیا داری کردہ، از خانہ برنیامد۔ و والد بزرگتر من کہ موسوم بہ محمد بیگ بود، بعد ورود ہندوستان در فرقۂ سپاہ بلازم گروہ صفدر جنگ شدہ، محل اعتماد ے گشت۔ و پس از قضایائے افغان و راجہ نولرائے، وقتیکہ محمد قلی خاں بہ نیابت صوبہ تعین گردید، برفاقت او مامور گشت۔ فیما بین الفت[1] و موانست صورت گرفت۔ وہم بدیں جہت، بعد ازانکہ صفدر جنگ بصوبہ آمدہ، محمد قلی خاں را بالہ آباد تعین کرد؛ والد ترک[2] رفاقت او نکردہ، بالہ آباد رفت۔ و بعد گرفتاری محمد قلی خاں، نواب شجاع الدولہ بتالیف قلب والد پرداخت؛ و خدمات ملکی و سپاہ[3] آں صوبہ بدستور سابق بدو بحال گزاشت۔ بعد دو سہ سال دیگر نواب مرحوم بالہ آباد آمدہ، مرزا نجف خاں از لشکر فرار نمود؛ بر والد نیز بے اعتمادے گشتہ، قصد حبس[4] او کرد۔ والد جمیع اسباب دولت بر جا گزاشتہ، بطریق فرار بملک بنگالہ آمد[5]؛ و نواب مرحوم دو لکھ روپیہ نقد و جنس از مال والد ضبط نمودہ، برایں کمترین کہ در لکھنؤ بودم چندے چوکی و پہرہ جاگزاشت

---

[1] اصل: العب، [2] اصل: ت، [3] اصل: بزرگ، [4] اصل: ستاہ، [5] اصل: حسب، اصل: آورد۔

وپس از اندک وقتے[1] معاف، وخرچ مکتب مقرر نموده مورد عنایت ساخت۔ بعد دو سه سال، حسب الطلب والد، رخصت وروانه بنگاله فرمود۔ وبعد ورود، کمترین وزین العابدین خاں موصوف پنج سال دیگر در بنگاله برفاقت مظفر جنگ اوقات بعزت می گزرانیدیم؛ تا اینکه تحریک مختار الدوله باعث معاودت گردید۔

ودریں ایام مسٹر جان برسٹو به مختار الدوله درخواست نمود که بنارس را بجاگیر کمپنی بدہد۔ ومختار الدوله، بنابر اعلان حق کمپنی در امداد تسخیر[2] اٹاوه وبریلی، وتسلیم [حق] اله آباد که قرب یکنیم کرور حاصل آنہا می شد، وتوقع تقویت خود، که ہم از جہت بد مزاجی آقا وہم از طرف عظمائے عہد خائف ومتزلزل بود، قبول ایں مسئول مناسب دانسته، آصف الدوله را بسخنان معقول راضی ساخت۔ اما توقع او نتیجه عکس داده؛ چنانچه از قضایائے آینده معلوم شود که بے چاره خود را معه تمام اقربا به ہمیں سبب در بلا انداخت۔

دیگر از وقایع ایں سال، سفر اٹاوه است۔ وسبب آں اینکه چوں محمد [ایرج] خاں سعی در مطلوب ایں طرف نکرده، راه سازش به مرزا نجف خاں کشاد؛ وبادشاه در عطائے

---

[1] بعد "وقتے" وقبل از "خرچ" عبارت ہم معنی ذیل در مخطوطه ساقط است: "Out of regard for my family, he removed the guard." دیوئے، واین ہم ممکن است که به لفظ "معاف"، دیوئے ایں قدر مراد گرفته! [2] اصل: سحر

خلعت وزارت توقف داشت؛ و نیز احمد خاں بنگش، چند ماه قبل از فوت نواب مرحوم، مرده، تصرف در ملک او تاکنون ضمیر[1] بوده، شرکت[2] سمت اٹاوه افتاد. و پس نیابت صوبه مع اسباب امارت بسیّد محمد خاں برادر کلاں مختار الدوله تفویض کرده، در شوال[3] ایں سال لشکر بداں طرف رو نهاد. و بعد وصول بکنار گنگ وقتیکه [دو[4]] کمپ عبور کرده، یکے بایں طرف مانده بود، حکم ست[5] یراق و رخت ایں طرفے دفع نمود. آنها نیز مستعد جنگ گرفته، درخواستِ طلب نمودند. چوں کمپوئے انگریزی که در بانگرمئو چھاؤنی داشت، حاضر آمده، تمام فوج مستعد تیار کشید. بیچاره ها پراگنده شدند. و کمپوئے دیگر که باقی مانده بود، حسب الصلاح مختار الدوله بجهت ترتیب سپرد سرداران انگریزی گردید. اما مدتها[6] سرداران مذکوره معطل بوده، رتق و فتق بٹالن ها هم چناں به بسنت علی خاں تعلق داشت. بعد وصول فرخ آباد، پنج و نیم لکھ روپیه سالیانه که الی الآن مرسوم است، نذرانه بر آں ملک مقرر گشت؛ و مبلغے دیگر نقد و جنس به طریق ضبطی احمد خاں بعمل آمده، راه اٹاوه

---

[1] اصل: ضمیمه [2] کذا. و (موئے) "شرکت ..... افتاد" ندارد. [3] اصل: سوال

[4] "دو" (موئے) "two divisions" [5] کذا. و در (موئے) "to disarm"

[6] موئے عبارت دیگر دارد. و یا مفهوم عبارت نفهمیده، ترجمه بایں نهج می کند: "But the English officers were soon removed"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

پیش گرفت ؛ وچند ماه در اٹاوه مقام مانده۔

وقایع بسیار در [این] زماں بوقوع انجامید۔ از انجمله ورود بعضے مردم نجف خانست به لشکر نواب وزیر۔ وسبب آں اینکه آصف الدوله تقصیر عدم وصول خلعت را منسوب بذو الفقارالدوله کرده، درعین جنگ قلعهٔ دیگ، فوج کومکی راکه قریب ده هزار سوار وپیاده [که[1] شجاع الدوله بدو بهم رسانیده] بحکم وتحریص[2] برفاقت خود کرده موجب پریشانیٔ آں جمع گشت۔ از جمله (کسا)نیکه فریب او خوردند، یکے فتح علی خاں درّانی بود که با پنج شش هزار سوار خوش اسپه وپیاده وتوپخانه وشترنال ها وسرانجام بسیار دریں لشکر گشت۔ اما بعد چند ماه بسبب قلت زر و بے انتظامیٔ خانهٔ وزیر، جمیع اثاثهٔ[3] خود بمردم لشکر ببهائے اندک فروخته، تنها باز بهماں طرفها[4] برگشت۔ وذوالفقارالدوله باوجود اینخلالات، دل از دست نداده، درهماں ایام فتح دیگ نمود۔ بعد ازاں، بادشاه را به عطائے خلعت راضی ساخته، نزاع را برطرف فرمود؛ ونیابت وزارت بذوالفقارالدوله مقرر گشت۔

---

۱ مخطوطه ندارد۔ و در هوئے. "Which Shuja'u'd-Daulah had supplied to him"

۲ هوئے ندارد۔

۳ اصل: اساسه۔ ۴ هوئے: "to his home"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۱۹۰ھ

۱۷۷۶-۱۷۷۷ء

در آغاز این سال عزل ہر دو گسائیں[1] و نصب زین العابدین خاں بہ عملداری ملک دوآبہ بوقوع انجامید۔ و درین وقت پرگنہ گھاٹم پور و اکبر پور [بیر بر و اکبر پور شاہ پور] و رسول آباد و سکندرہ بلاسپور و پھپھوند[2] کہ از پرگنات دوآب، پانزدہ شانزدہ لکھ جمع دارد، از جانب خاں موصوف براقم حروف مفوض گردید۔ و بگسائیں ہا حکم شد کہ بقیۂ ملک کالپی را مفتوح ساختہ در جائداد رسالہ بگیرند[3]۔ انوپ گیر کہ برادر کلاں بود، ازین بخشش، کہ موالات[4] آن بر ملک غیر و وصول بآں وابستہ بدم شمشیر، رنجیدہ، با اکثر جمعیت برخاستہ، بہ لشکر ذوالفقار الدولہ رفت۔ و امراؤ گیر با دوسہ ہزار سوار در ہمیں لشکر ماند۔

دیگر، گریختن محمد بشیر خاں۔ و آں بدیں نوع است کہ مشار الیہ در نجیب آباد، بریلی، قیام داشت کہ فرمان گرفتن او بدیگر

[1] دہوئے، ہمیشہ "گوشائیں" [2] مینوید اصل: سندرسر [3] اصل: بگرند [4] ہوئے: "Subjugation"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

سرداران لشکر رسید۔ از انجمله پلٹن حبشی قبل از ہمه قصد او کرد؛
و ہنگامیکه قریب خیمه محمد بشیر خاں رسیده بود، او خبردار و در
فکر کار شد۔ دراں وقت میر بہادر علی از سادات بارہه و
عبدالرحمٰن خاں افغان قندهاری نزد او حاضر، و ہر دو غریق
احسان و منسلک در سلک رفیقان او بودند۔ میر بہادر علی گفت
که شما بر اسپ [سوار[1]، عبور گنگ بعجلت ممکنه کرده بعلاقهٔ بادشاه
برسید]؛ تا آں وقت پلٹن را بجنگ مشغول خواهیم داشت۔
و محمد بشیر خاں ہمچناں کرده؛ میر بہادر علی رو به عبدالرحمٰن خاں
آورد که ایں وقت اظهار وفاداری و در عوض احسان ہنگام جاں
سپاری است۔ خاں موصوف تصدیق او نموده، عذر حربه ندار[2]م
آورد۔ سید مذکور گفت که نزد من شمشیر و کارد افغانی ہر دو است؛
و یکے مرا کفایت می کند، ہر کدام از اں ہر دو که بخواهید بگیرید۔
و عبدالرحمٰن خاں شمشیر ادرا گرفته بطرف بدرہ رفت۔ و میر
بہادر علی بہماں کارد افغانی یک ساعت بخوبی پلٹن را مشغول
داشته، بالآخره شهید گشت۔ محمد بشیر خاں فرصت (عبور گنگ)
یافته، خود را به محمد ایرج خاں رسانید۔ و اسباب و بالعرف[3]
او، آنچه از تاراج مانده بود، ضبط سرکار گردید۔ بعد ازیں واقعه
صورت سنگھ به عملداری ملک بریلی منصوب گشت۔

---

۱ (ہوئے) "Mount your horse and post as quick as possible across the Ganzes into the Emperor's jurisdiction"

"properly" ۱ در اصل موجود نیست. ۲ اصل: ودردم ۳ کذا. و در (ہوئے)"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

دیگر، شکست پلٹن ہائے نجیب - و احوال آں بدیں منوال است کہ ایں جماعت متعینہ گسائیں ہا بفتح آفرو‌ئے جمن مشغول بودند، خبر عزل گسائیں ہا و برطرفی آنہا رسید- بنا بر تقاضائے محولہ[1]، بایں طرف عبور کردہ، متصل بہ لشکر رسیدند- در آں وقت جھاؤ لعل و تپر چند و بسنت، مختار الدولہ را از جہت دادن[2] بنارس و اختیار کمپو ہا بدست انگریزاں منسوب بجناب ساختہ، آصف الدولہ را از و سر گرداں ساختہ، در فکر او بودند- لہذا بہ خیال آں کہ چوں فوج پیادہ و رفقائے او کم است عہدہ برآئے جنگ پلٹن نشدہ[3]، بے آبرو یا مقتول خواہد شد، آصف الدولہ اورا نامزد بدفع آنہا ساخت - و مختار الدولہ ایں معنی فہم کردہ، خواست کہ آبے[5] بر آتش پلٹن ہائے نجیب زند و آنہا را رفیق خود سازد- اما آنجماعت بہ سبب اغوائے ایں سہ کس و تقویت امداد کمپو ہائے چقماقی، قرار کردہ بودند و باعمل نیامد، گوش بسخنان مختار الدولہ نکردہ صف جنگ آراستند- و قریب بود کہ بہ لشکر مختار الدولہ [شکست[4] باشد؛ اما چند سرداران

---

۱ ہوئے: "on the other side of" ۲ ہوئے: "pay" ۳ اصل: وادند ۴ اصل: نشان ۵ ہوئے: عبارت دیگر دارد، و یا ایں جملہ نفہمیدہ ترجمہ می کند: "Was likely to be defeated. but some of their leaders were killed and the survivors fled. After this when the treachery of Jha'o La'l and Tapar Chand had come to light: the Nawab Wazir arrested both and handed them over to M." ۶ ہوئے: "pour oil on the troubled waters"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

آں جماعت مقتول شده و بقیه فرار نمود. بعد ازیں که سازش جهاؤ لعل و تپر چند معلوم شد، نواب وزیر هر دو را مقید ساخته، به تحویل مختار الدوله داد[؛] و ایشان تا وفات مختار الدوله در حبس می گذرانیدند.

دیگر از معظم وقایع آں سفر، کشته شدن مختار الدوله و بسنت است. معلوم باد که بعد مقید شدن جهاؤ لعل و تپر چند، بسنت، بر آصف الدوله بے اعتماد گشته، (به فکر) کار خود افتاد. دریں هنگامه مرزا سعادت علی که بے بال و پر در لشکر بسر می برد[،[1] به مشوره تفضل حسین خاں، عجیب] خاں افغان را که از بهادران عصر و آشنایان قدیم تفضل حسین خاں و از رفقائے بسنت بود، واسطه ساخته راه سازش با وے برکشاد. و بعد آمد و رفت بسیار، بریں قرار یافت که بسنت آصف الدوله و مختار الدوله را از میاں بردارد؛ و سعادت علی بجائے برادر، و بسنت مختار ملک و سپاه او باشد. و به عهد قتل هر کس را عجیب[2] خاں نماید. دریں ضمن روزے وزیر شکایت مختار الدوله به حضور بسنت می کرد. او دراں وقت قابو یافته، اجازت گونه هم برائے قتل او حاصل کرد؛ و در دل دفع هر دو تصمیم داده، بنیت غدر، طرح ضیافت انداخته، هر دو را مدعو[3] ساخت. مختار الدوله، که با وجود شکست عمده ها و کنپو ها، بلطف انگریزاں مغرور، و بدان سبب از حزم و خرد دور، ازیں توطیه بے خبر

---

1. Acting on the suggestion of Tafazzul Husen Khan, employed as his tool

2. Ajab Khan Afghan (ظ) : "عجب" نویسد و مخطوط ایں جا و هم آینده "عجیب" (ایجانی) 3. اصل: سود.

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

بود، حاضر آمده۔ وزیر اگرچہ از قصد دام بسنت خبر نداشت،
امّا از ارادہ عذر او نسبت بمختار الدولہ آگاہ بود؛ ازاں صحبت
پرہیز مناسب دانستہ، عذر درخواست۔ بسنت از عذر او
بے قرار شدہ، در دو پہر سہ دفعہ پیش او آمد؛ و رنگینیٔ مجلس
وجمعیت اہل طرب ظاہر نمودہ، زیادہ از تحریص کرد۔ امّا چوں
اجل وزیر نبود، پیش رفت نیافت۔ لہذا بسنت کار او بوقت
دیگر حوالہ کردہ، اہل تمہید[1] را کہ میر فضل علی و طالب علی رفقائے
عجب خاں و دو کس دیگر بودند، اشارہ بقتل مختار الدولہ فرمود۔
دراں وقت مختار الدولہ، بہ شدّت حرارت آفتاب، ہمراہیان
و اہل سواری را بجنیمۂ خودہا رخصت کردہ، خود بہ تہ خانہ رفتہ،
مشغول استماع سرود بود؛ کہ میر فضل علی ازاں سہ قدم پیشتر گزاشتہ
بہ ضربات[2] پیاپے او را کشتہ[3] نمود۔ بعد ازاں بہ میرزا
سعادت علی و گسائیں را [کہ] نیز از سرکار بود[ند]، ازاں خبر
کردہ، گفتہ فرستاد کہ من بقصد وزیر بدربار میروم؛ شما
ہم بجمعیت خودہا سوار شدہ بآں طرف بیائید۔ و بہر دو کمپو نیز
حکم دادہ کہ مع توپہا حاضر آیند۔ پس خود با دو پلٹن[4] کہ حاضر بود،
قصد خیام وزیر کرد۔ چوں بہ سبب باڑ[5] بست دراطراف خیام
وزیر دیوارے ساختہ و دروازہ گزاشتہ؛ وآں در بسبب

---

۱ کذا ۲ اصل: تقریبات ۳ اصل: شنیہ ۴ اصل: بس ۵ کذا۔ و در ایوے،
"because he was given to long sleeping."

انقلاب دراں وقت بند کردہ بودند، بے مانع راہ نیافت۔ وزیر
گفتہ فرستاد، تنہا بیاید۔ وچوں می دانست کہ وزیر از قصد غدر او
نسبت بخود آگاہ نیست، وقتل مختار الدولہ مطابق رضائے او
بودہ، در رفتن بہ تنہائی مضائقہ نہ کرد۔ و بڑے مرزا کہ جوانے تنومند[له]
قرینے از اقربائے بسنت، و بہ نیابت او داروغہ دیوان خانہ وزیر
بود، و یک غلام کہ او ہم در زور ثانیٔ بڑے مرزا بودہ، ہمراہ خود
گرفتہ، بحضور وزیر رفت۔ و بہ سرداران پلٹن ہر دو پلٹن اشارہ
کرد کہ بعد رفتن او بہ بہانہ کہ دانند داخل دیوان خانہ شوند۔
بعد روبرو شدن بہ بسنت، وزیر بہ خیال اینکہ اگر او زندہ
خواہد ماند خبر رضائے من بقتل مختار الدولہ شایع شدہ موجب
بازخواست انگریزاں خواہد شد، بجماعت حاضر کہ دہ پانزدہ
بیش نبودند امر بکشتن او کرد۔ ونواز سنگھ کہ از راجہائے اردلی
شمشیرے بوے رسانیدہ از پایش در آورد۔ در آں وقت تمیزے
بر بڑے مرزا و آں غلام عارض شدہ، منع نواز سنگھ نتوانستند
نمود۔ اما پس از انکہ نواز سنگھ ضربت ہائے بے فائدہ بر لاشش
بسنت زدہ، پائے خود مع کفش بر سر او گذاشت، عرق حمیت
بڑے مرزا بحرکت آمدہ، شمشیرے بوے حوالہ کردہ او را
ناکارہ ساخت۔ پس رفقائے وزیر، ہم بہ تنہائی و ہم باتفاق،
قصد بڑے مرزا و آں غلام کردند۔ امّا خود را مرد میدان

له اصل: خوردمند، خیرینے۔ وور دہوئے) "a strong man"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

او ندیده، بگوشہا خبر[1] بدند۔ و بڑے مرزا خود را بہ وزیر رسانیدہ، چوں قصد بد اندیشی نداشت، اظہار کرد کہ ایں عمل از من بہ پاس رفاقت[2] بسنت سرزدہ؛ و ارادۂ نمک حرامی نیست؛ حالا ازیں محوطہ بیروں می روم، بشرطیکہ کسے بقصد من مامور نشود۔ وزیر عہد کردہ، بڑے مرزا بیروں شدہ راہ خانۂ خود گرفت۔ و ہر دو پلٹن ہا کہ در صدد دخول بود، سر بسنت را در مجمع خود دیدہ، پریشاں شدند۔ دراں وقت مرزا سعادت علی با چند سوار مسلح رسیدہ، مانند پلٹن ہا راہ اندروں نیافت؛ و خبر قتل بسنت شنیدہ، بحالت یاس بامید اعانت بخیمۂ گسائیں شتافت[3] و گسائیں، بنا بر درست نہ بستن نقش کار، عذر خواستہ و بادیانی نیز ...... اندر کردہ، رہنمائی[4] لیفرار نمود۔ لہذا مرزا سعادت علی مع تفضل حسین خاں [و بڑے] مرزا [و آں غلام] و چند نفر دیگر ہماں وقت از لشکر بدر رفتہ، تا عمل بادشاہ ہیچ جا آرام نفرمودند۔ بعد ساعتے کنپو ہا رسیدند، و داعیۂ خوں خواہی بسنت و تاراج خیام مختار الدولہ نمودند۔ و یوسف علی خاں داروغۂ توپ خانہ مختار الدولہ از راہ وفاداری چند ضرب توپ و مغل بچہ ہائے گولہ انداز[5] مستعد مقابلہ کنپو ہا ساخت۔ و وزیر، با وجود منع رفقا، جرأت[6] را کار

---

[1] اصل: خبر بدند [2] محفوظہ!! [3] کذا۔ و ہم بیاض۔ و در (ہوئے) بعد "خواستہ" تا "کردہ" موجود نیست و شاید کہ بفہمیدہ نظر انداز کردہ است [4] اصل بگولندار [5] اصل: خیرات

فرموده، داخل کنپوها شد۔ وسرداران آنہا را خلعت داده، بتالیف قلب آنہا پرداخت۔ وشورش که در لشکر شده بود فرونشست.
آں گاه انور علی خاں که خواجه سرائے مختار الدوله ومدار المہام، وبہ تمام امور وزارت بدون لیاقت آں کار بزرگ بود، لاش مختار الدوله در حوالی اٹاوه بموضعے دفن کرده خمول ومنزوی نشست۔ ولاش بسنت را سرداران کنپو بہ عظمت تمام دفن کرده، چند روز بر قبر او از دحام وطبخ طعام واطعام فقراء می نمودند۔

دیگر، تقرر لطافت علی خاں است بوکالت حضور بادشاه۔ وآں چناں است که نواب مرحوم او را ہم معہ جمعیتش در ملک بریلی گزاشتہ، محالات پانزده لکھ روپیہ بہ جائداد رساله او داده بود۔ بعد از فوت مختار الدوله که وزیر قصد مراجعت بلکھنؤ داشت، تجویز کسے که با جمعیت شائستہ بحضور بادشاه حاضر ماند، می نمودند۔ دراں وقت لطافت علی خاں، بخیال اینکه خود از حضور دور انداختہ، از آفات کناره گزیند، رشوت وکار سازیہا داد، تا بخدمت مامور شد۔ و چند سال در حمایت ذوالفقار الدوله بسر می برده، در ۱۱۹۵ھ برطرف وجاگیر او

---

1. ..." and without whom he would have been unequal to the duties demanded of him by the Wazir " وعبارت ہوئے از مخطوط اختلاف دارد۔
2. ۱۔ دور ہوئے۔
3. " اصل: ۱۱۹ھ " lived a broken-hearted recluse "

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

ضبط کردند۔ او معہ رسالہ نوکر ذوالفقار الدولہ شد؛ پس از وفات او استقلال کرد۔ و محمد بیگ خاں ہمدانی بجیلۂ سبکدوشی[1] کردہ، بحکم مرزا شفیع خاں چشمہایش از حلقہ برآوردہ۔ حالا درہمانطرف ہا بعسرت[2] زندگی می نماید۔

دیگر از وقایع آں سال، تقریر نیابت بہ محمد ایرج خاں و مرگ او نزدیکے[3]، وپس ازاں استقرار [و] انکار بر مرزا حسن رضا خاں وحیدر بیگ خاں کابلی[4]۔ بباید دانست کہ بعد مختار الدولہ چندے[5] کار نیابت ملتوی ماند، و امور ملکی باشارہ مسٹر برسٹو راجہ جگناتھ[6] دیوان سرانجام میداد۔ و درہماں ایام وزیر از عنایت نامۂ بطلب امید محمد ایرج خاں نگاشتہ، از اٹاوہ واپس بلکھنؤ گردید۔ محمد ایرج خاں چوں جمعیت خاطر از جانب صاحبزادہ نداشت، بہ مسٹر برسٹو نوشت کہ اگر آں صاحب بتقویت[8] خود مرا بطلبد حاضر آیم۔ مسٹر برسٹو او را دلجمعی نمودہ محمد ایرج[9] خاں باتفاق محمد بشیر خاں از اکبرآباد خود را بکنار گنگ محاذی بانگر مئو رسانید۔ درانجا گزر باناں محمد بشیر خاں را بموجب اشارہ محمد ایرج خاں منع نمودہ باٹاوہ سرگرداںیدند۔ و محمد ایرج خاں عبور نمودہ بملازمت وزیر و خلعت نیابت فائز شد۔ و محمد بشیر خاں تمام عہد نیابت او در اٹاوہ توقف داشت۔ وبعد از سعی مرزا حسن رضا خاں اذن عبور یافت۔ و ہمدراں نزدیکی بہ مرض نزول ماء

---

[1] اصل: سبکرش [2] اصل: بعشرت [3] کذا؛ دور ہوئے " Soon after " [4] اصل: مالبت
[5] اصل چندا [6] اصل: جاگرناتھ شد از ـــ گردید" در ہوئے نیست [8] ہوئے: " On his own "
[9] کاتب ایں نسخہ ہر جا "ایرج" را "اشرح" می نویسد responsibility

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

گرفتار گشتہ، بہ مداخل جاگیرے کہ بجہت او تقرر یافتہ، خانہ نشینی
در ساخت۔ و حالا ہم زندہ و در لکھنؤ قیام دارد۔ الغرض محمد
ایرج بعد اقتدار بہ خیال انتقام مختار الدولہ، سید معز خاں
را از الہ آباد عزل کردہ، مع برادر کلانش سید محمد خاں کہ نائب
معزول صوبہ بود، و سائر اقربا و متوسلان مختار الدولہ محبوس
کرد؛ و مادام الحیاۃ بجز از تعذیب[1] ایں بزرگاں کارے نداشت۔
بعد از اں کہ مسٹر برسٹو در کیفیت حال آنہا سخن گفت، جواب
داد کہ از روئے قول قرارے کہ فیمابین دولتین متحقق است،
دخل شما در کارہائے ایں ملک جائز نیست؛ ازیں معاملہ باز
آیند؛ و الّا با وکیل سرکار کونسل کلکتہ جواب و سوال نمایند۔
مسٹر برسٹو باستماع ایں جواب از طلبیدن او پشیمان گشتہ
زباں در کام خاموشی کشید۔ و ہمدراں ایام محمد ایرج خاں
بہ مرض استسقا گرفتار گشتہ روانہ عالم آخر گردید، و آں
طمطراق کاذب او فرونشست۔

از جملہ واقعات عہد ایرج خاں، شکست پلٹن ہائے
کنپو است۔ [و آں بدیں نوع است کہ وزیر بعد واپسی اٹاوہ

---

[1] اصل: لعدیت۔

[2] "This happened thus. The wazir, on his return from Etawah, gave commands to English officers in the regiments in Basant's camp and left them behind" (ہوئے

افسران انگریزی را کہ در پلٹن کمپنوئے بسنت بودند] نسبت دادہ
درہماں نواح گزاشت۔ کمیدانان و عہدہ داران آں جماعت کہ بجود
سسری عادت و از جانب اہلکاران وزیر اشارہ بعدم اطاعت
داشتند، در فرماں برداری تہاونے[۲] می کردند۔ بدیں سبب فیمابین
صورت نگرفتہ۔ چند پلٹن کہ طرف اٹاوہ و از کمپنوئے انگریزی
دراں وقت چھاؤنی آنہا فرخ آباد قرار یافتہ بود، دررو بودند[۱]، سرداران
خود را مقید ساختہ، و طلب از انہا گرفتہ [با] توپ و بندوق
بہ لشکر نجف خاں رفتند۔ و چند پلٹن کہ ایں طرف بود، تدبیرانہا
برجا گزاشتہ، متفرق گشتند۔ و کمیدانہا بلکھنؤ رسیدہ، بدم
توپ پریدند[۳]۔ و بایں قضایا تشویش بسیار، بہ سرداران
انگریزی کہ حکمران آنہا بودند، رسید۔ چنانچہ اکثرے دراں
اضطراب از دست برد زمینداران دوآب دراں ہنگام
فرار و تاراج و کشتہ شدند۔ از انجملہ میجر [ایلو[۴]] بر سوم
تمامی[۵] خود را بجقیر[۶] رسانیدہ، چندروز در پھپھوند تشریف داشت،
و سالماً بہ موضع امن رسانیدہ شد۔ بعد ازیں ہماں سرداران
انگریز عوض قراریاں، نگاہداشت لوکردہ، پلٹن ہارا کامل
نمودند؛ و ریاست کل بہ کرنیل گاور[۷] قراریافت۔

---

۱ اصل: نہادن۔ و درہوئے: "mutinied" ۲ ہوئے: "evinced unwillingness"

۳ ہوئے: "were blown from the guns"

۴ ہوئے: Illowe ۵ کذا ۶ اصل بجقہ ۷ ہوئے: "Gower"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

دیگر، شکست بہ دہ ہزار کس ہمراہیان محبوب علی خاں است، و در کورہ اقامت داشتند۔ شرح آں اینکہ بعد قضیہ پلٹن ہا، وزیر باآں جماعت ہم بدگمان گشتہ، یکے از سرداران انگریز را سپاہی[1] بتاراج آنہا مامور کردہ۔ آں سردار با چہار پلٹن بطور مسافران وارد نواح معسکر محبوب علی خاں شدہ، با وے ملاقات نمود؛ و شب ہنگام پلٹن ہا را آراستہ، قصد ایشاں فرمود؛ متصل معسکر رسیدہ، شروع بشلک توپ و تفنگ کرد۔ چوں محبوب کہ در آبادی شہر مسکن داشت، و معسکر بے سردار، و غیر از پیادہ ہائے بے بہرہ کسے خبردار نبود، آنجماعت سراسیمہ شدہ رو بگریز نہادند۔ رخت و اسباب شاں بغارت لچہ ہائے لشکر رفت۔ محبوب، چارہ غیر از انقیاد ندیدہ، روانہ لکھنؤ گشت۔ بعد ورود، جاگیرے بجہت مدد خرچ او مقرر گشتہ، چند سال اوقات بفراغت می گزرانید۔ پس ہم موقوف شدہ، با معدودے رہگزائے شاہجہاں آباد و بعد چند سال ازاں جا بہ مکہ معظمہ و در انجا مسافر ملک عدم گردید۔ و چکلۂ کورہ بہ تجویز حیدر بیگ خاں، بر الماس علی خاں قرار گرفتہ؛ بہ سبب ظلم نائب او لبتی رام از جمع بیست لکھ بہ شش ہفت رسید۔ القصہ بعد ایرج خاں مرزا حسن رضا خاں سابق الذکر دریں وقت بہ خلوت و جلوت[2] وزیر و واسطۂ جواب و

[1] کذا۔ "دور ہوئے: "Secretly [2] اصل: حرلوب

سوال فیمابین وزیر و مسٹر برسٹو گشتہ بود، نامزد امر نیابت گردید۔
امّا چوں از سواد و تجربہ معاملات ملکی بے بہرہ[1] بود، رائے مسٹر برسٹو
بدیں قرار یافت کہ شخص دیگر کارداں معاملہ شناس بہم رسانیدہ،
شریک او دراں کار سازد۔ دریں وقت اسمٰعیل بیگ شورہ
کہ از بازاریان ایران و بداں سبب از دین و دیانت و خیر اندیشی
خلق و عافیت بہی کار خداوند خود برکراں[2] بود، دراں زمان داروغہ
برکارہائے مسٹر برسٹو و از معتمدان او بود، بطمع نفع موہوم کہ آخر
بعوض آں خسارہ و ایذا نصیب او گشت، تقریب حیدر بیگ
خاں کابلی نزد مسٹر برسٹو کرد۔ و مسٹر برسٹو از ملائمت و
چاپلوسی و نمودن باغہائے سبز او کہ دراں باب یگانہ بود،
فریب او خورد۔ پس خلعت نیابت کل بہ حسن رضا خاں و نیابت
ملک دبحیدر بیگ خاں) عطا شدہ۔ ٹکیٹ رائے از جانب
حسن رضا خاں پیشکار و ناظر امور حسابیات گشت۔ و چوں راجہ
ہگن ناتھ از سابق در امور دیوانی مستقل بود، و حیدر بیگ خاں
خود را مقابل او و مبتذل می دانست، در امور کاغذ اکثر رجوع بہ
ٹکیٹ رائے۔ ازیں جہت دیوانیاں خود بخود شکستہ گشتہ ٹکیٹ
رائے تقویت یافت۔ بباید دانست کہ ایں ٹکیٹ رائے دہقان
زادہ و در عہد نواب مرحوم پانزدہ روپیہ را نوکر خوش نظر خواجہ سرا،
تحویل دار جواہر خانہ۔ و دراں جا خیانتے از وے ظاہر شدہ،

[1] اصل: شہرہ [2] کذا۔ و در ہوٹے: "Without"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

تمام عہد نواب مرحوم مقید ماند۔ و بعد ازاں خلاص، نوکر اکبر علی خاں داروغۂ دیوان خانۂ مختار الدولہ شد؛ و بداں واسطہ بخانۂ انور علی خاں سابق الذکر، کہ [بر] ہمہ کارہائے مختار الدولہ بود، راہ یافت۔ و بہ مسخرگی[1] و غمازی در مزاج او تصرف کردہ، در امور ہر کس دخل کردن[2] گرفت؛ و بدیں جہت کہ دراں وقت ادنیٰ خدمتے بجہت حسن رضا خاں کردہ، دریں وقت صاحب ایں منصب گشت۔

در آخر ایں سال مسٹر برسٹو معزول شدہ، مسٹر مٹلٹن بار دیگر بکار لکھنؤ مامور گردید۔ دریں ہنگام [با][3] وجود حقوق ہائے مذکورہ، از حیدر بیگ خاں بہ مسٹر برسٹو اذیت روحانی رسید۔ و ایں بدسلوکی حیدر بیگ خاں از جہت حصول فائدہ نبود، بلکہ بمقتضائے عادت جبلی از وسر زدہ؛ چہ ہر کس باوے نکوئی کرد، او در جزائے آں بدی پیش آورد۔ چنانچہ معاملہ نواب بیگم و بہار[4] علی خاں و مرتضیٰ علی خاں و سید محمد خاں و مسٹر جانسن و مسٹر برسٹو [و] میجر پامر کہ ہر یک محسنان او بودند، و ذکر شاں آید، شاہد ایں مقال است۔ و سلوکے کہ در پاداش امداد بہ تفضل حسین خاں از وے سر زدہ، از جہتے است کہ مذکور خواہد شد۔

---

[1] کذا. ودر پوشے: "buffoonery and tale-bearing"

[2] اصل: کراں۔ [3] اصلاً بیاض است۔ [4] اصل: بہادر

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۱۹۱ھ[۱]

۱۷۷۷-۷۸ء

دریں سال کرنیل گاور با کنپوے خود کہ ملازم وزیر بود بجہت انہدام قلاع سرکشان دو آب [و] کسر مواد قوت آنہا مامور شدہ، اول بہ کورہ آمدہ وبستی رام نائب الماس کہ از افراط ظلم معروف بہ اُجاڑ رام بود، لبعوض مفسداں چندکس از مال گزاران را نشانہ تیر بلا ساخت۔ پس بہ علاقہ زین العابدین خاں نہضت کردہ۔ دریں جا امرے روداد کہ موجب تحیر انگریزاں، و فتح[۲] آں حکم کردند۔ و آں اینکہ در پرگنہ تالگام[۳] فتح چند پاٹک[۴] تعلقدارے بود، کہ پنج شش ہزار روپیہ مالگزاری و ہمیں قدر ہم تصرفات زمینداری داشت، بمقتضائے غرور جوانی و جرأت گاہے اظہار سرکشی دمیکرد)۔ و کرنیل [قلعہ] او را [کہ] در میدان و اندک مستحکم بود، محاصرہ فرمود۔ و بعد از سہ روز کہ رخنہ کردہ بودند، تمام کنپو را امر بہ ہلہ نمود۔ پاٹک مسطور بہ سیصد نفر، از ہماں طرف کہ خود

۱ اصل: سنہ ۱۱۹۔ ۲ اصل: فتح ۳ اصل: بکام ۴ اصل: ناسک۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

کرنیل بود، از قلعه بر آمده، قصد بدر رفتن کرد؛ و فوج آں طرف مانع شده، جنگ سخت درپیوست. و قریب چهار صد تلنگه و ده نفر از سرداران انگریز کشته و زخمی گشته، پاٹک مسطور سالماً از معرکه بدر رفت.

و هم دریں سال حیدر بیگ خاں، صورت سنگه را، که قریب هفتاد لکه روپیه از ملک بریلی تحصیل می کرد، معزول کرده، بکندن لعل و دو سه نفر کایته که از متوسلان خاندان روهیله و ساکن[1] به ملک بودند، تفویض نمود. آنها دو سال منصوب مانده؛ در آں مدت رعایائے بسیار ازیں طرف بعلاقهٔ فیض الله خاں فرستادند؛ از هماں وقت بنائے ویرانی آں ملک گذاشته اند. و کایتهائے مذکور بنا بر تصرفات مقید شده، در هماں حبس مردند. و زر بسیار مهاجنان و تجار بر آنها ماند. و در عزل صورت سنگه بغیر از غرضمندیٔ نائب هیچ مصلحتے نشد.

و در همیں سال رسالهٔ میان آفرین که از خواص خواجه سرایا[ن] وزیر و حالا از مقربان اوست، شکسته شد. چند هزار کس سوار و پیاده جید[2] بودند. و گسائیں خورد که با دو سه هزار سوار در صوبه مانده بود، قصد رفتن بلشکر ذوالفقار الدوله نمود، عبور گنگ کرد، و در کنار گهاٹ بتهور چند نفر از اقربائے تپر چند خزانچی که بجهت غسل آمده بودند، دست گیر کرده بهمراه خود برد.

---

[1] اصل سنگین ہوے۔ "residents" [2] کذا۔ وور ہوئے "many"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

تا[1] آنکه حکم وزیر بجہت استخلاص آنہا بعمال آں طرف رسیدہ[2] بانکہ تا سرحد[3] وزیر ہفت منزل مسافت داشت۔ کسے جرأت سدِّ راہ نیافت۔ و چند سال اقربائے خزانچی اسیر او ماندند؛ تا آں کہ پیر چند از تیر نخوارہ[4] نشاں نمودہ خلاص ساخت۔

دیگر از وقایع ایں سال عزل و تباہی زین العابدین خاں است۔ بباید دانست کہ حیدر بیگ خاں از آغاز کار خود تا مدتہا بہ بہانۂ خیر خواہی درصدد خون برادر از اخلاف شجاع الدولہ بود، باراده داشت کہ اثرے از آثار ایشاں نگزارد۔ لہذا پیوستہ در شکست رعیت و تباہی آں ملک کوشش می کرد۔ و ہر کس از اہلکاران قدیم و اشراف را کہ برمی انداخت، آنکاررا بگمناماں سپردہ عوض اورا بعرصہ نمی آورد۔ و ہر کس از انگریزاں قصد ایں خانہ می فرمود، ممانعت او می نمود؛ تا اینکہ بجز او کسے باقی نماندہ، اقتدار تمام یافت۔ آنگاہ نظر بصلاح خود وایں قول:

مرا مسوز[5] کہ نارت ز کبریا افتد
چو خس تمام شود، شعلۂ زپا افتد

صرف عنان از ارادۂ اول کردہ، بقیہ آں قصد را بازگذاشت۔ الاّ او معاملہ داں [و کار]

---

[1] اصل: با[2] اصل: رسید بود۔ [3] اصل: ستر حد [4] کذا۔ وزر ہوئے: "Save the Goshain his pay"
[5] اصل: بسوز [6] کذا۔ وزر ہوئے "For God can limit the range of thy resentful ire"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

شناس[1] بود ؛ ایں ہمہ بے انتظامی در کار ہائے او چہ معنی دارد۔

الغرض حیدر بیگ خاں، کہ تباہی و بدنامی خانموصوف منظور داشت، در عین وقت تحصیل او را بہ لکھنؤ طلبید، و جواب [و] سوال معاملہ دو آبہ بدیگراں کردن گرفت۔ ایں معنی موجب انتظار زمینداران و پس افتادن تحصیل آں ملک شد۔ بعد ازاں رخصتش کردہ، در ماہ بیساکھ الماس علی خاں را امیدوار آنکار ساخت۔ و بستی رام نائب کورہ بے حوصلگی کردہ، و در ہمہ ایام اکثر زمینداران آں ملک را ازیں راز آگاہ ساخت۔ و خطوط مہری بستی رام بدست افتادہ، بہ لکھنؤ رفتند ؛ چوں باشارہ حیدر بیگ خاں بود، تدارکے نکرد۔ و ہنوز شروع برسات نشدہ بود کہ تدبیرے دیگر انگیخت، قصد خود را از قوۃ بفعل آوردہ و آں اینکہ اسماعیل بیگ شورہ باشارہ او بہ مسٹر مڈلٹن اخبار نمود کہ زین العابدین خاں قبائل خود از مرشد آباد طلبیدہ ؛ چنانچہ از الہ آباد گزشتہ اند، عنقریب باٹاوہ خواہند رسید ؛ و بمجرد رسیدن آنہا، زین العابدین خاں مع دوازدہ ہزار سوار و پیادہ و توپ خانہ و رہائی[2] تحصیل، بہ لشکر ذوالفقار الدولہ خواہد رفت۔ لہٰذا حیدر بیگ خاں حکم گرفتن قبائلش بہ بستی رام دادہ، مقارن آں معزول کرد۔ و حال آنکہ

۱ اصل: سیاس (در ایں لفظ دراں زماں مستعمل نبود)

۲ کذا۔ ودر موٹے: "the revenue he had collected"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

قبائل زین العابدین خاں باطلاع حیدربیگ خاں از راہ گومتی می آمدند و بعد یک ماہ از عزل بہ لکھنؤ رسیدند؛ و آنچہ اسماعیل بیگ ظاہر کردہ بود ہماں تہمت بود۔ الغرض، بعد عزل او آں محالات را، کہ چند سال قبل، بجمع پنجاہ و در عہدما بچہل و پنج لکھ بود، لبسی چند لکھ بہ الماس داد۔ الماس چند سال دیگر محا و[1] ہم دراں مکافات کمی گرفتہ، جمع آنہا بہ بیست [و] پنج لکھ رسانید۔ و دوم، رسالہ زین العابدین خاں کہ دو[2] ہزار کس بودند، نیز حوالہ الماس شدند۔ و مبلغ شش ہفت لکھ باقساط بر زین العابدین خاں بر آوردہ، خواست کہ حبس کند؛ لیکن بعضے امور مانع آمدہ۔ پس از چند ماہ بعلت غیرت قضیہ وفات یافت۔

و دریں ہرج مرج بر راقم حروف شدّت بسیار گزشت۔ و آں اینکہ چوں معاملات متعلقہ حقیر[3] بطرف کورہ، و تمامسال بہ لبستی رام منازعہ بود، دریں وقت نام بردہ زمینداران سرکش آں محالات را اشارہ کرد کہ حقیر را تاراج نمایند؛ چنانچہ در عرصہ چہار[4] روز، دہ ہزار راجپوت بہ چھاؤنی، کہ گھاٹم پور بود، جمع آمد۔ امّا چوں اطراف چھاؤنی بیسہ[5] ہائے خاک مثل برج واقع شدہ بودند، و مابین آنہا در عمل خود بتقریب خندق

---

[1] ہوئے: "remainedthere continously"۔ وکذا در اصل؛

[2] و در ہوئے "دہ"۔ [3] اصل "حصر"، کہ "فقیر" و "حقیر" ہر دو ممکن است۔ امّا "حقیر" مرجح است۔ [4] ہوئے "سہ چہار روز"۔ [5] اصل: بیہ۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

خورد برائے خاکریز[1] بہ عمل آمدہ، صورت حصانت پیدا کردہ بود. ایں حصار منع دخول آنہا کرد. و دراں ہنگام پانزدہ روز و شب کمر بستہ ماندم، و با چہار صد پانصد نفر سپاہ حاضر متر صد بہ ہلاک گزرانیدم. بعد ازاں، ارادہ بر آمدن کردہ، شہرت دادم کہ از راہ موسیٰ نگر، کہ صوبۂ[2] ملک مغربی گھاٹم پور است، بسمت گھاٹ قنوج کہ از اٹاوہ مقر زین العابدین خاں بود، فردا روانہ خواہم شد؛ و ہر کس سدّ راہ خواہد گردید، با وے جنگ خواہم کرد. و حالانکہ مکنون ضمیر بود کہ از راہ[3] کورہ، کہ شرقیٔ گھاٹم پور است، بہ لکھنؤ رفتہ، در آنجا[4] ملاقات زین العابدین خاں باید نمود. و راجپوتاں ایں فریب خوردہ، تمام آنجماعت شباشب در راہ موسیٰ نگر پراگندہ گشتہ، و در کمیں گاہ ہا حفت[5] کردہ، منتظر ورود حقیر نشستند. صبح کہ بنۂ[6] تمام بار شد، بطرف کورہ روانہ کردہ، خود بجر دم ہمراہی و سہ چہار ضرب توپ، میان بنۂ[7] و سرداران راجپوت، کہ تا[8] دو ہزار کس ماندہ بود، حائل گردیدم. و پس ازانکہ نزدیک کروہ[9] دور شد، بنورک و[10] توزہ آہستہ

---

[1] اصل: خاکر سرو در ہوئے: "to shoot rubbish" [2] در ہوئے عبارت دیگر است: "a difficult road west of Ghatampur"
[3] اصل: برائے [4] اصل: انجاد [5] کذا. و در ہوئے: "lay"
[6] اصل: شہر و در ہوئے: "in ambush" ...... کردہ برائے "در کمیں" "baggage"
[7] اصل: ہندو. ہوئے (بند) "baggage" [8] ہوئے: یک دو ہزار [9] ہوئے: دکوس (KOS)
[10] کذا. و در ہوئے: "Maintaining a musketry fire"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

جنگ کناں ، روانہ شدم . از ظہور ایں ماجرا تحیر[1] بر راجپوتاں رو داد،
بقصد شکار[2] رم خوردہ را بہ دانۂ شیریں کلامی بدام کشند، پیغام
دادند کہ رفتن شما ازیں راہ موجب ننگ و بدنامی است،
مناسب آنکہ بند[3] را بر گردانیدہ بہماں راہ کہ بہ دو سہ
منزل در راج ماہا[4] عبور خواہد افتاد، راہی شوند، تا ماہا مراتب
ضیافت بعمل آوردہ، حق گزاری نمائیم. حقیر جواب داد کہ
حالا محل اعتماد بر سخن نیست؛ اگر راست می گوئید، سرداران
شما فلاں و فلاں در جمع ما بیایند، تا قبول مسئول بما کردہ
شود. آنہا از غایت حرص و غرور حاضر آمدہ، و حقیر آنہا را
بسخن معقول مشغول کردہ، ہم چناں قطع راہ می کردم؛ تا اینکہ
علامات قرب کورہ نمودار شد؛ و اضطراب عظیم بر
راجہا رو دادہ، التماس رخصت نمودند. چہ گماں می
کردند کہ حقیر آنہارا بہ بستی رام، کہ عامل منسوب است،
تسلیم خواہم کرد؛ و بدیں وسیلہ ہا از دست او نجات یافتہ
بہ لکھنؤ خواہم رفت. و حقیر طلب ہائے[5] باقی، ذمۂ آنہا، کردہ،
بعد قیل و قال دہ ہزار روپیہ بشاں گرفتہ، رخصت کردم. و
بستی رام از مشاہدہ ایں جرائت[6] و تدبیر[7]، تدافع کدورتہائے سابق

---

[1] اصل: تحریر [2] سکا رام خورہ [3] اصل: شہر. [4] بطور جمع [!]
[5] اصل: بائے نامی. - در ہوئے "Arears of Revenue" [6] اصل: جلادت
[7] کذا. - ودر ہوئے "Re Source"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

کرده، ضیافت نمود۔ و روز دیگر، از گھاٹ شیو راج پور عبور کرده، به لکھنؤ رسیدم۔ و ایں کار که دراں وقت باخطر ار رو داده بود، موجب بلند نامیٔ من گردید۔ بعد ورود لکھنؤ، حیدر بیگ خاں پیغام داد که حمایت زین العابدین خاں را گزاشته، رفاقت من باید کرد۔ و حقیر عذر خواسته۔ ایں اوّل کدورت است که از طرف حقیر به دل او نشست۔ دیگر، شکست رسالۂ سید جمال[1] الدین خاں و سواران تورانیست که جوانان خوب هنرمند با اسپهائے تنومند در ملک دو آبه متعینۂ ما بودند۔ و اکثر آں جماعت برخاسته[2] به لشکر ذوالفقار الدوله رفتند۔

---

[1] جمیل الدین خاں د اصل، [2] اصل: برخواسته

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۱۹۲ھ

۱۷۷۸-۷۹ء

دریں[1] سال مرزا سعادت علی از اکبرآباد معاودت بہ لکھنؤ کرد.
وشرح آں اینکہ بعد ازاں کہ مرزائے معظم الیہ از اٹاوہ بہ لشکر ذوالفقار الدولہ رسید، و او تقدیم تعظیم کافی کردہ، اشارہ بجمعیت نمود؛ و پرگنہ بیانہ بجائداد دادہ، تحریص بہ تسخیر ملک پار چنبل فرمود. جمعیت عظیم از فراریان لشکر وزیر وغیرہ نزد وے فراہم آمدہ، بجائداد شتافت. و در جنگ یکے از زمین داران آں پرگنہ، آثار عجز بر ....[2] حال او ظاہر گشتہ، عنان مراجعت بہ لشکر امیر الامرا تافت.
پس رحمت اللہ خاں برادر تفضل حسین خاں را پیش مسٹر برسٹو فرستادہ، اذن معاودت بصوبہ طلب کرد. بعد مدتے ماذون، وارد لکھنؤ گشتہ، بعد ملاقات برادر بہ بنارس آمد[3]؛ و الی الآن ہماں جا مسکن و مقام دارد. و دو سہ لکھ روپیہ کہ ازاں صوبہ بجہت او مقرر گشتہ، از دست سرداران انگریزاں

---

[1] ہونے: "شاید دریں سال ....." [2] اصل: وضاحت. [3] اصل: آورد

بے تقاضا و بر وقت می یابد۔

و تفضل حسین خاں دراں سفر ترک ملازمت مرزا سعادت علی کردہ بہ گودا[1] رفت۔ و در انجا بہ تقویت میجر پامر وارد کلکتہ و ملازم گورنر ہیستن شدہ؛ بہمراہی مسٹر اندرسن[2] کہ بمیانجی[3] گری معاملۂ پٹیل نامزد گشتہ بود، مامور گشت۔ بعد انعقاد آں صلح، کہ آبستن[4] صدہا مفسدہ بود، تا وقتے کہ رفیق حیدر بیگ خاں شد، ہمہ جا و در ہمہ کار مصاحب و مشیر میجر پامر بود۔ چنانچہ بر مقام خود ذکر کردہ شود۔

و شاید ہم دریں سال مرزا جنگلی، کہ ذکرش گزشت، بسبب تکلیف خرچ برخاستہ، بہ لشکر ذوالفقار الدولہ رفت۔ و امیر الامرا در وداع مغتنم دانستہ، اسباب رفاہ او بسیار ساخت۔ و مرزا جنگلی مادام الحیاۃ او، و پس ازاں ہم مدت ہا، دراں طرف گزرانیدہ؛ شاید در ۱۲۰۷ھ[5] عنان معاودت بہ لکھنؤ تافت۔

معلوم باد کہ حیدر بیگ خاں زیادہ از نوکراں با ولاد نواب مرحوم رنج رسانیدہ۔ چنانچہ صاحبزادہ ہائے کہ در لکھنؤ اقامت دارند، اگرچہ بنام ہر یک ہزار روپیہ در ماہہ مقرر است، لکن در رسانیدن وجہ مذکور، آں قدر خلف[6]

---

۱ اصل: گویدا ۲ "Anderson" (دہوئے)۔ ۳ "mediator" (دہوئے) ۴ الستن، ہوئے: "source" ۵ اصل ۱۲۷ھ۔ ۶ اصل: "خلف وعدو مک درود اہانت ماہا" ودر ہوئے: "his breaches of faith, his dodging and affronts"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

اہانت شاہہا میرسد، کہ فاقہا می کنند۔ در زنان محل کہ در فیض آباد اند، بدیرد (طلبی) بعضے اوقات غلبہ جوع بدانہا چناں می شود کہ صد، دو صد کنیز از حرم سرا بر آمدہ، از بازار غلّہ و مایحتاج تاراج کردہ اندروں می برند؛ والی[1] الآن چند دفعہ ایں عمل بوقوع آمدہ۔ و فکر کتخدائی[2] دختران آں مرحوم، بسبب عدم سرانجام اخراجات الی الآن کسے نہ کردہ؛ و نواب عالیہ، کہ از عہد شجاع الدولہ در کارہائے پسر بیدخل و بہ لکھ روپیہ قناعت و گزران[2] میکرد، قدرت خبرگیری آنجمع کثیر نداشت۔ بعہد او مادام الحیاۃ نقد مقدور دریغ نمی فرمود؛ و بعد وفات او کار آنجماعت ابتر گشتہ۔ و نواب بیگم کہ جاگیر کلاں و مداخل بسیار دارد، از کثرت قساوت[3] قلب و عدم حیا، فراغ از مشغلہ ہائے خود، کہ تصریح آں قبیح است، گاہے نظر التفات بحال نمی اندازد[4]۔ و تحفہ تر اینکہ، گاہے کہ صاحبزادہ از شدت گرسنگی خود را بہ کلکتہ رسانیدہ، گورنر در صدد نصیحت وزیر شد، جواب داد کہ بمقتضائے جہل جوانی آں طفل بدانجا رفتہ؛ تسلّی او کردہ پیش ما فرستاد۔ کجا پیچ و تاب شدت گرسنگی و کجا جہل و غرور جوانی:۔

زعشق تا بصبوری ہزار فرسنگ است

---

[1] "والی الآن .... آمدہ" ایں قدر در ہوئے موجود نیست۔ [2] اصل: کرراں [3] اصل: "قساوت و قلب حیا و عدم فراغ از مشغلہ ..." [4] اصل: ازارد۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

بباید دانست که ایں امساک وزیر و حیدر بیگ که ذکر کرده شده در حقِ[1] مردم با استحقاق می باشد. امّا، اخراجات فضول ایشاں بحدیست، که اگر کفایت آں شود، لشکرے آراسته گردد. و مجملے ازاں اینکه، وزیر تمام ماه پهاگن بشغل هولی[2] بازی و کتخدائیها و چراغاں میگزراند. در سالے که ایں اعمال رسمی بفعل آمد، پنج شش لکه خرچ آں مقرر است. وهمچنیاں چند روز محرم او. و خرچ فیل خانه و اصطبل و بازیخانه[3] او، ازینجا قیاس باید کرد، که هزار و دو صد فیل و دو سه هزار اسپ و هزار سگ راتب خوار[4] هستند. ازانجمله چهار صد (فیل) و پا (نصف) اسپ و صد سگ لائق سواری و شکار[5] درانمیاں خواهد بود؛ باقی، محض حرام خوراں، بجهت راه دزدی آنهارا داشته اند بحدیکه سگے می میرد، سگباناں[6] بعوض آں سگے از کوچه گرفته قلاوه در گردنش می اندازد. و خرچ کبوترخانه و مرغ خانه و دنبه و آهو و میمون و مار و عقرب و عنکبوت خانه وزیر آں قدر است، که اگر به آں راکفایت کنند، جمیع اولاد نواب مرحوم و اهل حرم را کافیست؛ زیراکه سه لکه

---

[1] وهوئے ایں عبارت بایں طریق خوانده "در حق ؛ مردم با استحقاق می باشد" و ترجمه می کند:

" in their treatment of those who had claims on them, is a fact "

[2] وهمچنیں لفظ هولی نه فهمیده، "هولی و "بازی" را دو الفاظ گمان می برد و برائے "بازی"

" Carnival " می نویسد. [3] اصل: "Kennels" [4] اصل: جوار. [5] اصل: کار؛ "Chase"

[6] سکناں (اصل). وهوئے ایں لفظ ترک نمود.

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

مرغ و کبوتر دانہ خوار است۔ و درانمیان چند مار است کہ راتب خوراک ہر ہفتے[1] ازاں یک من گوشت است۔ و جمیع ایں اشیا در نظر وزیر عزیز[2] اند، الا آدم، خصوص برادران وقدیمیان۔ دیگر خرچ عملہ شاگرد پیشۂ وزیر است کہ عدد آنہا ہزارہا میرسد[3] از انجملہ دو ہزار فراش و یک[4] ہزار چوبدار و خدمتگار وچہار ہزار شعبان[5] و صدہا باورچی است۔ دو سہ ہزار روپیہ یومیہ خرچ باورچیخانہ او می بود۔ و شہدہ ہا و بیکاریاں، کہ در سفرہائے [خودخانہ[5] و اسباب خیمہ و بنگلہ ہائے کاہی رواں او برمیدارند، بدہ ہزار کس می رسند کہ بقدر خوراک یومیہ می یابند۔ و سائر اخراجات او از حیطۂ[6] ضبط بیروں است۔ اما فضول خرچی ہائے حیدر بیگ خاں ازین معلوم می شود کہ ٹکیٹ رائے بعد فوتش اخراجات خاصہ او پنجاہ لکھ ظاہر ساخت واصراف خرچ خصوصیتے[7] [باوزیر و حیدر بیگ یا] با مرزا حسن رضا خاں و ٹکیٹ رائے ندارد؛ بلکہ[8] ہر کس را کہ دست بر ملک[9] یا پامال[10] میرسد، بدون خوف باز (خوا) ست بآنکار می پردازد۔ چنانچہ فتح علی خاں چیلۂ الماس[11] درچند سال قریب بیست لکھ

---

[1] اصل: خصی۔ [2] اصل: عزر۔ [3] در ہوئے: "یکصد"۔ [4] کذا۔ و در ہوئے: "gardeners"

[5] کذا۔ و در ہوئے: "baggage" [6] اصل: واثوث [7] و در اصل: "بایں دوکس یا مرزا حسن رضا خاں ...... [8] اصل: ملک [9] اصل: پامال [10] و در ہوئے "فتح علی" دبدون خاں"

[11] درچند سال...... دیوان الماس" ایں قدر در ہوئے ساقط است؛ و بدیں سبب او ترجمہ بے ربط کردہ۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

روپیه در لکهنؤ بخرچ تماشابینی ضائع نمود. و دیوان الماس آن قدر
سرا و تالابها و مساجد و بتخانه ها تعمیر کرد که خرج آن کم ازین نخواهد بود.
واخراجات الماس و بعض عمال و رفقائے (ٹکیٹ) رائے، ہریک
آنقدر است که در زمان سابق خرچ نواب مرحوم بوده. وہم چنین
حال سائر عمال و متعلقان، که فضول آنها خصوصیت بخرچے
ندارد، بلکه در سائر امور خوراکی و پوشاکی و عمارات سازی و
تماشابینی و خرچ مردانه و زنانه است. و مردم اشراف لکهنؤ
این قدر از قلب مداخل درمانده نشده که باین سبب عاجزاند.
زیرا که اگر در امر پوشاکی و خرچ شادی و غم امساک نمایند
[در طبقه[1] ماتحتِ] اشراف محسوب می گردند، و اگر اسراف
نمایند آن را فراغ دستی می باید. بنا برین به ضرورت فکر مال
مردم افتادند و بدین سبب خانها برباد رفت.
دیگر،[2] از وقایع این سال، اجاره کردن [به] کرنیل هانے
است. تمام ملک سروار؛ و ورود فقیر بآن ملک. شرح آن اینکه
کرنیل موصوف از حیدر بیگ خان درخواست کرد[3] که چند کس
از معتمدین سرکار که تجربه اندوز کار ملک باشند متعین گردند،
تا در کار عملداری امداد و سعی نمایند. و حیدر بیگ خان شش
نفر را متعلق کرد، که یکے از انها حقیر بود. چون سخت گیری و
درشتی خلقی کرنیل و ایذا رسانی حیدر بیگ خان معروفان[4]

۱ ہوتے: "Among the lower orders" ۲ ہوتے Hannay ۳ اصل: اد
۴ کذا، و در ہوتے: "friends of the English"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

انگریز را در میان مردم شهرت تمام داشت، حقیر انکار رفاقت کرنیل و اظهار معذرت ازیں خدمت نمود. لیکن حیدر بیگ خاں، بقصد ایں [که] سائر جامه عزت من از آتش غضب کرنیل سوخته گشته، کینهٔ نافرمانی، که سابق در معامله زین العابدین ذکر شد، کشیده شود، آں ملتمس قبول نفرموده، گفت البته حسب الحکم وزیر خدمت کرنیل باید کرد. و بحقیر دراں وقت ایں حکم، که آغاز و باعث تعارف و توسل انگریزاں است، نهایت گراں نموده، بضرورت و کراهت اختیار افتاد. عجب ترانیکه باوجود ایں حال حیدر بیگ خاں و همدمان او بقصد[1] تعارف انگریزاں را که بایں حقیر رو داده، به حقیر منسوب ساخته، طبع عوام از من رم می دادند. و توسل خود را که صرف بجهت حصول اغراض نفسانی بآں قوم دادند، از غایت حیا و مروت در نظر نمی آوردند. توفیق خودشناسی روزی همگاں باد.

الغرض آں پنج کس دیگر که ساز و سامان (حمایت) ها داشتند، بعضے [به] ظهور خیانت و بعضے بنا بر کاهلی و بعضے بتقریب نارسائی، مردودِ کرنیل گشته. باحقیر که بسبب بے پناهی و آبرو طلبی روز و شب سر خود بکف گرفته، طمع حبه و دینار نمی کردم، نهایت موافقت رو داد؛ تا اینکه جمیع کارهائے سپاه و ملکی خود که

[1] ہوے. عبارت دیگر دارد و یا ترجمه غلط میکند: اصل: "بقصد...... منسوب ساخته": وہوے: "gave out that the English knew but little of me and the people were turned against me."

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

بچہل لکھ می رسد برائے واعتماد من گزاشتہ، ہزار روپیہ در ماہہ از خانۂ خود برائے حقیر مقرر فرمود۔ حقیر انکار نوکری کردہ، قبول رعایت را بر آخر سال وباقی ماندن رضائے او، از من بہ آنوقت موقوف گزاشتم۔ وغرض من ازیں عمل ایں بود کہ، باوجود رضائے او، آں[1] امر آخر سال یکے بعمل خواہد آمد؛ واگر دریں ضمن امرے غیر مرضی رو داد، بلشرم ایں کہ خدمت ادنیٰ[2] بدو می کنم، در گزر واکتفا بعدم رعایت خواہد کرد۔ وایں تدبیر بسیار سودمند افتاد۔ سہ سال در الفت وموافقت منقضی شد۔ وبر قصورے کہ از نائبان من در کار ملکی رو داد، کرنیل بسبب وفور اعتماد حمل آں بتقصیر حقیر نکردہ، بازخواست از ہماں کساں کرد۔ امّا مواد ناخوشی حیدر بیگ وٹکیٹ رائے دراں مدت بیش از بیش مہیا گردید۔

بیان آں اینکہ در پرگنہ حسام پور، تعلقۂ بود مشتمل بر چہل وپنجاہ موضع، کہ از ہر موضعے، حصّہ داران تعلقہ، وبقیہ[3] بر ذمّہ زمینداراں بود۔ وتعلقہ دار، بحمایت حیدر بیگ از حصّہ زمینداراں زمین بسیار کہ افتادہ بود، تصرّف کردہ، پنج ہزار روپیہ بعوض آں در تحصیل حضور دادہ؛ ومنفعت را بشرکت حامی خود برد می نمود۔ چوں آں تعلقہ از منہائی اجارہ بود،

---

[1] کذا۔ ودر ہوتے برائے "آں ...... آمد": "at the end of the year, I should escape even this remuneration" [2] اصل: لقدیر [3] اصل: او او۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

کرنیل از روئے پیمائش[1] پنجاہ ہزار ازاں تعلقہ وصول و تعلقہ دار
را اخراج کرد۔ وازیں قبیل یاران وشریکان آں ہر دو کس
از زمیندارا ن و تعلقدار ان درانملک بسیار بودند، ہمیں
معاملہ آورد۔ وچوں کرنیل کارہائے خود بوساطت حقیر سر
انجام می داد، حیدر بیگ خاں وٹکیٹ رائے باآنکہ خوب
مطلع بودند، کہ کارپرداز کرنیل بسبب معاملہ دانیش مانع ارادہ
او نمی تواند شد، تقصیر آں اعمال باین حقیر منسوب می ساختند۔
واز تعارف حقیر باکرنیل کہ خود کردہ بودند، پشیمان شدہ کینہ ہا
در دل می انداختند۔

دیگر، تقریر الہ آباد باسماعیل بیگ خاں شورہ و تفضل[2]
حسین است کہ اسماعیل بیگ مسطور بہ بہانۂ خدمت ڈاک
و توسل مسٹر مڈلٹن و دوستیٔ حیدر بیگ خاں درکار عمال آنصوبہ
دخل میکرد۔ و در آغاز ایں قدر بود کہ بہ بیم و امید دادن خبر
گزشت از ہر مکانے، رسومے برائے خود مقرر ساخت؛
و ہم بہمیں سبب از وزیر و سائر اہلکاران حضور رعایت ہا می
یافت۔ بعد ازانیکہ زرہائے بسیار جمع کرد، زرقسط پیشگی کہ
خلعت و استقلال عمال دراں سرکار موقوف برانست، بعوض
عامل دادہ، باوجود اخذ چہار فیصد سود، درآں علاقہ دخل می نمود۔
چنانچہ باین تقریب تعلقہ کلانے در الہ آباد بہم رسانید؛ و در

[1] اصل: سماکس۔ [2] "تفضل حسین" در ہوئے ساقط شدہ۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

فکر تمام آں بود. دریں ضمن کار آنجا بجمیع مناسب به مرزا محمد حسن که،
ساکن بنارس و از شرفائے ایران، مرد ساده بود مفوض
کردند. و شوره بعلّت زر قسط پیشگی و کالت او در حضور و منافع
آں بجهت خود گرفته نمک[1] شور بوے فروخت. شرح آں اینکه
مرزا محمد حسن بوقت رخصت چند کاغذ سفید، که مهر خود برآں زده
بود، بوے داد، تا بر وقت ضرورت اسماعیل بیگ که وکیل
اوست انتظار وصول خط از اله آباد باو نکشد. و اسماعیل بیگ
بعد دو سه ماه بے اطلاع مرزا [محمد] حسن جواب و سوال بدمعاملگی
از جانب او پیش آورد. پس ازانکه در حضور بسر سرا[2] نیافت برهمان
کاغذها استعفائے خدمت نوشته بمڈلٹن صاحب داد. و بدیں جهت
مرزا حسن بیچاره معزول و اسماعیل بیگ به تجویز حیدر بیگ منصوب
گردید. امّا غرض حیدر بیگ دریں تجویز خیر خواهی او نبوده؛ زیرا
که از جانب او اندیشه داشت که چنانچه تقریب من پیش مسٹر برسٹو
کرده مبادا تقریب دیگرے پیش مسٹر مڈلٹن کند. معلوم باد که
حیدر بیگ خاں بحیلۂ اظهار دوستی و تجویز خدمت بسیار[3]
کس را برباد داده؛ چه بعد از تفویض کار مدد او نمی کرد؛
و زمینداران و سپاه بغالی[4] را بے توجهی او بر عدم تن دهی می آورد؛
تا ایں که آں شخص باقی دار و محبوس و بدنام می گردید. اما انتظام کار

1 "نمک ...... فروخت": دھوکے "tricked him"

2 کذا. ودر ہوئے "not accepted" 3 بسیاں کس. 4 کذا. بمعنی متعلقه.

الہ آباد احتیاج بتوجہ حیدر بیگ خاں نداشت، بلکہ فقط ابلہی اسماعیل بیگ باعث ابتری آں گشت؛ زیراکہ بحرص زمینداری افتادہ ہر کسے از زمینداراں کہ باقی می آورد، زمین او را بعوض آں حق[1] و چیزے زر نقد بنام خود بیع می کرد۔ بنابریں اکثر زمینداران صوبہ زرہا را تصرف کردہ بہ باقی انداختند۔ بخیال اینکہ اسماعیل بیگ زمین ما را از مکان خود برداشتہ نمی تواند، کاغذ بیع باآں ابلہ نوشتہ، دادند۔ اسماعیل بیگ بعد دو سال بعوض باقی مقید گردید و مدتہا در قید حیدر بیگ خاں بود تا اینکہ مسٹر جانسن در ۱۱۹۶ھ بآنکہ قصد جلو گیری[2] تیز روشہائے حیدر بیگ خاں داشت، از خلاصیش کردہ دیگر بارہ بالہ آباد فرستاد۔ و دو سال دیگر آنکار بوے ماندہ۔ بعد ازاں ہمراہ مسٹر برسٹو بطرف بنگالہ رو نہاد۔

---

[1] اصل: احمق [2] یعنی "clipping" چنانکہ ہوے نوشتہ۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۱۹۳ھ
۱۷۷۹-۸۰ء

دریں سال خواجہ عین الدین بعملداری ملک بریلی منصوب گشت۔ بیان[1] آں اینکہ، چوں حیدر بیگ خاں استقلال یافتہ، آہستہ آہستہ شروع تیز[2] کرد، و در رسانیدن اقساط کمپنی تغافل می ور[ز]ید۔ مسٹر مڈلٹن بغرض جلو گیری او شیخ شفیع اللہ ثانی[3] را، کہ از رفقائے آں[4] ایرج خاں بود پیش آوردہ، گماشتگان او را بسزاولی بر عمال حیدر بیگ خاں تعین کرد۔ امّا چوں شفیع اللہ مسطور طماع و بے احتیاط بود، حیدر بیگ خاں ابلہی و خیانت گماشتگانِ او را ظاہر کردہ، آنہا را دفع ساخت۔ از جملہ آں گماشتگان یکے خواجہ عین الدین بود کہ سزاولی کندن لعل سابق الذکر می نمود۔ چوں درانوقت حیدر بیگ خاں را از خود راضی ساختہ بود، عامل بریلی گشت۔ و باوجود وضوح ویراں کاری، پنج شش سال مشغول آنکار ماندہ۔ در سنہ ۱۱۹۷ھ، باصرار مسٹر برسٹو، عزل او بوقوع پیوست۔ آں عین الدین از رفقائے

[1] اصل: ملین [2] کذا۔ وور ہوئے: "Insolent" [3] و اصل: "ثانی" دور ہوئے نیست۔
[4] کذا۔ [5] اصل: "بسزاطرا"

خادم حسین خاں بنگالی شخص ابو العجب بود. چنانچه بنا بر اظهار فقیر[1]
مسلکیٔ او، هزاراں لچه‌هائے آزاد در لشکر او بسر می بردند. و
عین الدین روزے یکبار هیچو آنها برهنه شده، و چوبے در دست
گرفته، بمیان شاں می رفت، و بهر[2] نفر یک فلوس بدست خود می داد،
و در کلام[3] بحث‌ها بر آن طائفه می گرفت. و آنقدر واقفیح[4] و هرزه گو بود که
آن جماعت باں بے قیدی، از و عاجز می آمدند. و بنا بر اظهار سخاوت
هر سال بعد عشره محرم الحرام اسباب خانهٔ[5] خود را بتاراج می داد. و
هر کس از و سوال عطا می کرد، او سخن وے[6] رو نمی نمود. و اگر عطائے
وافر خواسته بود، عدد آں مبلغ را بر چٹھی کاغذ نوشته، [با] پنجاه
چٹھی که عدد کم[7] بر اں بودند نموده، بطوریکه مردم فرنگ بایکدیگر قمار می
بازند، او را بازی می داد. الغرض فضول خرچیهائے او، از هنگام
عزل تا ۱۲۰۹ھ که فوت کرد، آنقدر که در نظر مردم ظاهر است بچهل
و پنجاه لکھ می رسد.

دیگر از وقایع ایں سال، فوت مرزا علیخاں است به سبب
بد آب و هوائے المهرهٔ معلوم باد که وزیر از آغاز جلوس در
سالے دو سفر بر خود لازم گرفته؛ یکے آخر برسات ——

---

[1] اصل: حصر [2] اصل: بے [3] اصل: "بحث ها برالطائفه" ودر هیوء ے "vile-tongued" [4] کذا. ودر هیوء ے: "Indulge in banter with them and foul-mouthed" [5] اصل: ظاهر [6] اصل: فرے [7] ودر هیوء ے: "With fifty other slips marked half for smaller & half for larger"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

گاہے بطرف المہرہ وگاہے بطرف بُتّول ۔ وایں ہر دو مکاں درانوقت
بحسب بدآب و ہوا و ضیقت[1] مسلکی نمونۂ جہنم ہستند ۔ لہذا
دریں سفر ہر سالہ صدہا[2] کس از مردم لشکر می میرند ۔ ورنجے کہ در
اثنائے عبور نالہ ہا وپست [و] بلندی ہا و درّہ ہائے جنگل وکوہ بر مردم
می گزرد، شرح آں بہ بیاں نیاید[3] ۔ زیرا کہ درچنیں مکانات اوّل
عبور کارخانہائے وزیر و بعد ازاں اقویائے لشکر، و بعد ازاں
ضعفا می شود ۔ بنا بریں ہر سہ طبقہ بر...... برآمدہ، باقی[4] ہیچکدام راہ
نمی یابند ۔ پس کارخانداران وزیر سر ہجوم[5] را بچوب شکستہ پیش می
افتند، وہمچناں اقویائے لشکر چنانچہ دریں جہت وبہتا[6] و تا دو روز وسہ روز
مردم بہ ضروریات خود ترسند، در زیر آسماں بالائے خاک گرسنہ
می گزرانند ۔ و نرخ غلّہ، دریں حال، وسائر اوقات، در لشکر
وزیر، دوچند لکھنؤ است؛ واشیائے نفیس از قسم خوردنی
معدوم ۔ واگر احیاناً بارندگی دراں موسم بود، در[7] لشکر شورِ
قیامت ظاہر می گردد ۔ وہزاراں اسپ وگاؤ وشتر و آدم در
معرض تضیع می در[8] آید ۔ چنانچہ اگر شترے درگل افتد، دفعتاً آں قدر
مردم می ریزند، کہ ایں شتر[9] مع بارگل فرو شدہ[10]، موجب قوام جادہ

---

[1] "ہوئے" the difficulties of transit [2] ہوئے: "ہزارہا"
[3] اصل: باید [4] کہ مخوردہ؛ وور ہوئے "become jammed"
[5] اصل: بہ قی ہا ہوئے "for a time" [6] "جہت و بیت و"؛ کذا. وور
ہوئے" [7] "Confusion" [8] اصل: سیر [9] کذا [10] اصل فرومہ

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

می شود۔ در ۱۲۱۰ھ راقم حرف دریں سفر تا فیض آباد رفیق و ناظر او صناع لشکر بود۔

مجملے ازینکہ (در) برسات ایں سال وزیر ٹکیٹ رائے را عزل کردہ، بمسٹر چیری وعدہ کردہ بود کہ من بہ نفس خود متوجہ بکار ملک خواہم شد۔ دریں بین باراں منقطع گشتہ، قصد سفر بٹول نمود۔ مسٹر چیری گفت کہ کارہا تمام ملتوی و احتمال بارندگی ہنوز باقیست؛ مناسبست اینکہ چند روز دریں عزیمت تاخیر نمایند۔ وزیر جواب داد کہ تا فیض آباد عملہ راہمراہ بردہ، در اثنائے راہ کارہائے رو بکاری انصال خواہم نمود؛ و بعد ازاں عملہ برگشتہ باشارہ اجرائے کار خواہند[۱] کرد۔ در منزل دوم بادہائے تند و باران شدید شروع گشتہ، بسبب کثرت فیلاں و توپ خانہ تمام راہ گلی ولائی[۲] شد۔ و دو منزل دیگر در شش روز بصعوبتے قطع گشت کہ در بیان نیاید۔ و از دریا آباد[۳] تا فیض آباد دریں گلہا گویا اسپ و آدم و شتر و گاؤ مردہ کاشتہ بودند۔ بعد ازاں کہ بہ فیض آباد رسیدم، اکثر کساں کہ حوالی آصف باغ، مسکن وزیر، (دگزا)شتن نمی توانستند؛ در جائے کہ یکنیم دست عمق گل بود خیمہ ہا نصب نمودہ، برچوبہائے خیمہ[۴] چار پایہا گزاشتہ، بسبب شدت باد و باراں طناب ہائے خیمہ از جانب اندروں گرفتہ، ایستادہ می ماندند۔ و پانزدہ

---

۱ ہوئے: خواہم کرد۔ ۲ ہوئے: "slough of mud"

۳ ہوئے: دریاباد ۴ کذا۔ ہوئے: "long (poles)"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

روز بایں قسم گزشتہ بود، کہ وزیر بے حوصلہ شدہ، حکم عبور لشکر از گھاگھرا داد۔ ہماں شب پل گومتی کہ بستہ بودند، شکستہ شدہ، ملاحاں از بستن آں دیگر بارہ جواب دادند۔ و ہر کارہ ہا خبر آوردند کہ درا نمکانات کہ سال گزشتہ شکار شدہ، دریں وقت پنجاہ[1] گز آب ایستادہ۔ و[2] پارہ گھاگھرا آں قدر موضع کہ در خیمۂ وزیر بہ تنہائی منسوب شود، از آب خالی نیست۔ خبر ہرکارہ دروغ و بر سازش عظمائے لشکر حمل کردہ، در عین بارندگی گفت کہ لشکر بر کشتی ہا عبور نماید۔ وجھاؤ لعل سزاولان بر مردم تعین نمودہ؛ و خود تا پنج روز در ہماں شدت باراں بکنار گھاٹ ایستادہ ماندہ، عبور لشکر نگرانید[3]۔ و ہر مرتبہ کہ کشتی قصد آں طرف می کرد، بسبب تلاطم در گھاگھرا کہ دریں امور از دریا ہائے دیگر شدت خاص دارد، اہل آں کشتی وداع جاں می نمودند۔ و دراں پنج روز چند کشتی و فیل غرق شد۔ روز ششم کہ خبر گزارۂ نصف لشکر شنید، خود ہم عبور نمود۔ اتفاقاً میخ ہائے خیمہ از کثرت باراں سست شدہ، خیمہ را کہاراں تمام شب بر دست نگاہ داشتند۔ صبح ارادہ کرد کہ بجائے دیگر خیمہ ببرد۔ چند کروہ ایں طرف آں طرف سیر کرد، مکانے نیافت۔ لہذا مراجعت کردہ، حکم برگشتن مردم بہ فیض آباد داد۔ بے چارہ ہا بہماں خرابی کہ رفتہ بودند، برگشتند۔ و بعد چند روز کہ باراں موقوف شد،

---

[1] ہوئے: "Several feet" [2] "و پارہ گھاگھرا آنقدر" ہوئے ندارد۔

[3] اصل: میکنانید [4] اصل: کرارہ۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

مرتبهٔ ثانی بر کشتیها عبوره نموده، سفر را باتمام رسانید.

دیگر اینکه در سفر موسم) قریب صد فیل مست در لشکر می باشند؛ وگاہے در اثنائے مرور و گاہے از نشستن گاه، از حکم فیلبانان بدر رفته، مردم را هلاک می نمایند. واکثر اوقات فیلبانان در حوالی خیمه متمولان باین حیله مبلغے از آنها می گیرند. وایں بلا[1] تا دو سه ماه روز و شب علی التواتر بران مردم نازل است.

وسفر دوم او در عین شدت گرما بطرف بهرائچ می باشد. وایں سفر اگرچه از یکنیم ماه نمیکشد، اما از شدت حرارت آفتاب اسپ و گاؤ و آدم بسیار [هلاک] می گردد. وزیر اکه وزیر لسبب استعمال افیون [تا دیر در][2] صبح می خوابد، و بعد ازاں حاضری می خورده، پهر[3] روز بر آمده، سوار می شود. و در میانه هائے خس، که سقاها از چهار طرف در آب پاشی هستند، تا دو پهر اکثرے قطع راه کرده، به منزل می رسد. در انجا خیام خس و بنگله هائے کاهی رواں آں قدر بو فور بر پا هستند که نشیننده را از شدت سردی لرزه بر بدن عارض می گردد. امّا حال سائر مردم را دراں وقت، کسانیکه بایں درد مبتلا شده باشند، دانند.

و مشکل تر اینکه هر قدر[4] که در لشکر یا حوالئ آں واقع اند، بجهت

---

[1] اصل: بالا. [2] " Sleeps until very late (in the morning) " (هوئے)

[3] اصل: بهر روز. و در هوئے: "after a full watch of the day" [4] کذا. هوئے: "rova":

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

اصطبل و کارخانہائے وزیر ضبط می کردند۔ و اگر فاضل ہم اند، کسے دراں خیمہ نمی کند؛ زیرا کہ اگر خیمہ در باغ بنظر وزیر رسد، صاحب خیمہ را از ملک بدر می کند۔ و ایں حکم از جہت رشک طبعی است، کہ در امور آسائش خلائق جبلّی اوست، وخصوصیتے بہ سفر و حضر ندارد۔ شاید ایں معنی قرقِ[۱] کردن اسبابست کہ یکے از انجملہ برف است؛ باوجود اینکہ برف سازاں مکرر التماس نمودند، کہ اگر حکم فروختن بدہند، زیادہ از حال و وجیزہ برائے سرکار جمع میکنیم، وخرچ ہم کمتر خواہد شد، رخصت نداد۔ باوجود اینکہ صدہا باغ مملوکہ در لکھنؤ و فیض آباد و نواح ہر دو مکان دارد، و میوہ و گل از آنہا ایں قدر می رسد کہ ہزاراں پواچ، کہ در اردلی می باشند، می خورند؛ معہٰذا فاضل می آید، و گندہ شدہ در می افتد؛ در موسم انبہ جمیع باغات مردم[۲] لکھنؤ و فیض آباد ضبط می کنند۔ وبدیں سبب جایہائے بیاری از غربا بتاراج پیادہ ہا کہ بضبطیِ باغ ماموراند، می رود۔ ضبط و فروختن گل کیوڑہ و گلاب و سائر خوشبوئے ہا بحدیست کہ عرق کیوڑہ را از بنگالہ دراں ملک می برند۔ و مردم اشراف در کتخدائی اولاد خود گلہائے از جنگل چیدہ ہار ساختہ در گلوئے مہماناں می اندازند، زیرا کہ فروختن گل جنگلی ہم در شہر منع است۔ و فواکہہ کہ قلیل الوجود است،

---

[۱] ہوئے: "Prohibition"؛ اصل: فرق ے کذا۔ ہوئے: "houses"

وشاید باری بمعنی "باڑی" باشد۔

ہمیشہ ضبط؛ اما مثل خربزه و انبہ؛ آں ہم در موسم تا پانزده روز ممنوع است۔ و از اسباب و پوشاک و سائر اشیائے آسائش انچہ کہ بضبط تواند آمد، نیز فرق می باشد۔ چنانچہ شخصے اختراع صنعت جدید کرده، چھینٹ[1] ہائے نفیس در لکھنؤ بروئے کار آورده؛ وزیر فرمود کہ انچہ ساز د ہمہ را بوے رساند۔ اتفاقاً جامہ از ہماں چھینٹ در بر کسے بنظرش در آمد۔ استاد چھینٹ ساز را، با آنکہ مرد آدمی و استاد چہار صد پانصد شاگرد بود، بر خر سوار کرده بشہر گردانید۔ و تجار اسپ، و ہر جنسے[2]، تا جنس خود اول ننمایند و از دست و زبان راجہ مہرا ایذا انگشند، قدرت فروخت[3] بدیگر کساں ندارند۔ و شاگرد پیشہ روشناس و مصاحبان او در سفر و حضر ملاقات زنان حی[4] الخانہ خود ممنوع اند۔ و ہر کاره ہا برائے اینکار متعین؛ و ضبط حدیست کہ اگر بےچاره در پہر شب مخفی بجائے میرود، گرفتار می شود۔ و سائر ایں حالات تا کجا نگارد، زیرا کہ نوشتن معائب او قصد نیست، چہ کتابے ضخیم خواہد شد؛ اما ایں قدر کہ تعلق بہ خلق داشت، و از ضروریات وقایع نگاری بود، ثبت افتاد۔ و اگر امثال ایں امور ہم ترک شود، پس زبان او وقایع نخواہد داشت۔

---

[1] اصل چھٹہ۔ ہوئے: "Chintz" و "Calico Printing"

[2] "و ہر جنسے" ہوئے ندارد۔ [3] اصل: فروش.

[4] حاشیہ ہوئے: "A man of low origin, a kahar by caste raised to a confidential post by Asafud Daulah"

[5] کذا.

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنه ۱۱۹۴ھ
۱۷۸۰ع

دریں سال مرتضیٰ خاں بڑیچ که رساله دار دو هزار سوار بود، برطرف شده به لشکر ذوالفقار الدوله رفت۔ و ایں مرتضیٰ خاں نیز از محبان حیدر بیگ خاں است که بعوض آں دید انچه دید۔ و مسٹر مٹلٹن معزول شده، بجائے او مسٹر هوزی[۱] و بعد چندے مسٹر پرلین[۲] بداں کار منصوب گشت۔ و در اواسط ایں سال جنرل کوٹ وارد لکھنؤ گردید۔ وزیر تا الٰه آباد استقبال او کرده، مراتب ضیافت بتقدیم رسانید۔ هیری ونسٹر[۳]، هوشیار جنگ، و مسٹر جانسن دراں سفر با جنرل و همه کارهٔ او بودند۔ و کرنیل هائے از سر وار بخدمت جنرل پیوسته، چوں از حیدر بیگ خاں آزردگی تمام داشت، اظهار معائب و ارادهٔ گوشمالی او کرد۔ امّا چوں جنرل در هماں زودی بحکم کونسل قصد معاودت فرمود، آں امر موقوف ماند۔

۱۔ HUSSEY ۲۔ PURLING

۳۔ HARRY VANSITTART

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۱۹۵ھ

۸۱-۱۷۸۰ء

دریں سال مسٹر برسٹو از ولایت بکار لکھنؤ منصوب شدہ، بکلکتہ، و از انجا وارد لکھنؤ، و مسٹر پرلین معزول گشت۔ و حیدر بیگ خاں بسبب بد سلوکی کہ کردہ بود، چند روز متزلزل ماندہ؛ دریں اثنا مسٹر مڈلٹن و جانسن صاحب شریک کار مسٹر برسٹو گشتہ، خاطر او قرار گرفت۔ پس آنچہ معاملات کہ تعلق بہ کمپنی داشت، از قبیل مکاتیب رسانی وغیرہ، بہ مسٹر برسٹو باقی ماند؛ و گفتگوے فیما بین گورنر و وزیر، و تحصیل زر، و تقسیم آں بہ کمپنو ہا بآں دو کس محوّل گردید۔ چوں حیدر بیگ خاں نیز میل خاطر بآنطرف نداشتہ، مسٹر برسٹو رواح[1] افتاد؛ و مسٹر برسٹو تاب اہانت ہاے حیدر بیگ خاں نیاوردہ رو بکلکتہ آورد۔ دراں ہر دو کس استقلال یافتند۔

و در ہماں نزدیکی قضیہ چیت سنگھ باگورنر ہسٹن رو دادہ؛ و بداں سبب در ملک وزیر فتنہ و فساد بسیار شد۔ ہزاراں کس از دست زمینداراں مقتول گردید۔ درانوقت حیدر بیگ خاں

---

[1] کذا۔ ہوئے: "Bristow's influence was gone"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

با فوج شائستہ چند کروہے [بہ] بنارس رسیدہ بود۔ امّا از جہت جبن جبلّی
بخدمت گورنر رسیدن نتوانست ؛ و چوں دلالاں سخناں نرم و شیریں
بحیثیت سنگھ درمیان آوردہ، باو توسل جست[1]۔ و ایں در نظر او حزم و
دنیا داری بود، یعنی غلبہ ہر طرف ظاہر شود و بآنطرف پیوندد۔ و
امّا وزیر چند منزل از حیدر بیگ خاں عقب تر بود کہ خبر مذکور شنید۔
دراں وقت سالار جنگ احمق و دیگر رفقائے خانہ برانداز وزیر (در)
مادرش باہر دو خواجہ سرا مشورہ معاودت بملک و پرداختن
باحوال آں می دادند؛ و می گفتند کہ مسٹر مڈلٹن و تمام انگریزاں
برطرف شدند، چہ ضرور است کہ خود را در بلا اندازیم۔ امّا وزیر [در]
بسخنان آں ابلہاں نکردہ، بدل قوی خود را بہ گورنر رسانید؛
و بعد انفراغ آں قضیہ، رخصت شدہ، راجع بہ لکھنؤ گردید۔ دریں
سفر بسبب اینکہ گورنر از حرکت وزیر خوشنود[2] گشتہ بود، حیدر بیگ
خاں کار بسیار از وبر آورد۔ از انجملہ [برطرفی] جمیع سرداران
انگریز کہ در پلٹن ہائے وزیر حکم رانی می کردند، معہ پلٹن ہائے
شاں، و برطرفی ہر کس از انگریزاں کہ بسبب سفارش گورنر یا
دیگرے در لکھنؤ قیام داشتند۔ دیگر رخصت عزل میجر آسبرن[3]
است از پرگنہ ارائل[4] کہ موہی الیہ مشغول تسخیر ملک بندیلہ و پرگنات
بسیار بجنگہائے سخت از دست آنہا برآوردہ بود، دیگر تخفیف

---

[1] اصل، حسب [2] ہوئے: "dismissal"؛ و مخطوطہ ندارد۔
[3] ہوئے: "Osborne" [4] اصل: ارتل

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

از تنخواہ کمپنی بر کرنیل گاور کہ بد لکھنؤ رفتہ بود، از انجملہ است۔

و ہم دریں سال عزل کرنیل ہا نے از ملک سروار، و نصب عبداللہ بیگ ترک سوار ملازم بکار کمپنی بود؛ بعد بر طرفی بہ لکھنؤ آمدہ بتوجہ مسٹر برسٹو سزاول فرخ آباد شد۔ در عرصہ چند سال زر وافر بدست آوردہ۔ چوں بر ضاے (حیدر) بیگ خاں پرداختہ بود، دریں وقت اینکار یافت۔ اما بعد چند ماہ از دست امیر بیگ نامی مغل، کہ تنخواہ دار و میر معروف و باآب بود، بر سر نخشے کہ ازاں خوں گرفتہ برآمد، بعالم آخرت شتافت۔ و امیر بیگ و برادرش ہم کشتہ گشتند۔

الّا مجملے از حال کرنیل اینکہ حیدر بیگ خاں، بسبب اینکہ دخل انگریزاں دراں ملک نمی خواست، و اہانتے کہ بہ سروار بہ مشرکیان اورسیدہ بود، ہموارہ درصدد بدنامی و عزل کرنیل می کوشید[1]، تا اینکہ مزاج گورنر از وے منحرف یافتہ، او را بکثرت ظلم و ویرانی ملک سروار و تصرف مال وزیر متہم ساخت۔ و در حضور گورنر [و] کونسل بدنام کردہ، [[2]بغا درت] او پرداخت۔ و آں سخناں بے فروغ از یکے بدیگرے رسیدہ، حالانکہ تمام انگریزاں بدون اینکہ کسے از سرِ کار آگاہ باشد در ملازمت و بدکرداری وے سخن می گویند۔ لہٰذا احقیر، بے آنکہ حق رفاقت

[1] اصل: میگویند۔ [2] اصل کرم خوردہ و باقی ماندہ "بغا......ر......" در فہم می آید؛ وہوٗ ئے: "endeavoured to get him removed"

در نظر باشد، از روئے صدق مجملے از واردات عمل بقلم می آرد؛ تا بر منصفان دانا دل، اصل حقیقت ظاہر گشتہ شاید داغ آں بد نامی ثیر[1] بر ود.

و بباید دانست کہ اظہار[2] حیدر بیگ خاں سہ امر است: کثرت ظلم[3]؛ و ویرانی ملک سروار؛ [و] اندوختن از خیانت. امّا حقیقت ظلم و ویرانی اینکہ سروار ملکیست کہ قبل ازیں بصد سال بقدر کرور روپیہ حاصل داشتہ۔ و در عہد نواب مرحوم شاید تا بست لکھ بعمل می آمد۔ و عاملان حیدر بیگ خاں زیادہ از دوازدہ لکھ وصول نکردند[4]۔ و کرنیل بیست و دو لکھ روپیہ، بلا خرچ، بسرکار وزیر رسانیدہ۔ و باعث کمی[5] جمع ملک باین درجہ، راجہائے حرامخوار آنجا لغرض ہائے نفسانی شدہ اند۔ و رعایا مدار معاش خود بر منافع مواشی گزاشتہ، عمل زراعت موقوف کردہ۔ چنانچہ دیہے کہ صد سال قبل[6] دو ہزار جمع آں بود، حالا صد روپیہ جمع؛ و با وجود آں پانصد خانہ رعیت کہ ہر یک مالک پانصد و شش صد مواشی است، دراں دہ موجود است۔ و زمین سروار آنقدر قابل است کہ در[7] ہماں سال بنجر[8] می کشند، حاصل ربیع می گیرند[9]۔ با وجود زمین چناں و کثرت تمول رعایا، بہ فساد راجہ ہا، و بے قوتی عمّال، (جمع) آں ملک دریں ایام بہ دہ لکھ رسیدہ۔

---

[1] کذا۔ ہوئے: "ے ہوئے" may be removed

[3] اصل: علم [4] اصل: کردید [5] اصل: یکي [6] اصل: قیل [7] اصل: فرش [8] اصل: بینجبر [9] اصل: می کردند۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

الغرض کرنیل ایں معنی را فہم کردہ، پس زیر قیل وقال بسیار وقضایائے بے شمار آں مفسداں را از ملک اخراج کرد؛ ورعایائے خود را، کہ ہمیشہ در کشمکش آنہا گرفتہ بو[1]دند در حمایت خود گرفتہ، بنائے آبادی گزاشت۔ دریں قضایا اگرچہ چند پرگنہ طرف گورکھپور[2] کم جمع شدند، امّا اکثر محالات بر می نمودند، وکم جمعاں ہم زود در افزائش بود۔ چنانچہ در سال آخر بقدر سی و پنج لکھ بعمل آمد؛ در سہ چہار سال دیگر امید بود کہ جمع آنجا تا پنجاہ لکھ برسد، کہ عزل کرنیل شد۔

القصہ راجہ ہا بعد زدن دست و پا بقدر تواں، از کوہسار و[3] جنگل رفتہ، در حمایت زمینداران سلطان پور و اعظم گڑھ بر لب گھاگھرا مسکن گرفتہ، گاہ گاہ می انگیختند۔ لہٰذا کرنیل بہ حیدر بیگ نوشت، کہ مثل من عامل، و ایں چنیں قابو، شما را دیگر میسر نخواہد آمد؛ مناسب آنکہ سعی نمایند کہ اخراجیان از آنجا[4] بدر شدہ، مستاصل شوند۔ و حیدر بیگ گوش بآں سخن نکردہ؛ آنجماعت بسبب راج خود با قوت و فتنہ فرصت ماندند۔ و در قضیۂ بنارس با مرجیت سنگھ و خواجہ سرایان بیگم عبور گھاگرا، و نائبان و متوسلان[5] کرنیل را قتل و تاراج و اخراج کردہ، رعایا را از جہت اطاعت کرنیل در امر آبادی باز خواست بلیغ کردند۔ چنانچہ دو سہ ہزار

---

[1] اصل: گرفتند [2] اصل: کو بہ کسور [3] اصل: کوہسار و ز جنگل۔

[4] اصل: از آنجملہ بر دروں ست [5] اصل: متوسل؛ "درہوئے" "agents"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

رعیت، و دو سه ہزار کس از متوسلان کرنیل، دریں قضایا کشتہ گشتہ۔ ازاں باز آں ملک ویراں شد؛ و آں قدر لعمل آمد کہ، نائبان حیدر بیگ بنابر ضعف خود و قوت مفسدان وصول کردن نتوانستند۔ و حزم[1] کردنِ[2] انگریزاں بحرفت حیدر بیگ خاں از جہت آں شد نیہاست کہ در اخراج مفسداں و متوسلانِ آنہا کہ واجب الدفع بودا[ند] و ہستند، و قحط[3] سالی وسط العمل، و کم جمعی ملک، باکرنیل صفت وضوح پذیرفتہ بود، کہ دریہیچ یک تقصیر کرنیل را دخل نبودہ۔

امّا در اندوختن از کرنیل ہیچ شئے نیست، لکن نہ از طریق خیانت؛ بلکہ آں امر بسبب قوت و کاردانیٔ او ست و رفقایش، کہ ڈاکٹر بلین[4] و میجر مکڈانلڈ و کپتان فرینکلن و کپتان گارڈن و میجر لومسن[5] وغیرہ بود (ہ) باشد؛ زیرا کہ آں (منفعت) کرنیل را بعدادائے جمعے گرداند کہ از حیدر بیگ خاں قرار یافتہ؛ و بسبب بجمع سنوات قبل بسیار افزوں[6] بودہ۔

امّا سبب گرانیٔ خاطر گورنر ہستن از کرنیل ایں بود، کہ کرنیل باوجود اینکہ پنج شش ہزار سوار و پیادہ آراستہ باخود، و اتصال بہ بنارس داشت، بمدد او رسیدن نتوانست۔ و کرنیل دریں باب ہم تقصیر ندارد؛ زیراکہ او بمجرد استماع

---

[1] اصل: حزم ہوگے: "conclusion drawn"۔ [2] اصل: کردند۔ [3] اصل: قحطے سال۔
[4] ہوتے: "Blain"۔ [5] ہوتے: "Lumsden"۔ [6] اصل: افزود بودہ۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

آں قصبہ[1]، خود با دو ہزار کس از محاذات فیض آباد ، عبور گھاگھرا نمود . و کپتان گارڈن وسائر سرداران فوج خود را ، (که) در ملک پراگنده بودند ، حکم داد که ہر یک از محاذات مسکن خود عبور کرده ، در سلطانپور بوے ملحق گردند . و ہر یک ازاں سرداراں که عبور کردند ، از دست اخراجیان مذکور (که) ، کنار دریا مستعد بودند ، تاراج وکشته شدند . چنانچه کپتان گارڈن با پانصد شش صد سوار و پیاده بسبب سرعت سیبری[2] توپخانه عبور کرده بود ، تمام [روز] با مفسداں جنگیده ، خود بنواح ٹانڈه ، که غلام باقر علی خاں از جانب نواب بیگم عامل آنجا بود ، رسانید .

و قصدش آں که شب در آنجا آرام گرفته ، روز دیگر ہمچناں جنگ کناں قطع طریق نماید . امّا عامل ٹانڈه مردم خود را مستعد دفع کپتان مسطور کرده ، و مانع دخول گشت ؛ و کشتیہا ، از ناله که عمیق و مابین ٹانڈه و کپتان موصوف ، بطرف خود کشید . لہٰذا آں مردم بے حواس شده ، یراق ہا را انداختند ، و دراں ناله در آمده ، زیاده از نصف قتیل (و) غریق گشتند . و کرنیل ، باوجود استماع ایں چیز ہا ، با ہماں قدر مردم که ہمراه داشت ، از فیض آباد اراده بنارس کرد . دراں وقت ، سواران ہمراہئ او ، که از پیاده اکثر بودند ، باغوائے خواجه سرایان بیگم ، قبول رفاقت نکردند . کرنیل ، بخانهٔ سرداران آنجماعت ، که بعضے قابل بارو

---

[1] اصل : قصبه ۔ [2] کذا ۔ ہوئے : "Without"

سلام او ہم نبودند، رفته، ہرچند تحریص کرد، سودمند نیفتاد. پس ازاں جانب مایوس شده، بعزم محافظت چھاؤنی، که درانجا خزینه و اسبابش، و جمعیت عظیم از ہماں اخراجیان در نواح باراده تاراج جمع آمده بود، عطف عنان بایں طرف داد. ببباید دانست که دریں وقت کرنیل حقیر را با دو صد سوار و پیاده بمحافظت چھاؤنی گزاشته بود.

بعد عبور کرنیل از سه جانب چھاؤنی قریب پنجاه ہزار راجپوت فراہم گشته، قصد ما داشتند. اما چوں ہر چہار طرف چھاؤنی ناله ہائے عمیق و برسٹیر[1] انہا خبرداریٔ تمام بود، آنجماعت را در بہم رسانیدن اسباب عبور توقف شد؛ و نوزده روز و شب مارا در عجیب انقلاب و تردد ہلاک گزشت، تا اینکه بواسطه رسیدن کرنیل زندگیٔ نو یافتم. الغرض، با آنکه از ہر جانب رفیقان و افواج کرنیل به چھاؤنی رسیده، قریب پنج ہزار آدم جمع شده، امّا راجپوتاں ہم چناں بر ارادهٔ خود تصمیم داشتند. دریں اثنا دو پلٹن از کانپور[2] بمدد کرنیل رسید؛ و کرنیل جمعیت سابق و لاحق را سه حصّه کرده، در یک روز بجنگ آنہا که سه فرقه بودند مامور گردانید. اتفاقاً آنہا آنروز در سول[3] عبور و نیمه ایں طرف آنہا بودند، که فوجہا رسیده به سزائے[4] آنہا پرداختند. و جمعیتے[5] از آنہا

۱ کذا. ہوئے: "Bridges" ۲ حاشیه ہوئے: "کذا در مخطوطه، امّا "کنپو" مرجّح است یعنی سلطان پور مسطور" ۳ کذا. ہوئے: "They were crossing"
۴ اصل: سسر ۵ ہوئے: "نیمے"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

غریق و قتیل گشته، بقیه متفرق گشتند۔ و کرنیل راہ[1] یافتہ با جمیع اسباب بہ لکھنؤ آمد و [در] لکھنؤ ہر دو پلٹن او بر طرف و متفرق گشتہ۔ کرنیل بعد چند ماہ، بقصد انتقام حیدر بیگ خاں، بکلکتہ رفت؛ و بعد سوال و جواب از کونسل ناامید شدہ، درہمیں دو سہ روز غصہ گیر[2]، و روانۂ عالم اخیر گشت۔

دیگر از وقایع ایں سال اینکہ حیدر بیگ راجہ صورت سنگھ را بجہت تدارک اختلالاتے کہ از گذشتہ شدن بیوقت عبداللہ بیگ رو دادہ بود، بہ ملک سروار فرستاد۔ و مومی الیہ از عہدہ کار آنجا بخوبی می توانست برآمد؛ امّا چوں زیادہ از چہاردہ پانزدہ ماہ نماندہ، از آنجا بہ بریلی ماموگشت، عملداری او فائدہ ندادہ۔

و ہمدریں سال بسبب کوتہ اندیشی، کہ سابق در قضیہ بنارس و کرنیل ہانے گزشت، حکم ضبطئ جاگیرات سالار جنگ و نواب بیگم از کونسل بہ مسٹر مڈلٹن [و مسٹر جانسن] رسیدہ۔ جاگیر نواب بیگم بہ مرزا شفیع خاں نامی مغل ایرانی (حوالہ) شد؛ و جاگیر سالار جنگ، بنا بر اینکہ از بیست و ہفت سال از عمل الماس علیخاں بود، بوے بقرار ماند، بشرطیکہ بہ سالار جنگ چندے ندہد و جمع آنرا مع توفیر بہ سرکار رساند۔ و حیدر بیگ دریں وقت قابو یافتہ، وزیر [را] اشارہ کرد کہ زر

[1] اصل: "راح"
[2] "hanged himself" : ہوئے

قسط کمپنی را بر نواب بیگم حواله نماید. و بیگم قبول نکرده، باعث
لشکرکشی وزیر بفیض آباد گردید. مسٹر مڈلٹن و مسٹر جانسن درین سفر
همراه وزیر بودند. خواجه سرایان (احمق) بجمعیت سه چهار هزار که
داشتند قصد حصار می شدن نمودند؛ اما بعد نصب توپها و
مشاهدهٔ علامات[1] جنگ[2]، نواب بیگم هر دو خواجه سرا را پیش وزیر
فرستاده، خود بدولت خانهٔ نواب عالیه پناه برد. آں بے چاره
بضرورت درحمایت عروس آمده، بدین سبب جاگیر او نیز ضبط
شد. و وزیر که از عهد طفلی از بندگی هر دو خواجه سرا دل برداشت،
دران وقت جولانِ آهنی در پائے آنها انداخته، از مراتب
ضرب (و ستم) و اهانت دقیقه فرو نگذاشت. و بقدر پنجاه
لکھ روپیه نقد و همین قدر اجناس نقره و طلا و پارچه از کندوکوب
خانه یا در بدستش افتاده، عنان مراجعت بلکھنؤ تافت. و
حیدر بیگ خاں که حیاتش[3] بخشیدهٔ بیگم [و] بهار علی خاں بود،
مطلقاً در ترغیبه آنها سخن نگفت؛ بلکه چنانچه معلوم شد، باعث
مزید [بدنصیبی[4] آنها] گشت.

---

[1] کذا. وہوئے: "appliances of war" [2] اصل: سباب. [3] اصل: "طین" وہوئے: "life" [4] مخطوطه بعد مزید این قدر عبارت ندارد و وہوئے: "(the cause of aggravation of) their misfortune"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۱۹۶ھ
۱۷۸۲-۱۷۸۱ء

دریں سال قضایائے حقیر با حیدر بیگ خاں رو دادہ۔ مجملے ازاں اینکہ حیدر بیگ خاں کہ از ہنگام ورود دوم بارہ مسٹر برسٹو جری گشتہ بود، بعد ملاقات گورنر و دیدن الطاف و استقلال یافتہ جری تر گشت۔ و در لباس فرماں برداری بغی و تمرد ظاہر کردن گرفت۔ چنانچہ کار ہائے رو بکاری بکار کمپنی را بہر حیلہ کہ می توانست، دفع می داد؛ و اگر دفع ممکن نبود، بوقت دیگر می افتاد۔ و اگر آنہم تیسّر نمی شد، مدتہا آرے و بلے [و] و معذرت ہا از زبان وزیر می گزرانیدہ۔ دیگر ماندہ بعد ازیں فریب ہا [از] دہ یکے واز بسیار اندکے روا میساخت۔ مسٹر جانسن و مسٹر مڈلٹن کہ بر آوردہ کار از دست او (ناموں) بودند، خونیں دل و ہمیشہ مشغول کشمکش او بودند۔ و الماس علی خاں دریں وقت قابو یافتہ، چند سال پیہم او را بیم و امید نمودہ، بہ جمع کمی

لہ اصل: یکی ماند بعد از مرسدہ یکی د از بسیا راندی..... واز ہوئے تصدیق متن میشود۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

می گرفت ـ وسائر عمال بطرف الماس کمی جمع و افزائش خرچ اختیار کردند ـ و حیدر بیگ، بسبب مشغلۂ گماشتگان [انگریزی] به خیانتے کہ میان او و عمال بود، ترسید، بجز استرضائے آنہا کارے نتوانست کرد ـ و بہ ہمیں در چند سال ثلث [جمع] کہ یک کرور باشد، بنوعیکہ تفصیل آں بعد ازیں آید، از میانہ رفت ـ و عمال خود سر شدہ، ہر سلوکے کہ خواستند، با او و رعایا می کردند ـ و اقویائے رعایا ـ بجاں آمدہ، شروع بہ تمرد نمودند ـ بنا بریں بے انتظامی و توقیف کارہائے کمپنی رائے ہر دو صاحب بداں قرار یافت کہ در بر آمد کمپنی دست نگر او دنباید بود؛ و کسے را پیش آوردہ (بعضے) کارہا بوساطت او حاصل باید نمود، تا او کم استقلال و تابع گردد ـ چنانچہ اسماعیل [بیگ] شورہ و شیخ شفیع اللہ و مرزا شفیع خاں و مراد اللہ خاں و دو سہ کس بہمیں غرض بنوبت پیش آمدند ـ و حیدر بیگ خاں بعضے را باطنًا بخود رفیق کرد، بر بعضے اثبات خیانت کردہ در کار انداخت ـ و جری تر شدہ در صدد مسٹر مڈلٹن و جانسن بر آمد ـ چنانچہ دریں وقت بغرض بے انتظامی جاگیرات کہ در عہدہ مسٹر مڈلٹن (بود) حیلہ ہا برانگیخت ـ از انجملہ بلبھدر سنگھ کہ زمین دار جاگیر و از مدتے بہ پانصد روپیہ در ماہہ بیگم قناعت

---

۱ اصل: عاں ـ ۲ ہوئے "دو کس دیگر" ـ ۳ اصل: "درہ" ہوئے:

" allowance from "

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

نمودہ، آنروئے[1] جمن ساکن بود، ایما و اشارہ بامکرو[1] فساد کرد۔ و
آں فتنہ قریب دو سال طول کشیدہ۔ باوجود اینکہ تا دو سہ پلٹن
انگریزی و شش ہفت ہزار فوج وزیر بدانکار مامور شدہ، اخراج
او بوقوع (نہ) انجامید؛ زیراکہ مرزا شفیع خاں گماشتۂ
مسٹر مڈلٹن، در باطن بحیدر بیگ ساختہ بود۔ وافواج ہندوستانی
بسبب اشراف بہ مرضی حیدر بیگ، وافواج انگریزی بسبب
اشتمالِ ہندوستانی کارے از بیش نمی برد۔ و مقارن آں الماس
علی خاں، باشارہ او، پنج لکھ جمع جاگیر سالار جنگ ظاہر کردہ،
در اثنائے جواب و سوال معاملہ استعفیٰ داد۔ و خیال[2] او ایں بود
کہ ایام تحصیل سہ چہار ماہ ماندہ، و زمینداران جاگیر از
بیست و ہفت سال معروف می ہستند؛ البتہ بنابر حصول رضائے
من رجوع در معاملہ نخواہند کرد؛ و کار آں جاگیر ہم مثل جاگیر
بیگم ابتر، و عجز مسٹر مڈلٹن بر خودش و ہمہ خلایق ظاہر خواہد گردید؛
و از آغاز سال آئندہ فصلی بہ ضرورت ہر دو جاگیر باز بمن
تفویض خواہند کرد۔ امّا مسٹر جانسن کمر بانتظام آنہا و پیش
رفت سخن خود جزم بستہ، از احقر دراں کار استمداد فرمودہ۔
و حقیر بسبب خوف مخاصمت حیدر بیگ عذر آوردہ۔ و مسٹر
جانسن اصرار بلیغ کردہ باستظہار وعدۂ حمایت و اعانت

---

[1] ہوئے: "On the other side" اصل: بکر فساد۔

[2] اصل: خیل۔

مشغول آنکار نمود. و حیدر بیگ و الماس در آغاز کار به غرور قوت، [و] ملاحظۀ ابتری‌هائے جاگیرات و پرگنات آنها، در تمام صوبه گمان انتظام از دست حقیر نبرده، جائے[۱] بر نداشتند. اما [اشراف][۲] ها بسیار شکسته شده، همانقدر [که] تمردمی ورزیدند در حدود فرمان آمدند؛ زیراکه در سهولت سرانجام، من کار صوبه را نصب العین آن دو کس و سائر عمال ایشان شد؛ چه جمع این جاگیرات اگرچه زیاده از بیست لکه [نبود]، پرگنات آن در تمام صوبه متفرق بودند. و نائبان من اطلاع و محرمیت[۳] اکثر پرگنات بهم رسانیده، و از کار خود فراغ کرده، منتظر فرمان ایستاده؛ بنا برین رسم کثرت لغی حیدر بیگ و (خواستن) کمی هر سالۀ الماس و سائر عمال برطرف گشته، شروع باضافه دادن نمودند. چنانچه صدق این دعوی از ملاحظۀ کاغذ سنوات[۴] قبل و بعد از این سال که در دفتر وزیر موجود است، بوضوح بینوان[۵] پیوست. و جمیع کارهائے آنجا[۶] نه رو بانتظام آورده، روز بروز این معنی در ترقی بود؛ که درین عرصه بخواهش روزگار بازی دیگر، که بعد ازین تفصیل کرده خواهد شد، بر روئے کار آمده[۷]

---

۱ دراصل بیاض؛ و در ہوئے: "Many respectable persons"

۲ اصل: بیان. ۳ اصل: محرمیت. و ہوئے "Knowledge" ۴ اصل: سنوات.

۵ اصل: می تواند. ۶ ہوئے: "مسٹر جانسن" ۷ کذا؛ و در ہوئے: "made light of me"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

جہاں بکام مفسداں گشت۔

امّا خدمتے (کہ، دراں ایّام از دست حقیر برائے سرکار وزیر بعمل آمدہ، سہ است: یکے گرد آوری دو لکھ روپیہ توفیر از جاگیر سالارجنگ، کہ الماس جمع آں پنج لکھ ظاہر کردہ؛ حقیر ہفت لکھ بسرکار رسانید۔ شرح آں اینکہ زمینداران جاگیر، چنانچہ (گمان)، الماس بود، در ابتدا گریختند۔ و پس ازانکہ قولنامہ (متضمن) باینکہ بعد ازیں حوالہ الماس نخواہند شد، بہ مہر مسٹر مٹلٹن بآنہا رسید، رجوع کردہ اظہار ظلم و ستم الماس نمودند۔ قرار معاملہ بدیں یافت، کہ قدرے کمی گرفتہ تحصیل خام الماس را بسرکار رسانند۔ چنانچہ با وجود دادن سی ہزار روپیہ کمی، ہفت لکھ ازاں جاگیر بوصول آمد۔ چوں الماس در سائر محالات متعلقہ خود ہمیشہ اظہار کمی می کرد، و جمع ایں جاگیر ہم کم نوشتہ دادہ بود، و ظاہر شدن دو لکھ روپیہ توفیر موجب اظہار وزدی و باعث زبان بندی او از خواستن کمی ہر سالہ می شد، و ہمیں قیاس بر تمام نائبان حیدر بیگ نیز جاری می کردند؛ دریں وقت الماس و حیدر بیگ دست و پائے بسیار زدند کہ حقیر را فریب دہند؛ امّا مفید نیفتاد۔ و از انجملہ حیدر بیگ خاں دو لکھ روپیہ توفیر را اذن تصرف بحقیر داد، بشرطیکہ بمسٹر جانسن ظاہر نکنم و در باطن (معاونت) حیدر بیگ خاں بنمایم۔ امّا حقیر بمقتضائے حق مسٹر جانسن قبول سخن (دوے) ننمودم، و پردہ

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

آں ہر دو کس کہ دراں چند سال استمرار یافتہ، علاحیہ دریدم۔

وخدمت دوم شکست و استیصال بلبھدر سنگھ است کہ وزیر لکھ روپیہ مشروط تسکین فساد او، بہ کسے کہ سرانجام آنکار نماید، قبول کردہ بود۔ وعظمت راجہ مسطور حاجت بہ بیان ندارد، زیرا کہ ہم چشم[1] وزیر و از عہدِ صفدر جنگ الی الآن غنیم صوبہ بود۔ وآنخدمت درسہ عمل صورت گرفت۔ اول آنکہ طبع ہمقوماں را از وے رم دادم، و تفرقہ در سلک جمعیت او انداختم۔

زیرا کہ مرزا شفیع خاں پانصد روپیہ در ماہہ او باشارہ حیدر بیگ موقوف کردہ، باعث حرکت او شدہ بود؛ و برادران و ہم قوماں حق بجانب او دیدہ، پہلو تہی کردن نمی توانستند۔ لہذا حقیر در حضور برادران او وکیلش را طلبیدہ، تا دو ہزار روپیہ در ماہہ جائداد آں دیہات [2]کہ ازاں پانصد روپیہ در ماہہ در سالہائے گزشتہ برائے خود وصول کردہ[برائے] او مقرر کردم۔ امّا او بسبب داعیہ ہائے عظیمہ قبول نکردہ، بر برادرانش معلوم شد کہ بجہت زیادہ طلبی اشرارا را بکشتن می دہد۔

---

[1] ہوئے: "rival" [2] ہوئے: "on which he had previously recieved 500 rupees a month for his support"

وعمل دوم اینکه در اطراف آں ملک جنگل و بمیان آں بعد هرچند کروه موضعے حصین بود. و عامل سابق همیں[1] که (ببروں) آورده، از مقامے بدر می کرد، بدون تخریب آں مقام از عقب او می شتافت؛ وهم چنیں از (آنجا) بجائے دیگر و بعد از همه باز به مکان اوّل دوره می ساخت. و ایں امر بجهت بلبهدر سنگه سودمند بود؛ زیرا که اگر به یکجا متحصن می شد، تخییل طرفیکه از انجا دور بود، دسترس او نمی شد. لهذا حقیر سیصد چهار صد بیلدار نوکر کرد؛ و از [هر] جا [که] بدر کردم، جنگل و قلعه آنجا خراب کردم، تا جائے تحصّن او باقی نماند.

وعمل سیوم جنگیست که باوے کردم. و بیان آن اینکه در وقتے که میاں من و بلبهدر سنگه غبار نزاع شدّت ارتفاع داشت خبر برخاست مسٹر مٹلٹن و تعین[2] مسٹر برسٹو بمن رسید. مسٹر جانسن چنانچه نماید، سابق ازیں بکلکته رفته بود. حقیر را پاس وفا و (غصّه) مفارقت آں دوکس و از خار صحبت حیدر بیگ بدیں داشت که استعفائے کار کردم. و هرچند مسٹر مٹلٹن نوشت که مسٹر برسٹو همچوں من صیانت در [کار] تو خواهد کرد، تسلّی نشده؛ حسابیات خود را از آں سرکار (ممنوع) نمودم. و حیدر بیگ اگرچه انتقام از من منظور داشت، امّا بنا بر عاقبت بینی و خوشنودی[3] [بر استعفائے من، بلا احتساب الزام

---

[1] هونے: "went against Balbhadr in Force" برائے "همیں... میکرد"

[2] هونے: ایں لفظ "تعین" ندارد [3] خشنودی (اصل)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

کرده. و بعد ازیں[1] حقیر از مقابل بلبهدر سنگه برخاسته بموضعے
که سه طرف آں آب و (حصانت) داشت، نقل کردم. و
بلبهدر سنگه، که خبر ضعف من از سابق داشت، ازیں حرکت[2]
بسیار جری شده، بخیمه گاه من ڈیره ساخت. و بلوائے گوانراں
اطراف لشکر حقیر بنوعے فرو گرفت، که هر کس سر بر آورد،
بعالم دیگر شتافت. حقیر بعزت این معنی و پاس نام آوری،
قصد جنگ با او جزم نمودم. و در روزے که بکنار گنگ[3] برائے غسل رفته
بود، با ششصد[4] هفت صد کس همراهیان که (عزل)، من ندانستند، شبخون[5]
بردم. اما به سبب اعوجاج راه، دیر کشیده، مقارن[6] تلافی شب
بآخر رسید. و بلبهدر سنگه که خبردار و مستعد ایستاده بود، بملاحظه
قلت[7] جمعیت حقیر، عازم جنگ گردید. و آں پیکار[8] تا دو پهر امتداد
یافته، فریقین چند دفعه یکدیگر را دوانیدند. و بعد زوال علامات
فتح بجانب ما نمودار شده، قریب ششصد هفتصد راجپوت نامی
آں ضلع و برادران قریب او در میدان کشته شدند. و
بلبهدر سنگه، با بقیة السیف بکناره دریائے گنگ[3] گریخته

---

[1] ہوئے: "(Pleased) with my retirement, and gave me acquittance receipt without going into accounts. After this blew over..." [2] ہوئے: "Concourse of unbelievers"؛ ممکن که لفظ کافران باشد.

[3] ہوئے: "river" [4] ہوتے: "ششصد کس"؛ واو "هفت صد" ندارد. [5] برد برم (اصل) [6] ہوئے:

"مقارن تلافی" ندارد. [6] اصل: قلب؛ [7] ہوئے: "Paucity" یعنی کمی دارد. [8] بیکار نه دو پهر" (اصل)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

آنجا از عبور کرده. دراں وقت مردم حقیر رسیده شروع شلک تفنگ نمودند. و از جملہ پنج کشتی، دو کشتی معہ اہل آں، کہ بقدر پانصد نفر بودند، غریق و کشتہ گشتہ، بلبھدر سنگھ نیم جانے بحال تباہ بدر برد. در دیہات جاگیر موضعے نماند کہ چند کس از نامیان آنجا در جنگ کشتہ نشد. بعد ایں فتح حقیر را خاطر جمع شدہ، و تا تعین عامل قریب لکھ روپیہ بوصول در آوردہ، ازیں سپاہ و سہ بندی[1] خلاصی یافت. پس بہ لکھنؤ آمدہ، چوں مسٹر ملٹن رفتہ بود، بہ ملاقات مسٹر برسٹو شتافت.

وبیان اتمام کار بلبھدر سنگھ اینکہ در فصل ربیع ہماں سال باز بایں طرف آمد. ہم قوانش بنا بر رعب قصہ سابق سر[2] از رفاقت باز زد. او با سیصد نفر سوار و پیادہ، بہ لونگاہداشت ارادہ دست برد کرده. و اسماعیل خاں [کہ نائب] حقیر، و میجر لومسڈین[3]، و دیگر سرداران دو پلٹن انگریزی کہ از عہد من در انجا بودند، بمحاصرۂ[4] جنگل پرداختہ؛ موضع تحصین نماندہ بود، بوے رسیدند و بندلیہ ہا[5] در و تد[6]، زخمی دستگیرش نمودند. روز دیگر بہماں زخمہا بعالم عدم رواں گشت.

---

[1] ہوئے: "revenue police"؛ اصل: سرار رفاقت بازراہ.

[3] ہوئے: "Lumsden"؛ و در اصل "کردین" [4] "بندلیہ ... نمودند" کذا۔ "وتد" در اصل "رقعہ" "نوشتہ"؛ و در ہوئے: "and passing through the

[5] stockades where his servants were" کذا. وکذا در ہوئے.

امّا خدمت سیوم این حقیر تنبیهہ دادن حیدر بیگ خاں والماس [علی] وسائر عمال، و راست ایستادہ کردن ایشان ازکار وزیر کہ بیان آں گزشت[1]۔

و درہمیں سال، حیدر بیگ تپر چند خزانچی را عزل وحبس کردہ، کار خزانہ بہ بجے راج، کہ فتنہ در بنارس انگیختہ و از ترس باز خواست انگریزاں خود را بہ لکھنؤ انداختہ بود، مفوض ساخت۔ و بخشی گری را، بہ سررشتہ دار دفتر تپر چند، بھولا ناتھ، باز گزاشت۔ ایں بھولا ناتھ درحرام خوری[2] نظیر خود ندارد، و تمام سپاہ پراگندہ و خراب کردۂ او ہستند؛ زیرا کہ بہ سرداراں ساختہ، خیانت و دزدی بسیار می کند۔ و ہر کس کہ نائب شدہ، باو رشوتے دادہ؛ الی الآن بہماں شغل بسر می برد۔

---

[1] اصل: گزاشت۔ [2] اصل: خواری

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۱۹۷ھ

۱۷۸۲-۸۳ء

و بدیں سال عزل مسٹر جانسن و مڈلٹن، و استعفی کردن حقیر از علاقۂ جاگیرات، بوقوع انجامید۔ تفصیل ایں اجمال آنکہ چوں [ہمہ] تدبیرات حیدر بیگ چنانچہ در قضایائے سابق مذکور شد، ببنگ[1] آمدند؛ کارہائے جاگیر برہم نشد و حقیر را فریب نتوانست داد، بلکہ موجب بلند نامی و تقویت حقیر گشتہ، ساز و سامان امارت بہم رسید؛ و عملہ کار داں [و] مجرب از سپاہ و اہل قلم بسیار فراہم آمدہ، حل عقدہائے امور کلاں (آسان) گردید۔ لہذا از عزل خود ترسیدہ بخیال ایں افتاد کہ مسٹر جانسن را کہ معاملہ رس و در کار ہا جری بود، بہ تہمتے[2] منسوب کردہ بیجا سازد۔

اتفاقاً درہماں ایام میجر پامر[3]، بجہت درخواست دوازدہ لکھ روپیہ سوائے اقساط، بحکم گورنر ہسٹین، وارد لکھنؤ شدہ۔

---

[1] ہوئے: "Failed" [2] کذا: ہوئے: "Removal"

[3] ہوئے: "Palmer"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وحیدر بیگ [بذریعہ تفضل حسین خاں] با میجر ساختہ ، لطمع کار
صاحبئ لکھنؤ ، او را بقصد ہائے خود متفق گردانید۔ پس در سر
انجام آں را بعادت خود دفع الوقت کردن گرفت۔ چوں دریں
وقت مسٹر جانسن و مسٹر مٹلٹن از گورنر ہستین ، کہ باوجود سرانجام
کاری ایشاں ، برائے آں قلیل میجر پا مر را درمیان آوردہ بود،
دل شکستہ و خاموش بودند ؛ مدتے آں را صورت نگرفت ،
و ایمعنی موجب باز خواست گورنر از حیدر بیگ گشت۔ او جواب
داد کہ ایں تاخیر بحکم (مسٹر) جانسن واقع شدہ ؛ و خطے مجعول بمہر او
متضمن بہماں دعویٰ بہ کونسل فرستاد۔ و مسٹر جانسن (را) بہ پرسش
ایں قضیہ بہ کلکتہ طلب گشتہ۔ چوں دراں ایام گورنر بیمار و
ضعیف الحکم شدہ بود ، شرکائے کونسل آں امر سہل را
بغرض نصب مسٹر برسٹو طول دادہ۔ و پس از انکہ مسٹر مٹلٹن
رنجیدہ ، استعفیٰ داد ، مسٹر برسٹو را سیوم بارہ بہ لکھنؤ فرستادند
امّا حقیر در وقت روانہ شدن مسٹر جانسن در لکھنؤ بود۔
مقارن آں خبر طغیان بلبھدر سنگھ رسیدہ ، مسٹر مٹلٹن امر
برآمدن من کرد۔ چوں مسٹر جانسن بوقت وداع حقیقت کار
مخفی داشتہ بود ، بوعدہ سرعت مراجعت مرا دلجمعی دادہ
بود۔ از لکھنؤ برآمدہ ، دراں بلاہا گرفتار شدم ، و ، چنانچہ
مرقوم گشت ، بخیر گذشتہ سرفراز بہ لکھنؤ معاودت کردم الغرض

لہ ہوئے "through Tafazzul Husen Khan"

اگرچہ حیدر بیگ بحیلۂ مذکور از جانب مسٹر جانسن آسودہ خاطر شد؛ امّا غرض او، کہ تقرر پامر بود، صورت نہ بستہ، بہ فریب مسٹر برسٹو مشغول گشت۔ و مسٹر برسٹو کہ از خیانت و مکر وے بخوبی مطلع بود، اگرچہ مستعد او گردید؛ امّا اسماعیل بیگ شورہ بجہت تقدیم اغراض خود، قوت و عزم او را آں قدر معطل کرد کہ وقت قابوئے حیدر بیگ در رسید۔ و تفصیل[1] آں اینکہ چوں اسماعیل بیگ شورہ بدست آوردن علاقۂ حقیر و منزلت من، کہ مقابلۂ حیدر بیگ بودہ باشد، در خاطر داشت، ذہن نشین[2] مسٹر برسٹو کرد کہ بجہت اطمینان حیدر بیگ حقیر را چندے در کار دخل ندہد؛ و بہ دلجمعی حیدر بیگ کوشیدہ، بآہستگی تدبیر[3] دفع او نماید۔ و حال آں کہ در آں وقت مسٹر برسٹو بقوت کونسلہائے مستظہر، کارہائے بانام از من صادر شدہ؛ اسباب شکست حیدر بیگ بسیار حاضر بود، ہرچہ می خواست، از پیش می رفت۔ و در تاخیر احتمالات پس افتادن کار و قابو یافتن گورنر ہیسٹنگز بود؛ چنانچہ ہمیں شدہ۔ زیرا کہ در وقت تقسیم علاقۂ حقیر، زیادہ از نصف بہ دو سہ کس از متوسلان حیدر بیگ محول شدہ، [و] نصفے بہ اسماعیل بیگ خاں و نقی بیگ خاں، کہ نائبان من بودند، بحال ماندہ۔ بہ اسماعیل بیگ خاں از آں چیزے نہ رسید۔ در سال آئندہ گورنر ہیسٹنگز قوت یافتہ،

---

[1] اصل: "مللس" ہوئے: "It happened in this way." [2] اصل: "دہن نسمن" [3] بآہستگی و تدبیر۔ (اصل)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

بجیئہ تبدیلی تقسیم، مسٹر برسٹو را معزول کرد۔
دیگر از وقایع ایں سال پدید آمدن محکم عدالت۔ وبیان آں بدیں منوال است کہ باوجود آں کثرت وعظمت لکھنؤ (رسم) حکومت قضا وعدالت درانجا نبودہ است۔ وبدیں سبب ترک[1] دادوستد شدہ۔ وہر کہ پیشتر فتش می شود تعدّی بر دیگرے می کند۔ وطریق تنبیہہ ظالم منحصر دریں است کہ تا شخص مظلوم خود ازجاں (گزشتہ) بطلب انتقام درآید، وتا یکے از اقویائے شہر حمایت وے نماید۔ وقاضی غلام مصطفیٰ و غلام حضرت مفتیؔ وبسیارے از علمائے اعلام کہ مردم کابل تمام عیار و از دیگر دیار درانجا بسیار اند، از بیم استہزا و تمسخر اہلکاران وزیر ہموارہ گوشہ نشین ماندند؛ ومعہذا آنہا اکثر چو بداراں سزاول کردہ، فتویٰ وحکم خاطر خواہ می گرفتند۔ وصدارت تمام صوبہ، کہ عزت آں قریب عزت صوبہ دار، ومنصب علمائے عظیم الشان است، قبل ازیں بچند سال بہ بھوانی سنگھ راجہ، اردلی، تعلق داشت۔ وحالا بہ دیگرے از امثال او خصوص است۔ وایں امر بسبب شرارت نفس اہلکاران وزیر است کہ حکمے غیر حکم خود دراں شہر نمی خواہند۔ وخود تا ایشاں را فرصت دادرسی نشدہ، علت بطبیعت گزاشتہ اند۔

---

[1] بجائے "ترک دادوستد" درہوئے، "ترک قرضہائے رقوم"؛ "transaction of money-lending"

داد رسی[1] یک طرف، قوت فریاد به
آه چه سازد کسے ایں همه بیداد[2] به

و باینکه وزیر عدالت کسروی را کارے میفرماید اینست که بهمراه داد خواه چوبدارے تعین می کند، [که] آں شخص که ظالم مظلوم نما است بعمل آرد. امّا حمایت ظالماں رواج تمام دارد. چنانچه وزیر دراں باب آں قدر صاب[3] است، که آتش باز بسرکار او[4] دراں محلهٔ سبزه، که حقیر دراں جا خانه دارد، اطفال نه[5] ده ساله مردم را دزدیده، بتعلیم ساحراں واثق[6] العلم می کشت. و مردم پے بایں برده، خانه او را کاویدند. چند طفل[7] مرده که زبان و جگر آنها بریده و روئے شاں سوخته بود از آں خانه بر آمد. بهماں حالت بر در وزیر هر چند ناله وزاری کردند، سود مند نیفتاد. و آتش باز مذکور چند روز روپوش مانده، حالا[8]...... مفتخر و سرفراز دراں محلّه می گردد، و والدین مقتولین را بتهمت تاراج از اسپهائے[9] وزیر تخویف میدهد.

دیگر، نوروز خاں (نامی) رضا بیگ مغل را که از برادران[10] نواب مرحوم بود، کشت. چوں از رفقائے جهاؤ لال بود، مادر مقتول هر چند

---

[1] هوئے: "Justice is pushed aside, complaint is vain
'Mid all this wrong, alas! what can we gain?" [2] اصل "برادر"
[3] کذا. هوئے: [4] "heedless" [5] اصل: ام [6] اصل: و متوق [7] اصل: مغل
[8] کرخورده؛ وهوئے هم ندارد [9] اصل: از اسپائے. [10] اصل: برادر زماں

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

داد خواہی کرد، بجائے نہ رسید۔ تا اینکہ دو طفل پانزدہ سالہ ہمشیر زادہ مقتول، قاتل را بر در خانہ وزیر کشتہ، بدر رفتند و ہر چند وزیر تفحص کرد، بدست نیامدند۔ و نظیر ایں حکایات بسیار است، تا کجا نوشتہ باشد[1] و دیگر ظلمے است کہ دریں دو سفرہائے[2] مستمر وزیر بر رعایا می شود۔ زیرا کہ اہل لشکر بجہت تحصیل کاہ و بھوس و چوب ہمہ، و ظروف گلی و امثال ایں اشیا[3] اذن عام دارند۔ و رعایائے آں ملک بہ سبب آں ظلام ایں قدر را ظلم نمی دانند۔ امّا آں جماعت بہ بہانہ اخذ اشیائے مذکورہ و غلّہ و نقد آں قدر[4] چیز یکہ دو سہ ماہ سفر گزران شود و دو سہ ماہ ذخیرہ لکھنؤ بدست افتد، بمرور از راغ و خانۂ رعایا دریا بند[5]۔ و علاوہ آں خانہ ہائے آں غربا کہ بہ سبب قرب لشکر خالی می باشند، شب ہنگام بجہت آتش بازی می سوزند۔ و اصراف خرچ چوب و ہمہ[6] اشیائے مذکورہ دراں لشکر بحد یست کہ بجہت طبخ نیم سیر آرد ستون خانہ رعیتے کندہ، چھپر را سرنگوں میکنند۔ و گاہیکہ ٹکیٹ رائے با عاملے تظلم ایں اعمال بہ جہادر[7] لعل می آورد، او جواب داد کہ اگر ضبط ایں کارہا منظور باشد، سفرہائے وزیر کہ موجب تفنن طبع اوست، نمانند؛ زیرا کہ در

[1] اصل: اند۔ [2] اصل: سرف مستمر د [3] کذا۔ و ہوئے: "accus-tomed to oppression" [4] اصل: "آنقدر سرکہ ......" [5] اصل: دیابند [6] اصل: "ہمہ و" [7] اصل: اتار [8] اصل: میرد۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

سہ چہار ماہ، کہ در سالے، شاگرد پیشگان می یابند، حاضر باشی خدمت وزیر[1] بدیں سبب، تظلّم کناں باستماع ایں سخن زبانے در کام خاموشی می کشیدند۔

القصہ، مسٹر برسٹو از اطلاع ایں حالات متاثر شدہ، ملامت بسیار بحیدر بیگ[2] کرد۔ از خوف اینکہ مبادا مسٹر برسٹو خود دریں کار دخل نماید، چند ماہ مولوی مبین را کہ از مشاہیر علما [بود، بعہد مسٹر برسٹو، بمنصب عدالت مقرر نمود]۔ و بعد از عزل مسٹر برسٹو محمد نصیر[3] خاں را، کہ از بنی اعمام مختار الدولہ و دوست او بود، بعدالت معین کرد؛ و خرچ عملہ[4] عدالت مقرر فرمود۔ و پس از یک دو سال عملہ از گرسنگی متفرق شدہ، محمد نصیر خاں ہم جلاوطن و سکنائے بنارس اختیار نمود۔ در سنہ ۱۲۰۷ھ، بسببے کہ نا معلوم است، دیگر بارہ ٹکیٹ رائے مفتی غلام حضرت را، کہ لیاقت دارد، نامزد آں کار کرد۔ و مفتی مسطور، الی الآن، اگرچہ بعدالت منصوب است، امّا بسبب دیر طلبی عملہ و بے رونقی کار بحکم اقویائے شہر، وجود او حکم (عدم) دارد۔

و بعہد ریں سال، مسٹر کوپر کہ دوم مسٹر برسٹو بجائے مسٹر جانسن مقرر گشتہ، و از نہایت غیرت خود را از دخل کار پرگنات [باز] میداشت، تحمل آں کشمکش نیاورد و روانۂ کلکتہ۔

---

[1] اصل علی [2] اصل: حیدر بیگ کہ از خوف .... [3] اصل: امیر، لکن در سطور آئندہ "نصیر" است۔ و ہوئے ہم "نصیر" دارد۔ [4] اصل: "عملۂ عدالت"

وقایع سنہ ۱۱۹۸ھ
۸۴ - ۱۷۸۳ء

دریں سال خواجہ عین الدین بہ سبب افراط ویراں کاری بہ ملامت مسٹر برسٹو، از بریلی معزول گشتہ، راجہ صورت سنگھ منصوب گردید۔ واز ملک سروار بداں طرف شتافتہ، بعدیکسال وچند ماہ وفات یافت۔ وراجہ جگن[1] ناتھ، کہ بہ سبب تعطل کار دیوانی باتفاق ونیابت او میگذرانید، اصالۃً مامور گشتہ، بنائے آبادی دراں ملک گذاشت۔ ورعایائے بے چارہ، باعتماد او، دیگر[2] بارہ گرفتار دام بلا شدند؛ زیرا کہ حیدر بیگ خاں در (سنہ ۱۲۰۰ھ) راجہ جگنناتھ رامعزول کردہ، آں ملک بعلاقہ جھاؤ لعل گذاشت۔ ونائب جھاؤ لعل بھگوان داس، پدر ایں، بالک رام شریر، کہ از اقربائے جھاؤ لعل بود، آنقدر بے اعتدالی کرد کہ خود نیز از دست عاملے کشتہ شدہ، سر[3] درسراں نہاد۔ وآنملک بمرزا مہدی قرار گرفتہ زیادہ از

[1] اصلاً حسب دستور، "جگنناتھ" بہ ہر جا "جگرناتھ" نوشتہ۔ [2] اصل: دے کہ
[3] کذا۔ "سر درسراں نہاد"؛ وایں فقرہ در ہوئے نیست۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

حد ویران گشت۔ و اثر ظلم مرزا مہدی، بر غیر مالگزاران ہم،
بتقریب خانہ شماری و غلّہ فروشی، حتّیٰ بزنان (چرخہ) راں[۱]
بعلّت عشور ستانی رسن رسیدہ، درمیان مردم ضرب المثل
گشت۔ امّا راجہ جگنناتھ بہ تہمت محاسبہ نظر بند گشتہ، بعد
فوت حیدر بیگ بتعین[۲] راجہ ٹکیٹ رائے بہ حبس شدید مبتلا گردید۔
و در ۱۲۰۷ھ بعلت غصّہ [فوت[۳]] گشتہ، از کشمکش ستمگاران
رہید۔

وہمدریں سال عزل مسٹر برسٹو و نصب میجر پامر بوقوع پیوست۔
مجملے ازاں اینکہ، تمام عہد مسٹر برسٹو، میجر پامر در لکھنؤ ماندہ،
دروغ حیدر بیگ رانزد گورنر فروغ[۴] میداد۔ و لہٰذا گورنر
دریں ایام قابو یافتہ، در کونسل ظاہر کرد کہ کارخانۂ وزیر
روز بروز ابتر می شود، و حیدر بیگ خاں تقصیر آں بہ گماشتگان
کمپنی منسوب می سازد، مناسب آنکہ چند مدت بجہت امتحان
او[۵] گماشتہ از انجا موقوف گشتہ، میجر پامر بنام وکالت
در انجا باشد۔ بنابریں، مسٹر برسٹو معزول گشتہ۔ اسماعیل
بیگ شورہ کہ از ہنگام فوت نواب مرحوم تا ایں وقت بعلاقۂ
ڈاک در خدمت ہر صاحبے می ماند، ایں زماں مجال اقامت
نیافتہ، بہمراہ مسٹر برسٹو عازم کلکتہ گردید۔ و محاسب

---

[۱] "آں ...... رسیدہ" کذا. و در ہوئے: "taking a 10th of their thread from women
who worked spinning" [۲] کذا. و در ہوئے: "malignity" [۳] اصل: غصہ گشتہ [۴] ہوئے در ترجمہ
"exposed"، مینویسد [۵] اصل: فرو.

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

دو سال بداں سبب پامال کردہ، علاوہ در اثنائے [آں، رقم خطیر گرفتہ کہ] او از تحصیل الہ آباد بوصول رسانید۔ و بعد چندے در ہماں طرفہا فوت گشت. و بآنکہ از و مال خلق ماند، بسیارے از حد طریق زرمی اندوخت، و گمان لکھ ہا روپیہ بود، حالا اولادش بسترائے اعمال مذکور گرفتار اندو درکمال فلاکت و پریشانی اوقات می گزرانند۔ وزیر اسماعیل بیگ بہرکس امانت بود، دراں صرف ہماں کس ماند۔

دریں ایام حقیر ہم عزیمت جزم داشت کہ باتفاق مسٹر برسٹو از لکھنؤ برآید، لکن حیدر بیگ [سعی] بلیغ کردہ، قولنامہ بخط خود متضمن بہ صحیفہ وتوبہ از بدسلوکیہا و پاداش، بیک نوشتہ داد۔ اگرچہ بلے عہد او از ابتدا معلوم من بود، امّا بملاحظۂ افتادِ[1] کار و ناپرسیٔ انگریزاں تصدیق او النسب دانستہ، چند سال دفع الوقت کردم، و بے قصوری و بد عہدی او بر ہمہ ہا ثابت نمودم۔

دیگر از وقائع ایں سال، گورنر ہسٹین از کلکتہ حرکت کردہ وارد لکھنؤ گردید۔ و وزیر تا بنارس استقبال کردہ؛ و در دیوان خانہ راکہ بہ عمارت باؤلی مشہور است فرود آوردہ، مراتب ضیافت درخور. آں مہمان

---

[1] اصل: ساہ [2] اصل: افتادوکار

عزیز بتقدیم رسانید- در ایامیکه گورنر در لکھنؤ تشریف داشت
قحط و بلائے عظیم که از صدها سال مردم آں دیار به یاد
نداشتند، رو داد- هزاراں کس از ضعفا هر روز هلاک میشدند
[؎۱ و انبوه لاشهاکه در مضافات جمع گشته، در تمام شهر تعفن پیدا
کرد]- درانوقت از چند نفر انگریز که دراں بلده مسکن داشتند،
غمخواری بسیار در حق آں بیچارگاں بظهور رسید- چنانچه هر یک
از انها قریب پانصد و هزار کس عجزه را تا سیری شدن قحط
از دوا و غذا خبر گرفته، بعد ازاں مرخص گردانید- درانوقت
حیدر بیگ هزار روپیه یومیه بحکم گورنر هستین به ضعفائے مسطور
تقسیم می کرد- امّا چوں قاسم اینگ ها غلام و کمیدان پلٹن حیدر
بیگ طماعان بیمروت بودند، زیاده از نصف خود تصرف
نمودند؛ و سر و دست و دیگر اعضا بلکه جان بسیار کساں در
وقت قسمت بنابر بے سلیقگی آں هر دو بر باد می رفت- وعلاوه
آں اکثر زنے خورد سال شیریں شمائل درانجماعت بنظر در
می آمد، فی الحال بجرم سرائے حیدر بیگ رسانیدند- چنانچه اکثر
اطفال حیدر بیگ از بطن همان کنیزان؎۲ انست- معلوم باد که هر
گاه آقا با خلق خدا ایں قدر بے مبالات؎۳ باشد که در عین؎۴ وقت تنگی؎۵

؎۱ ہوئے: "and the heaps of corpses which accumulated in the suburbs caused a stench in the whole city." ؎۲ ہوئے: "girls" ؎۳ "heedless"؛ و در اصل مبالات
؎۴ اصل: حین ؎۵ اصل: بیک. ہوئے: "distress"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

بخیال شہوت رانی افتد، باچنیں کساں مصاحب گردد ۔ و اگر [ملازمان] او [دست] دراز بطمع کنند، استبعادے ندارد، وحیدر بیگ بخیال تقسیم کہ دست و پا [و] سر فقرا شکستہ شود، از ابتدائے عہد خود معتاد بود؛ زیرا کہ بر قول ہائے منجمین[1] اعتماد داشت، و آنجماعت گاہے اورا در ترازو نشانیدہ[2] ہموزن او نقرہ و مس و پارچہ می گرفتند، وگاہے تقسیم فلوس بر فقرا رہنموئی می کردند؛ وخود ہم حیدر بیگ گاہے کہ خوف از جہتے در دل داشت، بایں امر اقدام می نمود ۔ و بالفعل نتیجہ آنفعل بدآنچہ یادگار حیدر بیگ در لکھنؤ ماندہ اینست کہ اکثر مزدوران وگدایان، نگہ (بہ) عطائے کاذب او طریق سوال اختیار کردہ؛ حالا صدہا کس در ہر کوچۂ آں شہر دست و گریبان مردم اشراف دارند، بحدّے کہ راہ رفتن بر کساں دشوار شدہ؛ چہ اگر چیزے داد، آنقدر ہجوم می کنند[3] [کہ] سواریش می اندازند، و اقویا ضعفا را زیر سب[4] ولکد گرفتہ، سہم آنہا بزور می ستانند ۔ و اگر نداد ہر سخنے کہ بزبان شاں حاضر باشد در مذمت[5] وے صرف میکنند ۔ و ہر کس کہ بہ لکھنؤ رفتہ، بدست و زبان آں لچہ ہا گرفتار گشتہ، میداند کہ فعلے بدتر ازیں نوع عطا نخواہد بود ۔

---

[1] اصل : اینچنیں [2] اصل : "کاساں لکہ" [3] اصل : کند ۔
[4] "مست یک" [5] اصل : بلدمت

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وہمدریں ایام شہزادہ جواں بخت، از شاہجہان آباد فرار کردہ بداں طرف آمد. گورنر و وزیر استقبال کردہ، طریقہ ادب مرعی داشتند. لکھ روپیہ سالیانہ ازجہت او مقرر گشت. چوں تناسب[1] مزاجی با وزیر داشت، صورت اتحاد نیز درمیان شاں بوقوع پیوست. امّا با چیزے[2] برسر بازیہائے طفلانہ، کہ عمدہ آنہا عقد کردن شاہزادہ بود دو زن[3] بازاری را، فی مابین برہم خوردہ، شاہزادہ مسکن بنارس اختیار فرمود. بعد ازانکہ قضیہ اسماعیل بیگ و غلام قادر، و کنارہ گزینئ پٹیل، چندے ازاں ضلع روداده[4]، شاہزادہ بہمراہ لارڈ کورنوالس تا نواح لکھنؤ آمدہ؛ از آنجا، بے آنکہ داخل شہر شود عزم شاہجہان آباد نمود. و تا رسیدن بریلی[5] جمعیت عظیم با وے فراہم آمد؛ چنانچہ اگر رسدے[6] میداشت، کار سلطنت ازپیش می برد. امّا بہوائے آنکہ[7] در بنارس کردہ بود، بعد ملازمت پدر قبائل خود بدست آوردہ، بہ بہانۂ انتظام ملک بطرف اکبرآباد آمدہ، از انجا بلکھنؤ برشتافت.

---

[1] ہوئے ایں "تناسب" را "سیاست" خواندہ، وباہم ازیں لفظ ایں قدر مراد گرفتہ در ترجمہ "Political connection" نوشتہ وہم سیاست دراں عہد المعنیٰ نداشت.
[2] اصل: چندے. [3] وہوے از غلط فہمئ "زن بازاری را" "women of the town" ترجمہ کردہ.
[4] اصل: روداد [5] ہوئے "دہلی" دارد. و اینجا ہوئے مرجح نیست. [6] ہوئے ایں لفظ را شاید "رشدے" خواندہ "Right Stuff" نوسید. [7] اصل: اینکہ.

چوں وزیر ایں مرتبه (شرائط) استقبال و تعظیم بجا نیاورد (باز) به بنارس رفته، همدراں ایام بمرض هیضه سفر آخرت پرداخت. و ایں واقعه در اواخر شعبان سنه ۱۲۰۳ھ بوقوع انجامید؛ و سالیانهٔ او، که به سبب آں حرکت، شاید[۱] جاری نشده، بنا بر کثرت (خیرخواهی) لارڈ کورنوالس، به میان زنان و اولاد او منقسم گردید.

دیگر از واقعات آں ایام اخراج مرزا حسن - (ایں) جوان مغل که از قدیمیان آں سرکار، شخص ضابطه کاردان، درانوقت مختار کارخانه هائے وزیر بلکه نفس و زبان او بود. شرح آں انیکه مرزا حسن مسطور در هر کارخانه وزیر تخفیف خرچ را بجهت شاگرد پیشگاں وجهے ماه بماهے مقرر کرد؛ کاهلی خدمت و ظلمے که بر رعایا می کردند از ایشاں دور ساخت و هرکاره هائے امین بر سر داروغه ها تعین کرده، رسم خیانت و دزدی از کارخانه ها برانداخت. و ضبط امر دریں کار بحدے رسید که اگر تفصیل آں کرده آید حمل بر مبالغه گردد[۲]. چنانچه پرکاهے از باغات وزیر بجائے یک اشرفی می خواستند، میسر نبود. بدیں جهت داروغه ها، که عمده[۳] ایشاں مولوی فضل عظیم سربراه کار باورچیخانه[۴] بود، در فکر دفع او افتادند. و مولوی مسطور شکایت به مرزا

۱ اصل: انیکه ۲ اصل: گردد ۳ هوئے 'عمده' راسهوا "عمله" خوانده! ۴ اصل: بورچیخانه.

حسن رضا خاں بردہ۔ چوں حیدر بیگ ہم* از جہت تقاضا دار
مصارف وزیر، از وجہ زبز بود، ہر دو بہ حضور گورنر شکایت
او کردند۔ گورنر ہمیں قدر پیغام داد کہ امثال ایں مردم
لایق حاضر باشی نیستند۔ حیدر بیگ آن را با شاخ و برِ بسیار
بہ وزیر رسانید۔ وزیر باآنکہ اورا بہ سبب باجی[۱] منشی او
مثل جاں عزیز داشت، ہماں وقت حکم باخراج او از
شہر فرمود، و بیچارہ فرصت دم زدن نیافتہ، بہ کالپی و بعد
چند سال ہمانجا بعالم دیگر شتافت۔ و گورنر ہیستن را کہ
بر معائب حیدر بیگ اطلاع (تام)[۲] و دریں سفر قصد
عزل او و انتظام آنخانہ داشت، بجہت انفصال بازی[۳]
بطالب سفر ولایت ضرور افتادہ، مکنون ضمیر را ظاہر کردن
نتوانست۔ و بنا بریں مساعی میجر پامر در استقلال حیدر
بیگ کوشیدہ عازم کلکتہ۔ و در سال آئندہ [روانۂ[۳] ولایت
گشت]۔

۱ه اصل: باجی مسٹر ملتن ۲ه کذا، و بوئے: "Urgent matter" ۳ه بوئے: "Sailed for England"
* بوئے: "angry" و در اصل: سرجبر

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۱۹۹ھ

۸۵-۱۷۸۴ء

[۱درین سال، چوں گورنر ہستین بداں طرف رفتہ، وگورنر] میکفاسن [۲عارضی بود، حیدر بیگ] بیش از بیش ترقی امور ملک وسپاہ را، برکساں کہ در قضایائے سابق ممد او بودند منحصر ساخت. وبفکر چند اشخاص نام آور از اعزہ سرداران سپاہ (کہ تا) آنوقت بہر صورت می گذرانیدند، افتادہ، بہر۳ دور آنہا بر انداخت. ازاں جملہ جمشید بیگ و خواجہ نعمت اللہ (را)، با دو ہزار ترکسوار بہ بہانۂ امداد عطا بیگ خاں کہ از اقربائے او [و] صاحب فوج و فوجدار اعظم گڑھ بود، از لکھنؤ بر آورد. وخان موصوف مع فوج خود مستعد شدہ، حکم برطرفی ترک سواراں، واگر بہ لکھنؤ مراجعت کنند، فرمان تاراج

۱ ہیوئے: "In this Year Haidar Beg, as Governor Hastings had left for England, and Governor Macpherson was temporary"

۲ ہیوئے: "Macpherson"؛ در اصل: میکفاسن کہ حسب دستور در تلفظ "ر" محذوف داشتہ. واین میکفرسن باید بود.

۳ کذا، ودر ہیوئے: "Plotted"

آنہا ظاہر کردہ۔ بنابریں آنجماعت متفرق گشتہ، اکثرے راہ اکبرآباد گرفتند۔

دیگر شکست پلٹنے است [کہ] فتح گوالیار کردہ بودند۔ وزیرآں پلٹن را، [کہ] نوکر کمپنی و ہمراہ گورنر بہ لکھنؤ آمدہ، چابکی و قواعد آں را پسند بدہ از[1] گورنر بالحاح گرفتہ نوکر خود کردہ بود۔

---

[1] اصل: در

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۲۰۰ھ
۱۷۸۵-۸۶ء

دریں سال عزل میجر پامرو نصب کرنیل ہاپر[1] بوقوع پیوست شرح[2] آں اینکہ کرنیل موصوف از ولایت حکم ایں کار آوردہ گورنر [میکفاسن] آں را مشروط برضائے وزیر ساخت۔ وکرنیل ہاپر بلکھنؤ آمدہ از حیدر بیگ، بوعدۂ سازش و التیام، رضانامہ گرفتہ، بحصول قصد سر افراخت۔ باید[3] دانست کہ مظنون[4] میجر پامر [و تفضل حسین خاں] در قضایائے سابق ایں بود [کہ] اگرچہ[5] آں نصیب صاحبیٔ لکھنؤ بعزورت عزل مسٹر برسٹو ضعیف شدہ ؛ امّا چوں میجر پامر مربّی حیدر بیگ و یار گورنر ہسٹین است، زیادہ از صاحبان سابق انفاذ حکم خواہد داشت ؛ و حیدر بیگ باطاعت او خوآہد[6] پرداخت۔ یاریٔ ہسٹین درہماں زودی فاسد گردید، و

---

[1] دریں ہم، بطور یکہ میکفرسن میکفاسن شدہ، "ہاپر" بجائے "ہار پر" نوشتن اختیار کردہ۔ [2] اصل : یلین۔ [3] اصل : اند [4] اصل : مصنون۔ [5] "اگرچہ آں" در مخطوطہ "اگرچہ اجبل" است [6] اصل : "غورو"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

و حیدر بیگ آں[۱] مطلبے را کار کرده، تعظیم او زیاده از منصب بتقدیم نرسانید. و میجر پامر آں غصّہ را در دل فرو خورده، بآں قدر قناعت داشت. آں ہم بسبب اینکہ حیدر بیگ خاں بباطن او مشرف شده بود، قیام نہ کرد. و نہال تدبیرات میجر پامر بسبب ایں کہ[۲]...... روئے ثمرے نیاورد.

---

۱ اصل: انو طلبے ۲ اصل: "بیچ آں بدخواہی کل واضع داب بودند میجر نامی قرار خلق اندر روے ثمرے نیاورد" ۳. دربوئے :

"As Major Palmer's appointment had its origin in a conspiracy against the public welfare and a desire to promote his own private gain, it resulted only in enfamy and exaction"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنه ۱۲۰۱ھ

۸۷-۱۷۸۶ء

دریں سال سالار جنگ سابق الذکر بوعده گاه خود شتافت.
از ذکر نام حق و استماع کلام الله که دم آخر معمول هر دیندار است،
محروم ماند. زیرا که در حیات، بهمیں[1] سبب، از کلام الله
اجتناب می نمود. و سورهٔ یٰسٓ را که خاص ایں اوقات است
در خانه اش نام هم نبرند[2]؛ اگر به تقریب حاجت بذکر نام می شد
بنام 'ننا واں'، یعنی شے بے نام می خواندند. و ازیں حکایت
مراتب آزادی و دینداری و دلاوری او هر سه یک مرتبه
بوضوح می شوند.

و همدریں سال حیدر بیگ، بجهت استماع عظمت و بزرگی[3]
هائے لارڈ کرنوالس، که گورنر شده بکلکته رسیده بود، قصد
ملک بنگاله کرد. و آں موصوف که از مکر و تزویر ساده، و
بے غرض محض بود، از مشاهده ظاهر او فریفته گشته، مراتب تعظیم و

[1] "بهمیں سبب" که در مخطوطه "تهمتن سبب" نوشته، در بهوٹے موجود نیست. و بلحاظ معنی هم ناموزوں
است. گمان دارم که اضافهٔ کاتب است. [2] اصل: نمیرند. [3] اصل: هر سر بر گنهائے؛ بهوٹے:
"noble qualities"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

تقویت او بعمل آورد۔ بنا بریں حیدر بیگ قابو یافتہ کارہائے
بسیار کہ تخفیف سالیانہ مقرر کمپنی، و معافی باقساط[1] سنوات
سابق، و دفع رسومات خرچ چھاؤنی و سرداران انگریز
کہ بکار ہائے صوبہ مامور می شدند ــــ از انجملہ است [انا
لارڈ موصوف گرفتہ، کامیاب و سرفراز بلکھنؤ برگشت۔ مدت
رفتن و آمدنش نہ ماہ کشید۔

و مقارن وصول، بریلی را از جھاؤ لعل انتزاع کردہ،
بہ مرزا مہدی سابق الذکر کہ بحسب ظاہر ہم لیاقت آں کار
نداشت و از رفقائے ٹکیٹ رائے و برگشیدگان او محسوب
می شد۔ و خانہ[2] جھاؤ لعل و جمیع اثاثہ او بعوض محاسبہ بریلی
بضبط آمدہ، خود در زندان ناکامی افتاد۔ و بعد یکنیم سال
استرضائے حیدر بیگ نمودہ، خلاص شد۔

بعد دو ماہ از معاودت حیدر بیگ کرنیل ہاپر معزول،
و مسٹر ایفٹ[3] منصوب گشتہ۔ مقارن آں خبرے عزیمت[4] داشتن
معظم الیہ[5] بلکھنؤ رسید۔ و[6] وزیر تا الہ آباد و حیدر بیگ
تا بنارس استقبال کردہ، باتفاق مراجعت کردند۔ و بدستور
سابق ضیافتہا کردہ، نقد و جنس و تحفہ ہا گزرانیدند۔ امّا

---

[1] اصل: بآفتاب۔ [2] اصلاً: و او دخانہ جھاؤ لعل از جمع اساسہ او... [3] اصل: الف، و بعد ازان بعد آن ”الیف“ (F) [4] اصل: دارد [5] اصل: اللہ [6] اصل: و در و وزیر۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

لارڈ بقدر پرکاہے ازاں اشیا نگرفت۔ و در شرائط تعظیم وزیر زیادہ از گورنران سابق ساعی شد۔ باید دانست کہ لارڈ معظم الیہ بمضمون ایں بیت :-

راست شنو را چہ خبر از دروغ
شمع کج و راست دہد یک فروغ

چوں خود راست کردار بود، ایشاں را ہم چناں دانست، واز بزرگ منشیٔ خود و قدردانی درجات بزرگیٔ وزیر را چوں وزراء و سلاطین ملکہائے دیگر بلند مرتبہ می دانست[۱]؛ و گمان کرد کہ چوں گورنران سابق بلند خاندان نبودند، رعایت بزرگیٔ خاندان وزیر نکردہ، در امور او دخل مینمودند؛ و اگر فن تعظیم او را مرعی دارم، موجب اظہار قدردانی و ہم برآمد کار کمپنی بہتر خواہد شد، چہ از بلند[۲] و شاں، کار بایں نوع بیشتر در[۳] می آید۔ لہذا بنائے کار را باں طریق کہ معلوم است، گزاشت۔ و وزیر فریب استقلال خوردہ، میدانست کہ من بذات خود کسے ہستم، و دریں مدت عیب رنج فرمانبرداری گورنراں بردم۔ اما بعد ازینکہ مراتب تزویر حیدر بیگ و خفت مزاج[۴] وزیر بر لارڈ معلوم شد، از کار خود پشیمان گشتہ، در صدد تلافی برآمد؛ لکن بچند سبب آں ارادہ از قوت بفعل نیامدہ۔ ایں معنی وزیر را جری تر کردہ۔ سبب اول آنہا

---

[۱] اصل: داشت [۲] بلند ہشاں [۳] فر [۴] اصل: مماح

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

[استقلال] مزاج لارڈ است کہ برخلافِ کردۂ خود جدّت و تیزی از طبع نمی یافت ۔ دوم ، عدم قوت رو بکار قلم و جزئیات ملک ۔ سیوم ، سازش مسٹر ایف با آنجماعت ، کہ دراں چند سال ہر عیبے کہ از ایشاں دید ، بنا بر شدّت طمع پنہاں ساخت۔ چہارم ، تالیف کردن حیدر بیگ قلبِ مصاحبان لارڈ و حضّار محفل کونسلہا و اکثر از معاریف کلکتہ را ؛ بوساطت کاردانی تفضل حسین خاں ، ہم خدمت گاران ایشاں را ۔ تا اینکہ ذکر بدکاری او کسے نکند ؛ و [اگر] کسے در قصد بے پردگی او کمر بندد ، بسبب ہجوم دوستاں راہ نیابد ۔ با وجود ایں صورتہا لارڈ باآں سادگی سپاہ گری بر دقایق و معائب و حیل او چگونہ علم واقعی حاصل می توانست نمود ۔

۱؎ ہوگئے : "Stability" ۲؎ اصل : لارد داشت . ۳؎ دور ہوگئے "their friends" ۴؎ است ۵؎ اصل : جسے ۶؎ اصل : کہ تا اینکہ اگر بدکاری او کسے کند . ۷؎ سادگی و سپاہ گری ،

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۲۰۲ھ
۸۸-۸۷ ۱۷ء

دریں سال حیدر بیگ، مخدوم بخش و سرفراز بیگ وغیرہ ہر چہار برادرزادۂ خود را دختراں دادہ۔ چوں ندیدگاں از آرائش سواری و تزئین وا[1]ماداں کوشش بسیار بعمل آوردہ و بہر یک با وجود بے لیاقتی و ظہور نافرہا بنہا جمعیت فوج و کارہائے ملکی دادہ، بدانست خود اساس دولت را قوی کرد۔ و حال آنکہ بعد فوت او نامردگاں مطلقاً [غیرت] داری نہ نمودند۔ و بجز دبے چینی بدون ضرورتے خود را ذلیل کردہ بجرائیٔ متصدیانِ ٹیکیٹ رائے گردیدند۔

و ہمدریں ایام، شدت لیامت حیدر بیگ و بدعہدی او با حقیر بدر[2]جہٗ رسید، کہ گزران فقط ہم در لکھنؤ دشوار شدہ، باعث سفر اول من بہ کلکتہ گردید۔ و حیدر بیگ بمقتضائے الخائنُ خائفٌ نہایت مضطرب شدہ، تفضل حسین خاں را ظاہراً بوکالت وزیر و باطناً لغرض د[3]فع ہائے

[1] اصل: و امان دان [2] اصل: بدرچہ [3] اصل: دفع باغیاں کری من......

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

میاں جی گری من روانۂ آنطرف گردانید۔ چنانچہ بتفاوت بیست[1] روز بکد گر بکلکتہ رسیدیم۔ مجملے از حال خان موصوف اینکہ ہمراہ میجر پامر بکلکتہ آمدہ خانہ نشین بود، حیدر بیگ وارد آنجا گشت۔ پس بتحریک او استعفائے نوکری کمپنی کردہ برفاقتش بلکھنؤ رفت۔ امّا حیدر بیگ بمقتضائے عادت خود با خان موصوف برطریق بدگمانی و تغافل سلوک منظور داشت، تا اینکہ ایں حرکت من حیدر بیگ را بدیں تعلق و انجاح جمیع مطالب خود [بہ] خانموصوف مقرر[2] ساخت۔

---

[1] اصل: بیست رسہ رو بکد کر بکلکتہ ...... [2] اصل: مضطرب

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۲۰۳ھ
۱۷۸۸-۸۹ء

دریں سال، شاید، شاہزادہ سلیمان شکوہ کہ بالفعل در لکھنؤ است، وارد گشتہ؛ پنجہزار روپیہ در ماہہ بجہت او معین گشت۔ و خانزاد خاں نامی کہ از رفقائے وے بود، بسر براہی خانۂ او کمر بست۔

و حیدر بیگ خاں با آنکہ سالہا دیوانیان را معطل کردہ، راجہ جگنناتھ را نظر بند داشتہ، نام دیوانی ہرگز نہ پسندیدہ؛ دریں سال ہردے نرائن، برادر مہانرائن را کہ ذکر او در آغاز ایں اوراق گذشت، خلعت دیوانی پوشانیدہ۔ ایں ہردے نرائن بسیار مرد بیچارہ مجہول است، و ظاہراً و مطلقاً دلالت بایں نمی کند کہ ایں شخص از خاندان عمدہ است یا عمدگی دیدہ۔ معہذا اگر[1] تقویت او میکردند، بہتر از ٹیکیٹ رائے و رفقائے او سر انجام کاغذ میدآد[2]۔ اما بجز از پوشانیدن خلعتے، کہ گویا تمسخر و استہزائے بود، ہیچ کار تعلق بہ وے نگرفت؛ بحدیکہ برائے چہل و پنجاہ روپیہ اخراجات ضروری خود منتردد و حیرانست۔

---

[1] اصل: ذکر [2] اصل: میدارد

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۲۰۴ھ
۹۰-۱۷۸۹ء

دریں سال میکو لعل سر رشتہ دار دفتر ٹیکسٹ رائے کہ بہ نسبت ہمہ آنہا آدمیت بیشتر داشت، بعالم دیگر رفت۔ و ہلاس[1] رائے کہ برادر داماد نرمل داس، برادر کلاں ٹیکیٹ رائے بود، بہ پیشکاری ٹیکیٹ رائے؛ و بیجناتھ و دھنپت در کار خزانہ؛ و نرمل داس در کار عملداری ملک بیند بھیرآج[2] کہ از سابق معاؔل[3] و بدلاؔلی فقط مدار داشت، دریں وقت بیکار تر گردید۔ ذکر ایں چند نفر بعد ازیں خواہد آمد۔

---

[1] اصل: ہولاس [2] اصل: بھیراج [3] کذا - و ہوئے: "without-a-place"

وقایع سنه ۱۲۰۵ھ
۹۱-۱۷۹۰ء

دریں سال عمارت امام باڑہ اتمام یافت۔ رسم تعزیہ[۱] دراں بعمل۔ بباید دانست کہ خرج وزیر، کہ درسالے قریب دہ لکھ صرف آں می شود، بشغل عمارتست؛ واز ابتدائے عہد الی الآن لاینقطع جاریست۔ و ہر عمارتے کہ تمام رسد یک دو روز ورود بآں؛ بسلسلہ، باز خالی افتادہ می ماند؛ بلکہ روشنی چراغ بہ شب وجاروب روز ہم ازاں بعمل نمی آید۔ واذیتے کہ بخلق خدا ازیں شغل او میرسد، بسیار است؛ یکے در ہر مکان کہ طرح عمارت می اندازد، سکنہ آنجا کہ از ساہا توطن دارند، بے آنکہ زر[۲] یا مکان دیگر دہد علی الفور حکم بیروں رفتن میکند۔ بسیار شدہ، کہ مردم فرصت برداشتن اشیار نیافتہ، بیلداراں قبل از تخلیہ اہل مکان را خراب ساختند۔ و اہالیٔ آں سرادست قبائل را گرفتہ، بدر رفتند۔ دوم آنکہ بجہت فراہم آوردن خشت و چوب، عملہ عمارت خانہ ہائے مردم را بہر حیلہ کہ ممکن شود تصرف می نماید

۱ اصل: قریب۔ ۲ اصل: از مالکان دیگر.....

و در هیچکار اینقدر بے انصافی میکنند که در خانه که دروازه وستونهائے آن
خشتی است و باقی کارگل، و خاندانے دران گزران میکنند؛ برائے
پانزده بیست هزار آنجماعت کثیر را ویران کرده، آنخانه را
خراب می سازند. وسیوم گرانیٔ اشیائے عمارتست بسبب تعجیل
وبے سلیقگی عمله. چهارم اینکه مصالح عمارت و نجّاران و معماران
اکثر اوقات قرق[1] باشند. دران وقت هر دم آن قدر بجهت ضروریات
خود محتاج و[2] در میمانند که برائے پخته کردن قبر اقربا خشت نمی یابند؛
تا بموسم برسات چه رسد. و این امر موقوف بر مصالح عمارت نیست؛
بلکه اکثر اشیا، مثل قند و همه[3] و برنج وغیره، از خوردنی و استعمالی، در
سالے چند دفعه نرخ آنها یکایک گران شود؛ زیرا که آن اشیارا
کارخانه داران[4] وزیر برده، بعوض قیمت[5] (حکم) گرانیٔ نرخ داده.
پنجم اینکه اهلکاران وزیر بلکه سائر متمولان آن ملک هم بحکم "النَّاسُ
عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ" بسنت[6] دیرینهٔ وزیر در کثرت بنائے عمارت و رنج
رسانیٔ غربا عمل مینمایند. و هر یک در محلّه که ساکن است ساکنان آنرا
بدر کرده خانه خود را توسیع داده. و وزیر [و] سائران جماعت
در عمارت سازی آنقدر تعجیل دارند که پختن خشت و آهک را تحمل
نمی کنند. و هر عمارتے که ساخته شد، هنوز با تمام نرسیده، که

---

[1] اصل: فرق باشد. ہوئے: "enterdicted to the Public"؛ لہٰذا "قرق" که قریب
به معنیٰ [2] اصل محتاج و در [3] کذا. ہوئے: "fire wood" [4] اصل: کارخاندان را
وزیر برده اند بعوض" [5] اصل: بجرف؛ که از گذشته پیوسته "بعوض تصرف" ممکن است؛
[6] "سنت سینه وزیر در کثرت سول (اصل) ودر ہوئے: "follow the example of the wazir and
engage in building mansions".

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

شروع بخرابی میکند۔ چنانچہ عمارات وزیر، اکثرے کہ درابتدا تعمیر شدہ بود، حالا رو بہ ویرانیست۔ و پل گومتی کہ بصرف دو سہ لکھ عمارت شدہ، ہر سال در برسات می شکنند۔ و چہل [و پنجاہ] نفر متردد دین ہلاک می شوند۔ و بعد برسات بہماں تقسیم در مرمت آں تعجیل بعمل می آید۔

الغرض در سائر عمارات وزیر امام باڑہ مذکور قابل ذکر و مستحکم است؛ زیرا کہ مشتمل است بر دو دالان و یک شاہ نشین و چند صحنچی[۱]، کہ طول دالانہا شصت گز و عرض سی گز است۔ و صفہ[۲] در پیش آں بسیار فصیح کہ در وسط آں حوض گلابی است، بر آوردہ اند۔ و صحن وسیع دارد۔ و در اطراف صحن مسجدے عالی و بیوتات لایق آں ساختہ۔ و نیز دروازہ عالی میل ترپولیہ مقابل عمارت ترتیب دادہ اند۔ و دو سہ جلو خانہ بسیار وسیع دارد کہ در ہر جلو خانہ بہمیں قسم سہ سہ دروازہ و اطراف آں بیوتات و شفاخانہ و مسافر خانہا ست۔ و بر دروازہ جلو خانۂ آخریں، کہ مشہور است بدروازۂ رومی، [اطاقے مدوّر و] نقوشے [بر دیوارہا] آوردہ اند کہ طول آں موافق ہر سہ دروازہ، [سی گز و بلندی آں] بقدر چہل گز خواہد بود! و آں حیرت افزائے بینندگاں است۔ سقف ایں دروازہ و دالان ہا، کہ سی گز عرض دارند، و سائر بیوتات ایں عمارت از خشت و آہک است؛

---

[۱] اصل: صحنچیں، ہونے: "terrace" (ہونے) [۲] کذا: "arcades"

[۳] They have erected a circular chamber with painted walls" (ہونے)

[۴] اصل: "لعرسی"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

کارِ چوب مطلقاً دراں نیست۔

و ازاں سال، ہر سال چہار پنج لکھ روپیہ صرف تزئین آں می شود۔ چنانچہ صدہا تعزیہ[1] خورد و کلاں از طلا و نقرہ ساختہ شدہ؛ و آں قدر جھاڑ ہائے شیشہ فانوس دار و بے فانوس، رنگین و (سادہ) و قندیلہائے طلا و نقرہ و شیشہ و فانوس ہائے .... خریدہ، کہ از حساب افزوں است۔ چنانچہ دالانہا باین وسعت سقف و زمین آں ازاں پُر می باشد فرستادن[2] بتکلف کار خود می نمایند، تا برفت و آمد تعزیہ[1] داراں چہ رسد۔ و سائر خلق مردم، از دور تماشا کردہ، در ہمہ صیغہ کلاں بے سقف سخن می سازند۔ و معہذا و زیر سیر نشدہ، ہنگامیکہ ڈاکٹر بلین[4] بولایت میرفت، فرمائش دو تعزیہ شیشہ مع جھاڑہا و فانوس ہا وغیرہ لوازم آں داد کہ یک رنگ سبز و یکے سرخ باشد؛ لکھ روپیہ قیمت آں مقرر شد۔ در ۱۲۱۱ھ یکدست آں آمدہ، دومے بسال آئندہ بود۔

دیگر از وقائع ایں سال اینکہ زین العابدین خاں، کہ بعد قتل برادرش [مرزا شفیع خاں]، در قید پٹیل بود، بحیلہ خلاص شدہ، بلکھنؤ رسید۔ و سید محمد خاں پسر مرزا یوسف، و مرزا رحیم خاں، و عبد المطلب خاں، کہ از اقربائے برہان الملک مرحوم بودند،

[1] اصل: لحد [2] اصل: قرذیکی ولالہ؛ ہوئے: "drum-shaped and
[3] کذا۔ ہوئے: "bell-shaped" [4] ہوئے: "care-takers" [5] ہوئے: "Blane"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وپسرانِ محمد قلی خاں مرحوم، کہ از شدت گرسنگی بر[۱]وز خواستہ بلشکر ذوالفقار الدولہ رفتہ بودند، بنا بر ہرج ومرج اکبرآباد، سابق تر از زین العابدین خاں باینطرف آمدہ بودند؛ ومرتبہ دیگر بہماں علت[۲] اول بلکہ زیادہ تر ازاں گرفتار شدہ۔ حالا بے عزتی وعسرت خان آنجماعت بحدیست کہ بقال بیوتات مرزا جعفر پسر محمد قلی خاں بجہت زر سبردا شت؛ خرچ کہ از مدتے نیافت، بحضور وزیر استغاثہ کرد۔ ومرزا جعفر پسر محمد قلی خاں عذر دیر طلبی آوردہ از سزا اول مہلت خواست۔ وزیر حکم کرد کہ دفعتہً از ملک بیروں کنند، قبائل واولاد را ازو بستانند۔ بیچارہ باسپ وفیچی بطرف کالپی بدر رفت؛ واز انجا ارادۂ دکھن داشت۔ سرداران آنجا، بنا بریں کہ [۳]باجھاؤلعل نظر داشتند، بحکم وزیر ازاں طرف مانع آمدند۔ از انجا مضطر وحیراں بہ بنارس آمدہ قصد بنگالہ داشت، امّا احوال او بعد ازیں معلوم نشد۔ عجیب تر اینکہ، باوجود ایں سلوک باقربا[۴]وباقدیمیان وسائر اشراف دہر طبقہ) از اعزہ وسپاہ ورعایا، وآں صرفہا[۵]، کہ بسیار اندکے تبقریبات در[۶]ج اوراق مذکور شد، مطلوب وزیر اینست کہ بمجرد حقوق پدران من ونام آنہا خلائق مطیع من بودہ، ایں جبرہا را برضائے تمام برداشت نمایند؛ واز بدگ[۷]ارہائے او کہ تنگ تر از مماتست

[۱] اصل: مرور [۲] اصل: ملہ، ہوئے: "trouble" [۳]: "باجھاؤلعل بہ لطر"، ہوئے: "As they were creatures of Jhao Lal's" [۴] اصل: "وآں باقدیمیان" [۵] اصل: حرفہائے [۶] اصل: دریں جا اوراق .... [۷] اصل: پردہ کار ....

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

اغماض کرده، باظهار آں لب نکشانید؛ واگر بے چاره سزا[۱] ازیں اعمال کرده، ازو کناره گزینند، دیگر غرض مندان جاه و رفعت آنکس را به تهمت فساد انگیزی و بے وفائی و بد خواهی مسلمانان نسبت میدهند. چنانچه حقیر را بایکے از عقلا، که دسترس به کارها داشت، گفتگو مدے طولانی شد. سخن من اینکه، چوں دنیا محل حوادث است، خصوص دریں ایام که خبر عزم زماں شاه بایں طرفها ست، ممکن است که فتنه پیکار رو نماید؛ درالوقت رعایا، چنانچه در قضیه چیت سنگه گزشت، غوغا، وازسپاه بعضے[۲] بغی و بعض بلوا خواهند کرد؛ و جماعت روهیله و افغان که بطریق مرض[۳] ذات الجنب به پهلوئے آں ملک در کمیں فرصت اند، زیاده از غنیم شورش خواهند انگیخت؛ آں زماں مدافعۀ غنیم از کدام کس و بچه صورت خواهند شد؛ و احوال خون ناموس شرفا و غربائے آنجا بکجا خواهد کشید. آنشخص تصدیق ایں مراتب کرده، گفت، چنیں است؛ امّا بر شما معلوم است که طبقات خلایق چه قدر بے حرمت شده و دستور و قوانین بد در ایشاں معمول شده؛ و حرکات و سکنات مالک ملک از آغاز تا[۴] انتها مخالف اصلاح. دریں صورت اگر شخص واحد اراده اصلاح[۵] ایں مفاسد نماید، کار او بکجا خواهد کشید. حقیر

---

[۱] کذا. و "هوئے" "Some will prove reproach"! [۲] "هوئے" نفهمیده ترجمه میکند: "rebels & Some will be loyal" [۳] اصل: مرضات الخنب [۴] اصل: با انتها مخالف صلاح [۵] اصل: صلاح باشد ایں..

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

جواب دادم، کہ بہ پیوند قوت انگریزاں، و بواسطۂ ایشاں، بارے[1] از سپاہ و ملک را اصلاح می تواں داد، بشرطیکہ ایں پردۂ بیگانگی کہ حیدر بیگ بمیان آوردہ، برداشتہ شود۔ آنشخص گفت کہ ممکن است، الکن مثل آنست کہ کسے از بلائے ایں دل مجہول گریختہ ببلائے نمعلوم بدتر ازاں بگریزد؛ چہ انگریزاں، وقتے کہ دخل یا فتند، حال مردم آنجا مثل بنگالہ خواہند کرد۔ گفتم کہ اگر نیست[2] آنجماعت فاسد، وصلاح آنہا دراں [مثل] بنگالہ می بود، الی الآن بعمل می آوردند، زیراکہ کسے مانع آں نبود، و بالفرض کہ بہ طریق عذر پیش می آیند، بجائے کہ حالا خلایق گرفتار اند، ازیں بدتر چہ خواہد بود؛ گوکہ درکار چند کس متغلب کہ حق ہزاراں میربایند، کم رونقی رودہد، و عوض آں بحال ہزاراں کس رونق پدید آمدہ، در وقت[3] سپہ جان و ناموس مردماں محفوظ ماند۔ آنشخص خندہ کردہ، خاموش ماند۔ امید کہ مطالعہ کنندگاں بایں مقام سراسری نگزرند، انصاف نمایند کہ دریں صورت کدام کس از[4]......

...... افساد و بدخواہی مسلمانان نزدیک تر است۔

---

[1] اصل: بازی [2] اصل: ست [3] اصل: وقت سپہ جوان و ناموس دوبان...

[4] اصل: از ربا سے و منسوب است افساد "to which of the two, the imputation of enmity to the interests of Mussulmans clung and..." (رہوئے)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۲۰۶ھ

۹۲-۱۷۹۱ء

دریں سال حیدر بیگ فوت گشته و نصب ٹکیت رائے بوقوع انجامید۔ تبیین آں اینکه، چنانچه گزشت، درسال قحط زنان بسیار درخانۂ حیدر بیگ جمع آمدند؛ بداں سبب، وہم بمقتضائے ہفتاد سالگیٔ عمر، درقوت بہیمی[1] او نقصان راه یافت؛ امّا حرص او شدید[2] تر شده، از حکیم شفائیٔ[3] خان استعلاج کرد۔ حکم موصوف بود که سیخ[5] کاہی را در عطر دارچینی فرو برده، درپان مالیده بروزے یک دو وقت[6] خورده باشد۔ وحیدر بیگ نفعے ازیں عمل دیده، بے اطلاع حکیم موصوف بکثرت کرد۔ ولطافت وشدت حرارت عطر دارچینی، رطوبات اصلی اورا، که رو دار انحطاط داشت، چکانید؛ حرارت غریبه راکه از قبیل[7] دق تشبث باعضا بوده، مستولی گردانید۔ واطبا دست وپائے بسیار زدند، امّا سود نکرده، بجز اگاهِ اعمال

---

۱ بہیمی او نقصان را یافت. ۲ شدند فرشیده ۳ اصل: شفائی زمان ۴ ہوئے:
۵ "a shoot of grass" ۶ اصل توبنت. ۷ اصل: از فعل دق تشبیت ......؛
ہوئے: "And gave the mastery to that unnatural heat which was irritating his body because of some chronic fever."

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

شناخت۔ تاریخ فوتش بہ رباعی، کہ یکے از موزونان عصر در سلک نظم کشیدہ، ظاہر میگردد:

آں کو بغرض تخم بد، مردم کاشت
از ہیچ نیافت بہرہ، وجملہ گذاشت
خسرانِ دو کون حاصل بدبیں بود[1]
تاریخ وفات، خرد ایں بنگاشت

بعد فوت او رسم ضبطی کہ از عہد نواب مرحوم دراں سرکار رواج داردؔ، دریں جا از جملۂ ضروریات بود، بعمل نیامد؛ زیرا کہ حسن رضاخاں، باندیشۂ عاقبت خود، وزیر را از جانب لارڈ کارنوالس بیم دادہ، از ضبطی خانہ او باز داشت۔ وزر[2] ...... کہ اکثر از جواہر و طلا بود، بسبب خوردسالیٔ اطفالش در تصرف زنہا، ہر کہ ہرچہ در دست داشت باو ماندہ، از اندیشہ ایں کہ آخر خواہند گرفت؛ وبہ تمام لکھنؤ پراگندہ گردید[3]۔ و بدست ہر کس، ہرچہ افتاد، بصاحبش

---

[1] اصلاً مصرع بایں نہج بود: "حشراں دو کون حاصل بدبیناں"۔ حشران سہو خسران است، و اینجا ضرورت دلیل نیست۔ الکن لفظ آخریں، بدبیناں، خیلے گمراہ کن بود؛ تا آنکہ عنوان ایں باب کہ وقایع ۱۲۰۶ھ است بتاریخ رہنمائی کرد۔ و اکنوں، بایں ترتیب، بیں بود بجائے بیناں، مصرع، ۱۲۰۶ھ برمی آرد۔

[2] اصل: "زر ابدرنِ خستہ کہ اکسیر جواہر و طلا بود"۔ ہوئے: "the wealth amassed by him, consisting chiefly of jewels and gold"

[3] اصل: گردند۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

باز نرسید۔ و نوکران و متوسلان حرم سرا از[1] وساطت فروختن جواہر وسائر اشیا، آنقدر متمول شدند کہ، یکے[2] از خدمتگاران، محمد حسین خاں، کہ در حیدر گنج می باشد، قریب لکھ روپیہ[3]...... بہم رسانیدہ است۔ و از حیدر بیگ دختر و پسر بسیار ماندہ اند؛ در میان آنہا اکبر علی خاں و حسین[4] علی خاں از بطن بی بی و معروف تر ہستند۔ حسین علی خاں با فعال زشت و سلکی[5] مزاج منسوب[6] است۔ امّا اکبر علی خاں جوان با وقار، کم گو پسندیدہ اطوار است؛ حرکتے ناشائستہ از وے بچشم و گوش نرسیدہ؛ چہ عجب کہ اگر تجربہ اندوز کارہا گردد، لیاقت منصب پدر باستحقاق بہم رساند۔

حالا از اینجا افعال حیدر بیگ، آنچہ از طبقات خلایق معمول و رواج یافتہ، می نویسیم؛ تا بر ہمہ[7] ظاہر گردد۔ و طبقہ اہلکاران را تقدیم میدہیم۔ بباید دانست کہ آنجماعت بملاحظہ دولت و اطوار حیدر بیگ، و مشارکت با و در امر خیانت، عادت لبشر[8] بزرگی و تصرفہائے مالکی کردہ اند چنانچہ خرچ و تصرفہائے نائب، دیوان و سررشتہ دار [و بخشی] و خزانچی کہ استمرار و رواج یافتہ، از ہر یک آنقدر است کہ در زمان سابق خرچ برہان الملک

---

۱ اصل: از ساطت فروش جواہر........ ۲ ہوئے: "پسر یک خدمتگار" و در اصل: یکے از خدمتگار ارکان محمد حسین خاں.........

۳ اصل: اوصاغ ۴ اصل: حسن ۵ کذا۔ ہوئے: "levity of character" ۶ اصل: منصوب

۷ اصل: ہمہ باش ۸ اصل: ابشر؛ در ہوئے: "high style living"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

مرحوم بوده - معهذا، اوقات را بکاهلی میگزارند[1]، و فکر انتظام ملک وسپاه ندارند[2] - [اند] اهل قلم، خیانت در انها بحد رواج دارد، که هرکس صد روپیه پیشگی از انها بدهد، اسامی صد روپیه درماهه مع جائداد و پروانهٔ تنخواه می یابد - و محاسبات عمال وسپاه، که درین عرصه پامال کرده اند، جمع به کرورها خواهد رسید - ومهاجنان در معاملات حضور، و هم فوطه داری با خصوص از رعایا، به بهانه سود و[3]...... بقدر ششم حصهٔ جمع تصرف و رسوم خود مقرر کرده اند - با تصرفات واخراجات بیش از همه آئینها مشغول شده، و ذکر آن در ضمن فضول خرچیهاے وزیر گزشت - وکارخانه داران آن قدر درین باب جری شده اند که دانه ومصالح اسپ[4]......، وگوشت و روغن وسائر حوائج طبخ و طعام پخته وسائر اشیائے تحویلها از پارچه وخیمه و شمشیر و بندوق در بازارها علانیه بقیمت سهل می فروشند - از جمله دستورات زشت که باعث جرأت مردم بر ظهور خیانت و باعث ابتری هرکار، زشت[5] [تر] اینکه هر کمیدان بٹالن وسرداران توپخانه و داروغهٔ هر خدمتے [ر]ا[6] خرچ وتصرف چهار چند نسبت به [ا] رسوم سالیانه آنشخص است؛ اگر خیانت نکنند از کجا برسانند - برهمین

[1] اصل: میگزانند [2] اصل: دارد [3] اصل: دوحلاوان؛ هوئے: "discount"

[4] اصل: حسیده و تیره حسیده؛ هوئے: "wet and dry"

[5] اصل: است. [6] هوئے: " have accustomed themselves to a rate of living four times as great as (their annual...)"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

منوال است ضیافت عمال وزیر را، که مقدار هر دفعه آں پنجہزار تا پنجاه هزار به تفاوت بزرگی و خوردی است . و هر که دزدی بیشتر کرده، درین باب مبالغه نمود، عزیز تر است . فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار .

امّا سپاه، درمیان صد نفر آنها پنجاه جعلست . و تنخواه جعلیاں وکلا و جمعداراں بشراکت بخشی می خورند[1] . و در صد نفر ده اسپ لایق سواری بوده باشد . واکثر فوج بے یراق است؛ و هر که دارد، ناکاره . در رعایا هر کس که قوتے بحیثیت مکان یا حمایت با[2] جماعت دارد، از محصول خود قلیلے به هزار تکلف به عامل داده؛ باقی را صرف مددگاراں و تیاری قلعه و یراق و سائر آلات افساد[3] میکند . و هر که ضعیف است، از کشمکش عامل فرصتِ سرخاریدن ندارد؛ و هر چه از ممر شهم[4] می رساند، عامل از دمی ستاند . معهذا بر فروختن[5] گاو و اسباب زراعت او نظر دارد .

و حال جمع ملک ازیں شرح بوضوح می پیوندد . و باید دانست که دریں شرح جمع ۱۱۹۹ فصلی که وسط عهد حیدر بیگ است، اختیار کرده شده است[6] جمع ۱۱۸۸ فصلی که سال وفات نواب مرحوم است کمی و اضافه وراں مرقوم شد[7] . و تعلقات تحصیل حضور و جاگیرات ضبطی و جمع سائر که از قرمیب حسبیت لکه خواهد شد، دریں جا مرقوم نیست . اگر بخوبی استقصا[8] نمایند،

---

[1] اصل: خوردند ہوئے: "یا" [3] ہوئے؛ "resistance"

[2] to authority "منوب. [4] کذا. وزر "ہوئے: "whatever he can, in anyway, raise"

[5] اصل: "فروش" "is shown"

[6] اصل: بست [7] اصل: کرد [8] اصل: استعا.

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

جمع سنہ ۱۸۸۸ [فصلی] رابسہ کرور و کمی بیک کرور خواہد رسید۔

اسامی[۱]	جمع سنہ ۱۱۸۸ فصلی[۲]	جمع سنہ ۱۱۹۹ [فصلی]	اضافہ	کمی
علاقہ الماس از محالات				
شاہرہ چکلہ اٹاوہ وگوڑہ	۹۳،۱۷،۰۰۰	۶۴،۰۴،۳۰۰	—	۲۹،۱۲،۷۰۰
چکلہ بریلی وغیرہ	۶۵،۷۰،۰۰۰	۳۵،۰۰،۰۰۰	—	۳۰،۷۰،۰۰۰
چکلہ بہرائچ، گونڈہ وگورکھپور	۱۶،۲۲،۰۰۰	۱۰،۰۰،۰۰۰	—	۶،۲۲،۰۰۰
سرکار خیرآباد	۱۱،۶۴،۰۰۰	۱۳،۸۰،۱۲۴	۲،۱۶،۱۲۴	—
سلطانپور	۶،۱۳،۰۰۰	۵،۳۵،۰۰۰	—	۷۸،۰۰۰
الہ آباد	۹،۹۴،۰۰۰	۸،۱۵،۰۰۰	—	۱،۷۹،۰۰۰
اعظم گڑھ وماہل	۸،۶۶،۰۰۰[۳]	۷،۰۰،۰۰۰	—	۱،۶۶،۰۰۰[۴]
پرتاب گڑھ وغیرہ معہ اہیر	۱۳،۴۰،۰۰۰	۶،۱۸،۰۰۰[۵]	—	۷،۲۲،۰۰۰[۵]
سندیلہ، ملیح آباد معہ ہردوئی	۵،۹۸،۳۰۰	۵،۳۸،۶۴۵	—	۵۹،۶۵۵
اکبرپور، دوست پور	۴،۴۵،۰۰۰	۴،۱۵،۰۰۰	—	۳۰،۰۰۰
اودھ، دریاباد ورودولی	۱۳،۸۲،۰۰۰	۱۱،۳۱،۸۱۵	—	۲،۵۰،۱۸۵
مانکپور بہار	۱،۸۱،۰۰۰	۱،۶۰،۰۰۰	—	۲۱،۰۰۰
بیسواڑہ معہ بریلی ودلمئو	۱۸،۴۵،۰۰۰	۱۳،۶۵،۳۰۳	—	۴،۷۹،۶۹۷
[تعلقہ] محمدی	۲،۲۹،۰۰۰[۷]	۲،۰۰،۰۰۰	—	۲۹،۰۰۰[۸]
کھیراگڑھ	۲،۱۰،۰۰۰	۲،۰۰،۰۰۰	—	۱۰،۰۰۰

۱ ہوئے: "علاقہ" ۲ اصل سنہ ۱۱۸۳ ۳ اصل: ۸ ۵۶،۰۰۰ ۴ اصل "۱،۵۶،۰۰۰"

۵ اصل: "۶،۱۷،۷۰۰ — ۷،۲۲،۳۰۰" ۶ ہوئے: دریاآباد۔ ۷ اصل: "۲،۹۱،۰۰۰"

۸ اصل: "۷۱،۰۰۰"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

ٹانڈہ[۱]	۴,۷۰,۰۰۰	۸,۱۳,۰۷۶	۳۴,۴۳,۰۷۶	—
حویلی لکھنؤ	۱,۶۲,۰۰۰	۷۲,۰۰۰	—	۹۰,۰۰۰
ملک[۲] دستور پور	۵,۹۰,۰۰۰	۲,۵۰,۰۰۰	—	۳,۴۰,۰۰۰
میزان کل	۲,۸۵,۹۸,۳۰۰	۲,۰۰,۹۸,۲۶۳	۵,۵۹,۲۰۰	۹۰,۵۹,۲۳۷[۳]

الحاصل، بعد حیدر بیگ، ٹکیٹ رائے دراں جمع کثیر، مختار نظر وزیر افتاد۔ و مصلحت او دریں تجویز ہمیں قدر بود کہ چوں ٹکیٹ رائے[۴] کم شخص و دوں پایہ است، از فرمائشہائے فضول بزرگی کردن نخواہد پیچید، و مانند حیدر بیگ از جانب انگریزاں ممانعت خواہش ہائے من نخواہد کرد۔ و در چنیں امر مبہم[۵] غیر ازیں یک صلاح و فساد چیزے دیگر در خاطر نداشت۔ منصفان دانا دل غور فرمایند کہ امرے کہ اس در آغاز چنیں افکار متین بودہ باشد، انتہائے آں چہ خواہد بود۔ و ہمچنیں در جمیع امور وے کوتہ اندیشی را تدخل[۶] است۔ بدیں سبب اہل حرمت پس[۷] شدہ، مردم بے آبرو پیش آمدند۔ امّا آں ہا را ہم آسائش میسر نیست؛ چہ آں کس کہ بخدمتے مامور می شود، اگر از خواہش رفت کار بر خلاف وزیر اختیار کرد، فوراً بہ تاخت سوئے مزاج وزیر گرفتار میگردد؛ و اگر چوں ٹکیٹ رائے، موافقت طریق او اختیار نمود، چوں آں ملک را امرے لازم است، بعد ظہور آں مقہور وزیر میگردد۔ و تعلق آں کساں کہ بخدمت

---

۱ اصل: باندہ ۲ ہوئے: "سیلک وسیلون" ۳ اصل "۳، ۵۳، ۱۱، ۹۱" ۴ اصل کم شخص دل مایہ؛ ہوئے: "less forward & less emportant" ۵ اصل: وبلم ۶ اصل: مدحل ۷ اصل: پیسے

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

انگریزاں ماموربیشوند، اگرموافق باطن امیران خود عمل کرده، به نفاق پیش آیند، معروض عتاب وقهر انگریزاں میگردند؛ واگر مطابق نفس الامر کنند، درورطهٔ بداندیشی وزیر می افتند. و حقیر ازیں طبقه است که ازبیست سال درکشمکش گرفتار است. معلوم نیست که خلق خدا بکدام عمل السخط[۱] ایشاں رهائی یا بنده. اما جدائی ازآنجمع بنابرینکه ترک وطن جمع کثیر محال می باشد، وخروج برنافرمانی وزیر اگرچه موجب رستگاریست امّا ناممکن است، زیراکه غفلت مردم ازیں کار وعادت ایشاں بدستورات هند، واجتماع [عناصر] مختلفه یکجا، وامداد انگریزاں موانع آنست.

القصه لارڈ کرنوالس واهل کونسل بجهت ایں که لایقان کار نیابت بصدمات بداندیشی هائے حیدربیگ بےبال وپرشده، خانه نشین بودند، وازاهل عرصهٔ[۲] ٹکیٹ رائے مختار بود، با وجود علم برنااهلی ٹکیٹ رائے احصائے تجویزوزیر نمودند. وبعرصه آوردن مقهوران حیدربیگ را اصلاح نفس الامربود؛ بنا بر استرضائے وزیر مناسب ندانسته حروف[۳] برآں نمودند. و حالانکه دریں صورت وربهر[۴] کاربنا رضامندی وزیر حاجت افتاد نیست وآخردست تسلط اورااززیاده روی هاکه دراں خیره[۵] گشته، بضرورت کوتاه کردن[۶]. اگر بجهت اجرائے نقشهٔ کامل،

۱ کذا۔ ہوسے: "wrath of oppressors" ۲ کذا۔ ہوسے: "available"
۳ اصل: حرءف ۴ اصل: درسرکار بنا رضامندی واز حاجت افغاد نیست
۵ اصل: جرے ۶ اصل: گرانی

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

که پیشرفت کار و صلاح عوام در انست، و خود بداں دانا نمراند، ونیز در آخر ایں رقیمہ خواہم نگاشت، یکمرتبہ ہلاہل[1] اور اگوارا[2] وچوں کو دکاں بخورش کنند، البتہ مقرون بمصلحت خواہد بود۔ [و بعد مشاہدۂ نتائج آں نقشہ، وزیر آنقسم راضی خواہد شد کہ گاہے قصد ہلال نخواہد نمود۔

القصہ، وزیر بعد استیذان، ٹکیٹ رائے را بہ نیابت خود بر نواخت؛ ومرزا حسن رضا خاں را نیز رخصت دخل در کارہا دادہ، ناظر امور وے ساخت۔ دریں وقت اگر حسن رضا خاں رار شدے می بود، دست او در ملک مبسوط میگردید۔ لیکن او بسبب عاقبت بینی و معاملہ ندانی، در ہمہ امور خود را بر کنارو ٹکیٹ رائے را پیش داشتہ، کار او بداں درجہ رسانید کہ خود دست نگر او گشت۔ و او از راہ تنگ ظرفی وفرو مایگی، در خدمت او مبالغہ[4] کردن گرونت۔ تا اینکہ منتج[6] بہ نزاع فی مابین شدہ؛ جھاؤ لعل درمیان قابو یافت۔

بباید دانست کہ مرزا حسن رضا خاں دریں نزاع قصورے ندارد؛ زیراکہ از جہت عرفان ایں نفس خویش و یاران خود، از ابتدائے حیدر بیگ الی الآن، ہمیشہ از تیزروی ملول، و بہرچہ بدہند، یا بعمل آرند قنوع بودہ۔ باعث ایں حرکت

---

[1] اصل: ہلال اوراکوارا د [2] اصل: تحسواس [3] اصل: ہنارنج
[4] اصل: القشم [5] اصل: مضائقہ [6] اصل: منجر

وے مرزا جعفر شوہر[۱] خواہر وے گشت ؛ زیرا کہ بتقریرات متنوعہ ظن[۲] کاذب کارگزاری او و خود درز ہنش[۳] انداخت ؛ وحالانکہ حسن رضا خاں و مرزا جعفر ہر دو در بند و بست خانہ خود عاجز بودند، و بداں سبب ہمیشہ بہ تنگی و احتیاج میگزرانیدند و رعونت و کاہلی مرزا جعفر بدرجہ بود، کہ بمجرد کار مختاری خانہ حسن رضا خاں و نام نیابت بخشی گری چند روزہ، رفقائے قدیمی خود[۴] را رنجانیدہ، روزانہ از ثقل[۵] بارآں قدر کار، فہم سخن مردم نمی نمود۔ و شب در ہجوم مسخرگاں و ندیم پیشہ ہا نشستہ تا بہ ساعت صبح استماع سرود میفرمود۔

من و مربّی من ہر دو آنقدر خسپند[۶]
کہ ہر دو را دو مربّی[۷] خوب می باید

---

[۱] اصل : خود شوہر شدہ وے گشت [۲] اصل : لحی [۳] اصل : فرش [۴] اصل : او
[۵] کذا۔ ہوئے : "Pleading" [۶] ہوئے اینجا "neat" نوشتہ
شاید ایں را "حسین اند" (حسینند) خواندہ۔

وقایع سنہ ۱۲۰۷ھ
۹۳-۱۷۹۲ء

دریں سال لارڈ کرنوالس بسبب ...۱... ابتری کار لکھنؤ، خطے مشتمل بر سفارش حقیر، بہ مضمونیکہ لایق بزرگی مرتبہ او بود، نوشتہ، مرا، کہ از چہار سال در کلکتہ بودم، روانۂ آنطرف فرمود۔ مجملے از واردات آں ایام اینکہ، بعد ورود حقیر، لارڈ معظم الیہ عرائض مرا شنودہ، وعدہ امداد بر وقت۲، وبالفعل بسفارت حیدرآباد نامزد کرد۔ دریں اثنا قضایائے جنگ ٹیپو و عزیمت خودش بہ دکن رو دادہ، آں تجویز بارتے۳ ماند؛ لہذا در امور من، سفارشہائے زبانی بوساطت تفضل حسین خاں پیغام دادہ، روانۂ آنطرف گردید۔ حیدر بیگ بنا بر استماع اخبارات متوحشہ کہ از دکن می رسد، امر لارڈ را بامضا نرسانیدہ؛ مقارن دفع آں قضایا خود بجہان دیگر خرامید۔ لہذا لارڈ کرنوالس، بعد ورود بمرکز دولت در تقویت من عازم۴ شدہ، رخصت بلکھنؤ کرد۔ مقصدش اینکہ، بالفعل

---

۱ اصل: سالانہ؛ ہوئے "when opportun-ity occurred" ۲ اصل: رشت؛ ہوئے "convinced"

۳ اصل: بادی؛ و ہوئے: "in abyance" ۴ اصل: حازم

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

بوساطت عنایت نامہ او، من در انجا رفتہ، شریک[۱] آنجا شوم ؛ و متعاقب،
آنچہ مکنون ضمیر اوست، بظہور رساند۔ امّا از قصور طالع، مقارن
وصول من بہ لکھنؤ، لارڈ معظم الیہ عازم ولایت شدہ، راجہ ٹکیٹ
رائے مستعد[۲] اندیشہ کار خود، و حسن رضا خاں از جہت
بے جرأتی[۳] تدخل در کار نداوند۔ و چند سال بظاہر داری و وعدہ ہا
گزرانید [ہ] : پانصد روپیہ در ماہہ بجہت اخراجات من از
قدیم دراں سرکار مقرر بود، بتکلف میرسانیدند۔ و ہمدریں سال
سفر مرزا حسن و ٹکیٹ رائے بکلکتہ از جہت رخصت لارڈ کرنوالس
و ملاقات گورنر سر جان شور رو داد۔ ہر دو صاحب نوبت[۴] وماہی
و مراتب شدہ، در حالت نفاق رہگزائے مقصد شدند۔ حسن رضا خاں
مرافقت دریں سفر بیار می خواست ؛ امّا از ترس ٹکیٹ رائے
بوزیر[۵] چیزے نمی گفت۔ و ٹکیٹ رائے ہم از ترس او ایں ذکر
ملتوی داشتہ ؛ ہر دو از لکھنؤ بر آمدند۔ بعد ایشاں حقیر از
وزیر درخواست ایں سفر و حصول خدمت لارڈ کردم۔ وزیر
خلعت [و] رخصت دادہ اجازت داد۔ چنانچہ بحسن رضا خاں
پیوستم، و سہ منزل بہمراہ او بر[۶] آمدم۔ امّا ٹکیٹ رائے باستماع
ایں معنی اضطراب عظیم کردہ، از جائے خود حرکت ننمود۔ و سخنہائے

---

۱ اصل : سیر بک۔ ۲ اصل : مستد،

۳ اصل : بے صرفے۔ ۴ اصل : نوبت ہائے مراتب

۵ اصل : بگورنر۔ ۶ اصل : بر بدیم۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

موحش بعرض رسانیده، دریں باب [برائے] من شقہ[1] ہائے متواتر ارسال فرمود۔ حسن رضا خاں ناچار[2] شده، باصرار تمام مرا بر گردانید۔ و ایں ہر دو کس بکلکتہ رفتہ، بعد اظہار حمق و ابعاد خود ہا، بدون ایں کہ یکے از ایشاں را خاطر جمعے بود، در سال آئنده مراجعت به لکھنؤ کردند۔ قریب پانزده لکھ خرچ ایں سفر بحضور وزیر ظاہر کردند۔

---

[1] اصل: شقہ؛ ہیوٹے "letters" [2] "بعد اظہار حمق" در ہیوٹے: "owing to their silliness"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

Sri Krishna Museum
Acc. No. 2512
Date 2/4/16
Kurukshetra

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنه ۱۲۰۸ھ

۱۷۹۳-۹۴ء

دریں سال مسٹر الیف معزول شده مسٹر چیری بکار لکھنؤ منصوب گردید۔ مسٹر الیف به تعطیل بجبے[۱] در لکھنؤ گزران میکرد؛ و بجهت استرضائے وزیر به نواب بیگم نذر میداد۔ و باآنکه زیاده از پنج شش کس از سکنۂ لکھنؤ نزد او آمد و رفت نداشتند، برائے ملاقات آنها روزے معین کرده، اکثر تبدیل آں بعمل می آورد۔ چنانچه آں چند نفر [که] بملاقاتش آمدند، اکثر مایوس برمیگشتند۔

کسے کوتا به گل گوید که از مرغان بے بالے[۲]

بجز بلبل نداری، ارچه داری، بسته پرا و را

و مسٹر جانسن که دوم او بود، لیاقت همه کار داشت، بحدیکه اهلکاران وزیر از ترس معامله دانیش شب خواب بآرام نمی کردند۔ امّا چه فائده که بسبب ناموافقت مسٹر الیف، در کارها دخل نداشت؛ و از غصه حرکات تذلل آمیز او، اوقات قرین

[۱] کذا - وورز موسے؛ "Fruitlessly" [۲] اصل: سالی؛ ہوئے: "Feathered"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

به پیچ و تاب مصروف میساخت. با اینهمه حال مسٹر الیف زیاده از
حرکت[1] حرکات دیگر گماشتگان کمپنی امتداد[2] مند.

و هم دریں سال کتخدائی وزیر علی [خاں] با دختر اشرف علی خاں
پسر بندهٔ[3] علی خاں بوقوع پیوست. و فور آتش بازی و چراغاں و
عرض سائر اسباب تجمل دریں شادی بمرتبه بود که تفصیل آں موجب
تطویل است. زیاده از بیست لکھ بخرج آمد. و وزیر در روز عروسی
قدرے براه پیاده در پیش تخت رواں وزیر علی را رفته؛ بعد از انکه
مردم التماس سواری کردند، گفت که از کمال آرزو مندی
که دریں روز چوں سائر ملازمان روبروئے سواری وزیر علی روم.
با وجود ایں مبالغه در تعظیم وزیر علی، بعد چند مدت جمیع اسباب
تجمل او را ضبط نموده، برزباں آورد که ایں فراش بچه آخر بر اصل
خود رفت؛ زیرا که وزیر علی در حرم سرائے خود اکثر کبوتر یا مرغ
را حصه[3] کرده، مردم آنخانه را امر به تعزیت آں میکرد و سیاه
پوش میشد؛ گویا ایں امر بجهت مرگ وزیر بفال[4] و شگون مینمود.
لهذا وزیر از وے رنجیده. وجه طعن فراش زادگی آں که وزیر علی
[حقیقةً[5] پسر فراشے بود، و فراش زن حاملۀ خود را بعوض زر بوزیر
داده. و ایں امر تنها به وزیر علی مخصوص] نیست، بلکه جمیع اولاد وزیر

---

[1] کذا. ہونے: "Official influence was greater" [2] اصل: بند علی ہونے
"بندے علی" [3] ہونے: "used to strangulate" [4] اصل: نقال
[5] ہونے:- "was really the son of a farrásh, and for a money consideration made over his wife while pregnant to the Wazir. This is not the only case of this kind"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

بهمیں نهج[1] مضطر...... ملازم او بهر زنے بے سر و پا را که از
جائے حمل بهم رساند در آغاز آں از وارثان او را خودش در
محل داخل می کنند۔ وگاہے زن حاملہ سر سواری وزیر رفته، فریاد
میکند، که اگر بارہمیں، که فلاں وقت بملاقات تو رسیده ام،
وفا داری نمیکنی، امّا بر فرزند خود که در شکم من است التفات
فرمائی؛ و وزیر تصدیق کرده داخل خانه میکند۔ و چند کس هم از
پواج[2] مقرب اذن دخول حرم سرا همیشه داشته اند؛ و بد شکلی
و سیاه رنگیٔ آں اطفال شاهد عادل بر طراوت[3] نسب آنهاست۔
بعد ازیں شادی هر ساله در همیں ایام هائے عروسیها گذاشته،
آخر[4]...... هولی قرار یافت۔ در سال دیگر دختر مرزا جنگلی از
جهت رضا علی پسر دوم خواست۔ مرزا جنگلی درماندهٔ کار خود
شده، آخرش باضطرار قبول نمود۔ امّا بشب عروسی بے تحمل شده
ضبط خود نتوانست کرد؛ و بحضور مردمان[5]...... بگریست و
خاک غم و غصه بر فرق خود پاشید۔ با آنکه عرض او ازیں گریه ظاهر
بود، وزیر گفت: برادر من[6] به مفارقت دختر که گریه میکند،

١ اصل: مضطر مستر چه رایگاں ملازم او......" و در هوئے: "are of similar origin for the Wazir's servants brought up ...."
٢ اصل: پواج؛ هوئے
٣ کذا. هوئے: "Thorough-bred descent"
٤ اصل: امرار سیماب؛ هوئے: "(And this custom) became one of the finishing festivities (of Holi)"
٥ اصل: "سهاتهاے"؛ هوئے: "(were-) openly"
٦ اصل: غیب

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

دختر او بملک دیگر نمی رود که ملاقاتش میسر نباید، از سفاہت[1] ایں عمل که پسر زاد شجاع الدوله بخانهٔ مجهولے میرود که در حلال زادگیش[2] حرمت[3] خلائق طپانچه بر روئے خود میزدند، و از عذاب[4]...... خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۝ میخواندند

---

[1] اصل: سناعت۔ [2] اصل: را دکنش[3] ہوئے "all respectable people"

[4] اصل: سحر؛ ہوئے: "In their regret" حرفت

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۲۰۹ھ
۱۷۹۴-۹۵ء

دریں سال جنرل آبر[۱] کو مبی بجہت ملاحظہ کنپو بہ سواری بجرہ ہا قصد کانپور فرمودہ۔ و ہنوز درراہ بود کہ قضیۂ روہیلہ رو داد۔ و وزیر بہ محاذات والمؤ بارے با وے ملاقات کردہ؛ بسماجت بسیار جنگ با غلام محمد قرار یافت۔ و شرح[۲] آں اینکہ در ہمیں ایام فیض اللہ خاں[۳]، پسر علی[۴] محمد روہیلہ کہ بعد از قتل حافظ رحمت ملک دوازدہ لکھ بجاگیر یافتہ؛ دریں عرصہ از نہایت کاردانی وسلیقہ سرداری جمع آں ملک سہ چند، و تمام قوم خود را فراہم آوردہ، فوت کردہ۔ محمد علی خاں پسر کلانش، بحکم وزیر و ولیعہدی، جانشین شد[۵]۔ ہمدراں چند روز بسبب بدزبانی و بے جرأئی[۶]، طبایع سرداران آں قوم از وے متنفر گشتہ؛ غلام محمد برادر اصغرش[۷] کہ ریاست سپاہ

۱۔ اصل: "کومنی" "۲۔" و "پلٹن" بجائے "و شرح"، در اصل، وایں صریحاً سہو کتابت است۔ ۳۔ ہو سے لفظ "خاں" ندارد۔ ۴۔ بجائے علی محمد در ہو سے "محمد علی پسر محمد خاں" وایں درست نیست۔ ۵۔ بعد "شد" و قبل "ہمدراں" مخطوطہ "دل" ہم دارد کہ اینجا بے معنی است۔ ۶۔ اصل: بے خرمی۔ ۷۔ اصل: کہرش۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

بوے تعلق داشت، و باکثر صفات نیک آراسته بود، بقتلش
آورد. بخاطرش اینکه چوں ایں عمل در زمینداران صوبه رواج
دارد، و هر که از آنها باقی می ماند، مال گزاری وزیر می کند، از و بازخواستے
نشود[1]..... به من هم مزاحمتے ازانطرف نخواهد رسید. امّا چوں
از دحام آنجماعت، از وقت فیض الله خاں در نظر انگریزیاں گراں
می نمود، و بسبب پخته کاریٔ فیض الله خاں بهانه بدست نمی آمد،
دریں وقت گورنر سر جان شور استیصال آنجماعت مناسب دانسته،
بجنرل دراں باب نوشت. و وزیر، بنا برینکه ایام شکار او نزدیک
رسیده بود، عذرها برانگیخته [تلاش[2] بهانه ها، برائے تاخیر کردن
در معاملهٔ غلام محمد، مینمود؛ تا آنکه بالآخر از اصرار جنرل مجبور شده
بعمل آماده گردید، و باسپاه خود دو منزل عقب کنپوئے جنزل
پیش رفت]. غلام محمد، که تا آنزماں بفریب مسٹر چیری، حرکتے ناملائم
نکرده بود، مایوس و با پنجاه شصت هزار کس عازم جنگ شده، پنج
کروه آنطرف بریلی بلشکر انگریزی رسید. و روز دیگر جنگ سخت[3]

[1] دارد بازخواسی شود به من..... اصل؛ و در هوئے "and no questions were asked"

[2] در اصل اینجا اینقدر عبارت است: "بمسک تتابی و لاحظ" و در هوئے: "began to (raise excuses, and to) look for pretexts for delay for treating with Ghulám Muhammad, until he was compelled by the General's importunities to act, and he moved with his army two stages in rear of the General's Camp."

[3] اصل: سخت؛ هوئے: "sharp (engagement)".

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

نموده، به رام پور فرار کرد، و قبائل را بر داشته برابر رہڑه[۱] در کوہستان متحصن شد. از سستی بعضے سرداران انگریز و وفور تہور روہیله ہا، نزدیک بود که جسم[۲] زخمی بلشکر انگریزی رسد؛ لیکن جنرل در قلب ایستاده بود، با وجود شکست دست راست، خود را جمع کرده، متواتر[۳] بشلک توپ آورد. و پیش داران روہیله را، که بغرور فتح مشغول بر ید مقتولین بودند، و سپاہیان فراری خود، ہر دو را، ہدف شلک[۴] ساخت. قریب ہزار کس سپاہی وصد گوره و ده دوازده سردار ازینطرف، و ہمیں قدر آں طرف باچند سردار، که یکے از آنہا نجو خاں و دیگر پسر عمر خاں است، مقتول گشتند. و از اتفاقاتے[۵] که دریں معامله رو داد اینکه روہیله از کمال[۶] ...... استعجال در جنگ کردند؛ چه اگر لشکر وزیر میرسید، و ایں حمله می بردند......[۷] ضایع میشد که تدارک آں از انگریزاں ممکن نبود. الحاصل، بعد فتح معرکه، وزیر ہم خود را به لشکر جنرل رسانیده از عقب داریاں شتافت؛ و در رہڑه لشکر گاه کرده، به محاصره آنہا پرداخت. با وجود ایں، شکست، روہیله

۱ اصل: رہر ۲ اصل: "جسم زخمی" و اینجا "شکست" باید چنانکه ہوئے میدارد.
۳ اصل: کر مخوزده، اینقدر در خواندن آید: "میوار ...... بشانک توپ.....
....آ...... و پیش ونریا........راکه بغرور فتح مشغول بر ید مقتولین ——" و در
ہوئے: "And kept up an incessant cannon fire. The
advanced guard of the Ruhelas ...."
۴ اصل: سرملا؛ ہوئے: "mark for the fire" ۵ اصل: اتفاقات یک که
۶ اصل: کمال ضیافت استعمال در جنگ کردند؛ و ہوئے: "the foolish haste"
۷ ہوئے: "The English would have been unable [to] defeat to remedy the" اصل: "کار بنجیال"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

ہمچناں در جنگ احتراز داشتند ؛ امّا چوں غلام محمد بملاحظہ شوکت انگریزی، قول حفظ آبرو گرفتہ، بجہت جواب و سوال آمد، و اذن[1] معاودت نیافت ؛ و نصر اللہ خاں را، کہ نائب غلام محمد بود، مسٹر چیری از خود ساخت ؛ ناچار شدہ، بعد یکنیم ماہ رضا بمصالحت دادند۔ قریب پنجاہ لکھ زر نقد و نصفۂ ملک آنہا بتصرّف وزیر در آمد؛ از انجملہ، دوازدہ لکھ بجوں بہاے و مرہم قتیلان و جریحان انگریز رفتہ۔ پسر خوردسال محمد علی خاں مالک و نصر اللہ خاں نائب او مقرر گشت۔ و عمر خاں و سائر سرداران روہیلہ کہ اصل آں فتنہ بودند، اذن معاودت و سکونت بہ رامپور یافتہ ؛ تا دیب آنہا بروزگار، کہ افضل المؤدّبین است، حوالہ شد۔ و غلام محمد، کہ دراں ہنگامہ مقید شدہ بقلعۂ چنار رسیدہ بود، آزاد گشتہ ؛ ہزار و پانصد روپیہ درماہہ حصّۂ روہیلہ ہا براے خرچ او مقرر گردید۔ و نامبردہ آں مبلغ را بزن و اولادش حوالہ کردہ خود ببہانۂ گزاردن حج اسلام از ملک کمپنی[2] بروں رفت۔ و شنیدہ میشود کہ [بعد[3] گزاردن حج بہ مسقط باز آمدہ، و ازانجا براہ سورت بہ بیجے نگر رفت ؛ و اکنوں مستعد ملازمت زمان شاہ شدہ بہ امیدے کہ اعانتش یابد]

---

[1] اصل : " رفت معا .... " دکر مجذوزدہ) [2] اصل : کنبہ۔

[3] دراصل محض اینقدر الفاظ نوشتہ شد : " در دکن بہ نیو دربیست " ودو ہوئے : "after performing this pilgrimage he returned to Muscat, and came on to Surat, whence he proceeded to Bijainagar. He is now prepared to serve Zamán Shah in hopes of obtaining his assistance in return."

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

درین معامله، از مسٹر چیری در چند موضع مراتب کاردانی و امانت
ظاهر شده، حقوق وے بر وزیر ثابت گشت. ازانجمله این که وکلائے
غلام محمد را فریب داد، با اینکه بر آنها معلوم شد که این مکاوحه از
جانب وزیر است و انگریزان بضرورت فرمان وے کمر بسته
اند؛ امّا بر وقت که قابو بدست آید، وزیر را ازین عزیمت باز
خواهند داشت. ونتیجهٔ این تدبیر امید و حرکت نکردنِ آنهاست.
چه باندک حرکت آنها تمام ملک بریلی مسخر میشد، و پنجاه شصت ضرب
توپ و دیگر سامان جنگ بسیار بدستِ شاں می افتاد؛ و چند هزار
سوار سکھ بمدد خود میتوانستند طلبید، و این جنگ در زمین صوبهٔ وزیر
واقع میشد؛ وکارها بصعوبت می انجامید. دوم، آمدن غلام محمد و
نفاق نصر الله خاں است با قوم خود، که آں نیز موجب سهولت
بسیار شد. دیگر، رسانیدن مبلغهائے غنیمت مفتوحه است،
بسرکار وزیر، بدون قیل وقال. دیگر، انفصال معاملهٔ روہیله
است بدیں طریق که برائے وزیر و سرکار کمپنی خوب
و برائے آنها بد باشد. و حالانکه آنجماعت، بشرط ترفیه خود هشت
لکھ...... میدادند، و او التفات نکرد. و جهاؤ لعل نیز در آغاز نزاع قریب ده
لکھ از مسٹر چیری وعده میکرد، اگر باوے کاوش ننمائید. و مسٹر چیری آنجاهم امانت
و خیرخواهی هر دو سرکار را کار فرمود. و معهذا، از ناقدردانی وزیر گذشت آنچه گذشت.

---

۱ اصل: مکاوجه؛ ہونا ہئے: "attack" ۲ اصل: بجاے ۳ اصل: بسر ۴ اصل: بسر داست. ۵ اصل: "ترفته خود است لکھ دنشان میدادند" ہونا ہئے: "Ruhelas were offering Mr. Cherry eight lakhs of rupees on condition of his favouring them." ۶ اصل: که ۷ اصل: نماید. ۸ اصل "امانات" ہونا ہئے: "(remained) honest"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنہ ۱۲۱۰ھ
۹۶-۱۷۹۵ء

دریں سال ٹھیکٹ رائے معزول گشتہ جھاؤ لعل بدون خلعت ونام لائق وفائق کارنیابت گردید. توضیح آں اینکہ، چوں ٹھیکٹ رائے کم شخص و بے لیاقت واقع شدہ، وعلاوہ آں، بمعاشرت جوانان صبیح الوجہ مبالغہ دارد، رعب او در دلہا جانگرفت. وخیانت وتمرد وطمع کہ درطبقۂ خلایق از سابق رواج داشت، زیادہ[۱] شدہ؛ و کارگزاران خلیع العذار شدند؛ و رفقائے او پیش از دیگراں کو تنیدہ، ہریکے طورے خاص دراں باب اختیار نمودند.[۲] وٹھیکٹ رائے، در اندرون دیہات[۳]، زمین ویومیہ بہ برہمناں، و انعام [و] دورمایہ ہزار ہا بآں جواناں، بمبالغہ میکرد. و بیجناتھ و دھنپت رائے بنام سود لکھہا می اندوختند، باینطریق کہ[۴] آمدنی محالات را مخفی کردہ[۵] کارروائی،

---

[۱] اصل: " للہ " [۲] اصلاً آغاز ایں فقرہ باینطور است: "چنانچہ وٹھیکٹ رائے....."، "چنانچہ"، کہ اینجا بے معنی شدہ، غالباً سہوِ نویسندہ است. [۳] اصل: " دیہات وزمین ویومیہ........" [۴] "ہوئے کہ" ندارد، چنانچہ، درہوئے، ایں فقرہ کہ "باینطریق" آغاز شدہ، مستقل بالذات است، نہ کہ بطریق جملۂ بیانیہ چنانکہ در اصل مخطوط است. [۵] اصل: "کردد"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

خرچ روبکاری بہ سودے میکردند۔ و بنام انگریزان تمسک گرفتہ، خود و اکثر مہاجنان شہر در منفعت شریک میشدند، تا اینکہ سی لکھ سالیانہ سود رقمے در خرچ قرار یافت۔ و ہلاس رائے و نرمل داس از آمدنی محالات متعلقہ خود را بسیار تصرف مینمودند۔ و علاوہ آں، ہمہ اینہا، بجز نرمل داس کہ مرد آدمی و با تمکین است، از سرشت[۱] ہرزہ گوئی و بدزبانی خود مردم را میرنجانیدند۔ و ایں خوے بد راسخ گشتہ، از عزبا بہ [اعزہ] رسید۔ چنانچہ ادبارے[۲] وزیر و (مسٹر) چیری [را] بخشیدہ[۳]؛ بوصول تنخواہ از زر قسط خود، تا[۴] بیست روز در خزانہ میدویدند، و سخنان نا ملائم از آنجماعت میشنیدند۔ بکرر خبر ایں معنی بوزیر و مسٹر چیری رسیدہ؛ ٹکیٹ رائے عذر خواہ شد؛ و باز فائدہ نکرد، تا اینکہ میان بیجناتھ و ہلاس رائے غبار نفاق بالا گرفتہ۔ چھاؤ لال بواسطہ بالک رام، کہ با ہلاس رائے یار بود، از ہمہ رازہا مطلع گردیدہ و بیجناتھ و، دھنپت رائے تمام ملک در جاندا د قرضہ گرفتہ، اقساط وزیر و انگریز و سائر اخراجات روبکاری بہ صیغہ[۶] التوا بہم سانید۔ ٹکیٹ رائے تدارک ایں مہم ضرور دانستہ، بگورنر[۶] سر جان شور پیام[۷] برد، و چناں وانمود کہ سبب ایں امر فقط، فضول خرچی[۸] وزیر است۔ و درخواستِ پندنامہ بنام وزیر، و خطے[۹] برائے

---

۱ اصل: "مرا سودی" ۲ اصل: برنت ۳ اصل: ادبان ۴ اصل: بخشدوچول۔

۵ اصل: "تا ہشت بیست روز" ۶ اصل بگورنر سر خاں سورٹ اصل: "تباہ برود"

مسٹر چیری، کہ ساعی شدن استقرار خرچ وزیر دہد، از کونسل نمود. و گورنر مطابق درخواست او لعمل آوردہ؛ مسٹر چیری استفسار نقشۂ کار از وے کرد. چوں مقصد ٹکیٹ رائے ہمیں قدر بود کہ سی چہل لکھ در اخراجات وزیر و ملازمانش تخفیف یافتہ، در تنخواہ سود سالیانہ برود، و ضبط فضول خرچئ خود و متوسلانش در خاطر نداشت، مسٹر چیری جواب باصواب[1] نیافت.

لہذا ارادہ کرد کہ بواسطۂ التجائے کہ ٹکیٹ رائے بجہت تخفیف خرچ وزیر بہ گورنر بہادر بردہ، میانۂ او و وزیر نزاع انداختہ، مقصد انتظام خرچ بلکہ جمع[2] جائداد وزیر ہم حاصل نماید، باینطریق کہ حسن رضا خاں بخشی و بھجراج[3] خزانچی و یکے دیگر دیوان، و وزیر خود [نگران[4]] کار ہمہ شد. و چوں توجہ وزیر غیر ممکن بود، گمان میکرد کہ آں امر بمن تفویض خواہد یافت؛ و ہمہ ہا برائے نام، و مدار[5] جملہ کارہا تمام موقوف بر اشارۂ مرا[6] خواہد شد. دریں وقت بعضے عقلا بہ وے [گفتند[7] کہ] تقویت وزیر مناسب نیست، امّا زاغ[8] انداختن درمیان ایں دو کس خوب است. چوں ٹکیٹ رائے

---

۱ اصل: بے صواب ۲ اصل: "جمع ہم جائداد وزیر حاصل نماید" و "ہم" بعد "وزیر" مناسب تر است و بعد "جمع" غالباً سہو کاتب. ۳ ہوئے: "بھجراج" (کہ دریں مخطوطہ باینطور نوشتہ) را مطابق نسخۂ خود بہراج خواندہ، در حاشیہ مینویسد کہ "غالباً چھراج است". ۴ در اصل بیاض و در ہوئے: "Superintendent"

۵ اصل: مدار جملہ ۶ معرہ ۷ اصل کرم خوردہ باینطور نوشتہ: "کی... لو" ۸ ہوئے "create breach"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

را اپنا ہے بجز اینطرف باقی نخواہد ماند، گردن بحکم خواہد داد، و دخل در کار رہا بے مانع میسر خواہد آمد؛ آنوقت بت د ریج انتظام ہر امر می تواں کرد۔ و ایں صلاح درست بود۔ لکن مسٹر چیری طرف وزیر بنا برابلہی او[1] .... از کونسل...... آں مصلحت گردد۔ باآنکہ مسٹر کوپر[2] ...... ایں رائے مینمود[3]، خدا داند بہ کدام مصلحت گورنر اجازت داد۔ جھاؤ لعل و بھجراج بوزیر مشورہ دادند کہ بالفعل مسٹر چیری را دلخوش کردہ، باعانت اوچیکرٹ رائے را معزول، و اختیار کار رہا بدست خود باید گرفت؛ بعدازیں امید مسٹر چیری را بہ گفتگو منقطع خواہند[4] کرد۔

بباید دانست کہ اینجماعت ہمہ ہا در انوقت اعانت مسٹر چیری در عزل ٹکیٹ رائے مینمودند و ہر یک مقصدے، کہ[5] قاصد ارادہ دیگرے بود، در خاطر داشتند۔ چنانچہ جھاؤ لعل بنا برنگاہ[6] بتقریب وزیر نیابت را بجہت خود میخواست۔ و بھجراج گمان میکرد کہ چوں وزیر باٹکیٹ رائے بدخل مسٹر چیری راضی نخواہد شد، آں کار بر تفضل حسین خاں قرار خواہد یافت۔ و حسن رضا خاں و مرزا جعفر میدانستند کہ بنام بخشی گری رو بکار[7] نیابت خواہند کرد۔ و از مقصد مسٹر چیری، کہ نہ از برائے حصول مقصود ایشاں ایں نقشہ قرار دادہ، غافل بودند۔ چنانچہ

---

[1] اصل: " او انست کہ درسہ از کونسل اسپنداں آں مصلحت گرددہ!" ودر ہوئے: "deeming it proper to side with the Wazir, because of his incapacity, asked the Council for permission to adopt this course"
[2] اصل: "کوپر بہ ضعیف"؛ ہوئے: "Cooper was against..." [3] اصل: "مینمود کہ خدا...."
[4] اصل: خواہم [5] اصل: "کہ صد ارادہ ......"۔ [6] اصل: "برسکہ تقریب" [7] اصل: "ابکار ناخواہم کرد"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

اگر[1] سخن مسٹر چیری با جھاؤ لعل پیشرفت می یافت، بعد ازاں او را بایں دو و بھجراج در افتادن میشد۔ و ایں اشخاص آں زماں بجہت رونق کار خود، کار... [2]... جھاؤ لعل کردہ[3] مینمودند۔

القصہ بعد عزل ٹکیٹ رائے و وضوح مقصد مسٹر چیری، بھجراج، از امید تقرر[4] تفضل حسین خاں و قصد مالکی خود کہ در خزانہ مدنظر داشت، مایوس شدہ، بضرورت شروع بتقویت جھاؤ لعل نمود۔ حسن رضا خاں چوں مفرے نداشت، ہمچناں با مسٹر چیری ماندہ؛ [و] جھاؤ لعل کہ شکست بھجراج و تفضل حسین خاں ہر دو در خاطر داشت، در آنو بمقتضائے مصلحت، یکے[5] گشت۔ و مدتے مسٹر چیری را امیدوار داشتہ، آہستہ آہستہ بے پردہ شدن گرفت۔ بعد ازاں مسٹر چیری از قرارداد سخن راند۔ وزیر گفت کہ من برقرار خود[6] بودہ، بکارہائے ملک مستعد ہستم؛ و جھاؤ لعل واسطہ رسانیدن احکام منت؛ او در امرے کہ ضرورت افتد، البتہ بہ شما مشورہ خواہم کرد۔ مسٹر چیری در آنوقت خبردار شدہ، بضرورت ارادۂ تقویت ٹکیٹ رائے کرد۔ درینوقت ہم چند کس بہ مسٹر چیری مشورہ میدادند کہ ایں ارادہ خام است؛ باید کہ قرض مہاجناں راکہ بدنامی التوائے آں بر انگریزاں است، در پیش کردہ، درخواست سرانجام ایں را[7] از وزیر نماید؛ چوں ادائے آں یکے ناممکن است، بایں حیلہ سررشتۂ دیوانی بہ ٹکیٹ رائے

---

۱ اصل: بکر۔ ۲ اصل: بکہ ۳ اصل: کردہ ۴ اصل: لعرا ۵ اصل: یکے کست؛ ہوئے: "took the same side" ۶ اصل: "خود و بودہ" ۷ اصل: ررد زرا۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

قرار خواہد یافت۔ وحقیر ہم در آغاز کشمکش بمسٹر چیری گفتہ بودم کہ شمارا ایں[1] معاملۂ اول است، امّا من مثل ایں دو سہ قضیہ بسابق دیدہ‌ام؛ بخوبی معلوم منست کہ وزیر و جھاؤ لعل و بھجراج تن بہ خیالات شما نخواہند داد؛ مناسب آنکہ، دریں وقت غرض وزیر بشما وابستہ است، دو سہ کس را، کہ بصفت[2] وفا و کاروانی معروف باشند، مشغول کارہائے وزیر کردہ، بواسطۂ آنہا شروع در مطلب[3] نمائید؛ و امور را صرف بر وعدہ ہائے ایشاں موقوف نگزارید۔ مسٹر چیری در جواب گفت کہ قوم مرہٹہ بمکاری و عیاری مشہور اند، و من با آنہا معاملہ کردہ ام؛ کار ایں مردم کہ در حساب نیستند، بد من[4] باید گزاشت وتماشا باید کرد کہ چہ میشود؛ بعد از انکہ از نتیجۂ سعی با آنکہ در استرضائے وزیر دارم، سر رشتۂ کار بدست من در آید، ہر کاریکہ منظور منست[5] بعمل خواہد آمد۔ الحاصل مسٹر چیری کاغذ سہ سالۂ ٹکیٹ رائے را دیدہ، بوزیر گفت کہ از روئے کاغذ (حسن) خدمت ٹکیٹ رائے ظاہر میشود و مظنہ[6] خیانت او غلط بر آید؛ مناسب آنکہ دیوانی بر و بخشی گری بہ حسن رضا خاں قرار یابد، وجھاؤ لعل بہ کار قدیم [و] بھجراج بخزانہ مامور باشد۔ وزیر جواب داد کہ مظنہ[6] خیانت ٹکیٹ رائے، کہ بقول شما ثابت شدہ، بایں کاغذ جعلیٔ او [و] ایں نظر سرسری

---

[1] اصل: الدین [2] اصل: لصعۃ [3] ہوئے: "reform" [4] اصل: بس [5] اصل: انس [6] اصل: مطعہ؛ ہوتے "Imputation" [7] اصل: پرنری

شما چگونه دفع مینمود اند شد؛ وعزل او باین شروط شده که در تقویت
او دیگر باره ازاں طرف کوشش نشود. بنابرین تباین میان وزیر
ومسٹر چیری گفتگو بدرازی[۱] کشیده، سبب فیمابین[۲] برهم گردید. و
چوں بدون سند وتخویف اصلاح وزیر ممکن نبود،
ودراں نزاع بودنِ مسٹر چیری پیش وزیر مناسب نمی نمود،
لهذا گورنر، مسٹر چیری را عزل کرده، لومسڈین[۳] صاحب را،
که کلان بنارس بود، بدانکار مامور ساخت؛ وزیر
نوشت که مسٹر چیری را بنابر حفظ مرتبه شما ازکار موقوف داشتم،
مامول آنکه جهاؤ لعل را که افساد پیشه است درکار نیابت دخل ندهند،
ووزیر وجهاؤ لعل این معنی را حمل برضعف گورنر کرده، بظاهر موافق
وبباطن تمام برخلاف آن شروع نمودند. معلوم باد که این کشمکش ها
که وزیر درین معامله با مسٹر چیری کرده، ازجهت تقویتے بود که بجهراج
اززبان تفضل حسین خاں وگماشته[۴] خود شنبهوناتهه[۵].... رهنمائی
وزیر میکرد، وسخنان دروغ ساخته، ازمزاج گورنر وسررشته کار
انگریزاں امید حصول مقصد باو میداد. والا وزیر اینقدر جرأت
برتخالف مسٹر چیری درانوقت نداشت، وقضیه برین درازی
نمی کشید. وعجیب تر اینکه بعد عزل مسٹر چیری وظفر برمقصود، خیال
نیابت درسر بجهراج[۶] گرفته [با] جهاؤ لعل طریق اخلاص وباتفضل حسین خاں

---

۱ اصل: بدازی کننده ۲ اصل: مرهم؛ هونے: "they ceased to visit each other"
۳ Lumsden ۴ هونے: "agent" ۵ اصل: موسر ۶ اصل: بس جان؛
هونے: بچهراج

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

که پانزده سال در حمایت او اوقات میگزرانید، مسلک نفاق اختیار کرد۔ و باوجود اینهمه (شعبده)، ہا الی الآن از جمیع آفات مصئون درانها فرصت بسر میبرد۔

وهم درین سال عالیه بنت برهان الملک مغفور بعالم باقی[1] خرامید. او زنے بود باوقار عصمت و شهامت؛ مادام الحیات در امارت و عظمت گزرانید؛ قبل از ولادت باسعادتش عسرتے لاحق حال نواب برهان الملک بوده؛ بمجرد تولد او مقدمات این دولت از نهانخانهٔ تقدیر رخ نمودن گرفت. و بسمائے روز افزونے، نسیم لطف وزینت حقیقی[2] در وزیدن آمد۔ ہنگامیکه نواب صفدر جنگ از احمد خاں بنگش شکست خورد، نواب عالیه در شاهجهان آباد بود[3]۔ جاوید خاں مدار المهام سلطنت اراده کرد که بے ادبی کند۔ بیگم معه ملازمان خود مستعد مدافعه شده، باعث کندیٔ دندان طمع او گردید۔ و پس از وصول صفدر جنگ، خزائن خود را فدائے او کرده، جمیع ملازمان شوهر را خلعت و اسباب ثروت و حرب که درمیان سفر تاخته بودند، بخشید۔ ازان باز بے[4] مایه شده، تمام عهد پسر بجاگیرے که[5] یکنیم لکھ سالیانه ازان حاصلش و عطائے بادشاه بوده، قناعت نموده، طمع در ملک و خزینهٔ او نکرد۔ و هرچند نواب مرحوم درصدد[6] خدمت گزاری آمده حیله ها برانگیخت، فائده بران مترتب نشد۔ بنابرین، بعد فوت آں

---

[1] اصل: فانی [2] اصل: "سیماب روز افزونی مہب لطف وزیب حقیقی ......"

[3] اصل: بوید [4] اصل: می ماه [5] "که" غالباً از سهو کاتب قبل از "بجاگیرے" نوشته شده۔ [6] اصل: حدد

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

مغفور، از نقد و جنس، زیاده از ده پانزده لکھ، کہ آنرا ہم بجہت سفر حج اسلام از خرچ باز داشتہ بود، باقی نماند۔ اما وزیر بہ گمان اینکہ متروکات او بسیار خواہد بود، متوسلان بیگم ایذائے بسیار رسانید۔ چنانچہ رسم نشستن چہل روز بر موضع فوت (شدہ) کہ در زنان ہند رواج تمام دارد، بہ تعزیت داران بیگم بجا آوردن نداد۔ و بی بی ہائے کہنہ سال خواصان صفدر جنگ و محرم علی خاں و مطبوع علی خاں را، کہ ہر یک شصت ہفتاد سال بعزتے، کہ ما فوق آں متصور نیست، گزرانیدہ عادت باں کردہ بودند، و نواب مرحوم در حضور آنہا مؤدب می ماند، در ہماں ہفتہ ازاں خانہ برآوردہ، سلاسل در پا، پیادہ در کوچہ ہائے فیض آباد گردانیدند۔ و بمحض توہم ضرب و ستم بسیار کردہ بعد ازانکہ چیزے بعمل نیامد، ہمچناں بلکھنؤ آوردند؛ آخر بہ ضبطی اموال خاصہ آنجمع شدہ... شدہ، آں عمل شنیع کہ موجب تنفر ہر کسے شد، تمام گردید۔ و بجز از ذخیرۂ نیک نامی چیزے، زیادہ ازاں کہ در آغاز معلوم بود، بحصول نرسید۔

دیگر از وقایع ایں سال، آمدن جنرل موصوف است بکانپور۔ توضیح آں اینکہ سرداران کنپو در حصول مناصب مطالب خود گفتگوئے بہ کونسل بکلکتہ کردہ بودند؛ و جنرل، بجہت تصحیح آں، بسواری ڈاک وارد آنمکان شدہ، اصلاح .... داد۔ و وزیر

---

۱ اصل: اندازی ۲ اصل: تعزیہ ۳ اصل: آوردند ۴ اصل: بوبو ۵ صلح: ۶ اصل: بنوسد ۷ حسب معمول در اصل: "بمنح" ۸ اصل: حصح ۹ اصل: ذاب العین؛ ہوئے: " "Points of dispute"

جھاؤ لعل را، بہ بہانۂ ہمراہیِ وزیر علی، باستقبال و مہمانی جنرل بکانپور فرستادہ، درخواست آمدن او بہ لکھنؤ کرد۔ و جنرل، بعد الفراغ کار، در عین ...[1]...... قضایائے مسٹر چیری، بہ لکھنو آمدہ، و مراتب بہ نصیحت بجا آوردہ، در ہماں زودی عازم کلکتہ شد۔

---

[1] اصل: علی؛ "While the dispute with Mr C. was in progress"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

وقایع سنه ۱۲۱۱ھ
۹۷-۱۷۹۶ء

در ابتدائے محرم ایں سال مسٹر چیری از لکھنؤ عازم بنارس گردید۔ و مسٹر لومسڈین مثل بیکاراں دراں شہر منتسم[1] گشتہ۔ کوکب بخت جھاؤ لعل بشرف کمال رسید۔ غلام قادر خاں، کہ نوکر کمپنی و زبان مسٹر لومسڈین بود، بہ سلوک کاذبہ جھاؤ لعل از خار فتنۂ خاطر او بہ کلی جمع شد۔

وحقیر، نزد ایں وقت مقام لکھنؤ[2] مناسب ندانستہ، رفاقت مسٹر چیری اختیار کردم۔ وہمہ برسات در بنارس گزرانیدہ، عازم کلکتہ شدم۔ زیرا کہ جھاؤ لعل دراں قضایا، بالواسطہ و بے واسطہ فکر[3] مرا بر اعانت خود و ترک رفاقت مسٹر چیری میکرد؛ وچوں ایں معنی بعمل نیامد، درصدد عداوت برآمدہ؛ احتمال غالب بود، کہ حیلہ برانگیختہ، ایذا رساند۔ وہمدریں ایام محالات بریلی، کہ بہ شنبھو ناتھ برادر بیجناتھ تعلق داشت، بہ تخفیف جمعے حوالۂ الماس نمودہ۔ علاقۂ نرمل داس و بیسوارہ ڑا میان مرزا مہدی و نواز سنگھ اردلی[4] تقسیم کرد۔ مجملے از

[1] اصل: منقسم [2] اصل: از [3] اصل: کمر [4] اصل: ایرانی

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

حال مرزا مہدی اینکہ با وصف آنکہ او از خاک بر داشتۂ[۶] ٹکیٹ رائے بود، و بہ عصر نیابت مومی الیہ بہ حسن رضا خاں متوسل شدہ، داعیہ نیابت و اظہار آں بے محل نمود۔ و ٹکیٹ رائے بدیں سبب او را عزل نمودہ، در عوض[ا] ...... او را محبوس فرمود۔ بعد چندے کہ در ٹکیٹ رائے متزلزل گردید، او از حسن رضا خاں بریدہ بہ جھاؤ لعل توسل جست۔ و بمجرد اداے پنج شش لکھ خلاص گشتہ، بنا بر خوشامد ہائے ارذل[ع] کہ عار عیور انست، اعتضاد او گشت۔ و حالا با تفضل حسین خاں، بتقریب اینکہ [پسر[۳]] خان موصوف داماد برادر اوست، آمیزش دارد۔ و باوجود ویرانی ہا کہ در بریلی کردہ، دخیل کار ملک شدہ؛ در بد اندیشی حسن رضا خاں و جھاؤ لعل و ٹکیٹ رائے ہر سر مبالغہ می فرماید۔

القصہ کار کہ جھاؤ لعل دراں ایام برائے وزیر کرد، ایں بود، کہ مدِ[ہ] خرچ اعزہ و قدیمیان و سرداران سپاہ و نیز[ھ] اقربا و برادران و زنان حرم برہان الملک و صفدر جنگ و نواب مرحوم بعضے را بسیار کم و بعضے را بانمرہ[ے] موقوف داشتہ۔ کفایت آں بخزانۂ خاص او رسانید۔ و از بدنامی استر[ث]داد از انگریزاں قرضہ عہد ٹکیٹ رائے کہ قرب یکنیم کرور بود[ش].... گردانید، بانیطرق کہ آنچہ تمسک انگریزاں بو

[ا] اصل: لصر خاس؛ ہوئے: "embezzlement" [ع] اصل: ازل
[۳] ہوئے۔ [ہ] اصل: مدد۔ [ھ] اصل: حی [ے] کذا [ث] اصل: استرا
[ش] اصل: مصروع؛ ہوئے: "Paid off"

سود را موقوف و چهل لکھ از وزیر قرض کرده نقدا دا نمود. و قرضهٔ
مهاجنان شهر[1] را بر هفت سال قیمت و تنخواه آن بر عالم بالا تر نمود.
بعضے از اینها ایستادگی[3] داشتند. چون جواب و سوال معامله به راجه
مهرا مفوض[2] شد، حساب خود را فهمیده، قبول آن تقسیم نمودند. و امّا
در تصرفات عملهٔ[4] وزیر و متوسلان ٹکیٹ رائے، که حالا با قربا و متوسلان
او متقل شده بود، ہیچ غور نکرد، بلکه آن (رسم) به نسبت سابق بیشتر
شده. آن قدر پرده ملک[5] که در عهد پیش بود از سایه رفع شد.

معلوم باد که این حال جدید نیست. قبل ازیں هم، هر کس را
بکارے می گماشت، گویا آن خدمت را بجاگیر او میداد. چنانچه هالک رام
که ناظر هزار نفر بارگیر بود از دانه خوری اسپها و نعلبندی هر ماهه و دو
گردنی[6] سالیانه و در ماههٔ بارگیران از ٹکیٹ رائے میگرفت. معهذا در
سفر و حضر[7] دراں سردی همه .... بودند، و بدان سبب بسیار تلف
شدند. و در سالے دوبار بوقت روبکاری سفر، نعلبندی میکنانید[8]؛ و
دانه در هر چند روز یکمرتبه میداد؛ و در ماههٔ بارگیران نصف میرسانید.
اگر کسے از بارگیران اظهار این اعمال در دربار میکرد، جهاؤ لعل او را

---

[1] اصل: "سرلاسرلیثی سال قیمت و تنخواه ......" [2] اصل: مفوش [3] اصل: "استادگی" ممکن است که این "استادے نداشتند" باشد. امّا هوئے این را ایستادگی خوانده "stood out" نوشته. [4] اصل: غلّه [5] کذا؛ هوئے "thin (veil)" [6] اصل: گردنی [7] اصل: "سفر و حضر دران سردی همه ...... دکر مخوروه) بودند" و در هوئے: "The horses had to stand uncovered for three watches in the depth of winter" [8] میکنایند (اصل)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

مجنون و خبط[1]...... ساختہ، از نوکری برطرف میکرد۔ آں را کہ خود از فرمائش روبکاری وزیر و مزاج دلدہی او، فرصت بسر خاریدن نداشت۔ چنانچہ از دو ساعت شب باقی ماندہ تا یکنیم ہر روز، و باز از [چہار ساعت] ہر[2] روز تا بدہ ساعت ہر شب، بلا[3] منقطع دراں (تعمیل) مصروف بود۔[4] اگر بر گماشتہائے خود اعتماد نکردہ، متوجہ کار آنہا میشد، آں [اثر] از دست میرفت۔ نظیر ایں آنکہ روزے الماس علی خاں بوے گفت کہ نواب صفدر جنگ، باوجودیکہ کار یک صوبہ داشت، دوپہر در توجہ معاملات صرف می[5] کرد؛ و بر شما اینقدر بار است، مناسب آنکہ وقتے و مکانے برائے خود معین نمایند۔ جواب داد کہ احوال صفدر جنگ معلوم نیست، اما اینقدر میدانم کہ کار یک پرگنہ و یک صوبہ و دہ صوبہ ہمہ برابر است؛ و ہر کس کہ مذکور معاملہ بمن نماید، در جواب آں، با آرے، یا نہ، باید گفت؛ برائے ایں قدر کار وقت [و] مکان[6] تعین کردن حاجت نیست۔ و[7] ہم بدیں جہت است کہ وزیر از وے راضی بود؛ و ہموارہ بر زبان می آورد کہ حسن رضا خاں و ٹکیٹ رائے و حیدر بیگ ہر سہ نمک حرام بودند؛ و خانہ[8] مراجہاؤ لعل

---

[1] اصل: "خط مجوب ساختہ" [2] اصل: ہر روز باقی ماندہ تا ہر شب۔
[3] اصل: لایقطع [4] در اصل بیاض، و در ہوئے "Influence" [5] ہوئے: میکرد
راضی کرد" خواندہ، لکن اینجا محل اضافہ "نہ" نیست چنانکہ از عبارت آئندہ ظاہر میگردد
[6] اصل: "مکان سمس تعین ......" [7] اصل: "او" و ایں غالباً سہو کاتب است۔

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

[درست ساخت]. [و ایں عجیب مغالطۂ او بود]

[و بعد از ینہا وزیر برائے سفر آں موسم مستعد شد ؛ و دریں سفر برائے ظاہر کردن کبر] انگریزاں [و رعایائے خود آں عزتے کہ جھاؤ لعل را باآں سرفراز کردہ] ، قصد الہ آباد و کانپور و فرخ آباد نمود. و عمارات قلعہ الہ آباد را کہ ، بجہت نقل سنگے چند بلکھنو خود خراب کردہ بود ، امر بعمارت فرمود. از انجا بکانپور آمدہ ، بنا بر محل نیافتن جھاؤ لعل پیش سرداران آنجا ، مزجر شدہ بفرخ آباد رفت. و پسر کلانِ مظفر جنگ را عزل نمودہ ، طرف دیگرے از پسران او گرفت.

توضیح آں اینکہ مظفر جنگ پسر احمد خاں بنگش دراں ایام مردہ ، پسر کلانش جانشین شدہ بود. وزیر او را بہ زہر دادن پدر منسوب کردہ ، معزول ساخت. معلوم نیست کہ ایں سخن راست بود یا دروغ ؛ اما گمان غالب اینکہ ایں امر از تدبیرات جھاؤ لعل باشد ،

---

[1] ہوئے: "Set to rights" و مخطوطہ اینقدر ندارد [2] مخطوطہ ندارد؛ و در ہوئے: "This was a curious delusion of his." "After these affairs had been settled the Nawab Wazir prepared for his tours of that season, but on this occasion he resolved to visit (Allahabad, Cawnpore and Farrukh-abad) to show off (to the English) and his subjects the dignity with which he had invested Jhao Lal."

[3] قبل "امر" مخطوطہ "و" دارد [4] اصل: یافتن [5] اصل: نزجر؛ ہوئے: "feeling snubbed" [6] اصل: موم [7] اصل: بکمال

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

بغرض مختاری خداوند خاں۔ زیراکہ جھاؤ لعل از جانب گورنر نامطمئن وہموارہ در فکر......لہ ارکان دولت خود بود۔ چنانچہ مرہٹہ ہائے کالپی را از خود ساخت؛ و قوت علی بہادر را، بہ نسبت ہمت بہادر کہ دختر او بہ پسر جھاؤ لعل بطریق تبادلہ منسوب شدہ، از خود ۲ش میدانست؛ و عمر خاں را، کہ باعث فتنۂ غلام محمد بود، از رام پور طلبیدہ بملازمت وزیر میکنا۳نیدہ؛ و شکایت نصر اللہ خاں از زبان وے ظاہر کردہ، در صدد آں شد کہ دست قدرت عمر خاں را در رامپور مبسوط سازد۔ چوں گورنر باز خواستِ ایں امر کرد، بظاہر در گذر و رخصت عمر خاں کردہ، جواب داد کہ وزیر از جہت حصول شمشیرے و برا طلبداشتہ بود۔ و بہمیں مصلحت نیابتِ خداوند خاں را در فرخ آباد میخواست۔ چوں باوجود پسر کلاں مظفر جنگ، اقتدار خان مذکور بر افغانان مئو و شمس آباد و فرخ آباد ناممکن بود، چہ عجب کہ ایں ہمت باو دادہ باشد۴۔

دیگر از وقایع ایں ایام، آمدن زمان شاہ بادشاہ ابدالی بہ لاہور و خبر دیدن سکھاں۵ است بہوش خانہ ہائے ملک پنجاب. چوں گمان بود کہ شاہ ابدالی مانند جدّ خود، در لاہور توقف نکردہ، بتاخت۶ لکھنؤ و بنارس خواہد آمد، زیراکہ در دہلی خراب چیزے کہ آنجماعت گرسنہ را سیر نماید، در نظر نبود، لہٰذا سرداران انگریز

لہ اصل: نشنید؛ وہوتے: " elevating " ۲ اصل: "خودمی میداشت" ۳ اصل: کنانید
۴ اصل: "باشند" ۵ اصل: سکنات ۶ اصل: "ساحت"

مستعد مدافعه شده، به پشت گیری قلعۂ الٰه آباد و اتصال دریائے گنگ که بجهت آذوقه[1] مفید بود، در قنوج لشکرگاه ساختند۔ و (اینجابا) تواتر آلات حرب و فوج کمک از کلکته بدیشاں پیوسته، بنظر ورود داد استاده‌اند۔ امّا شاه ابدالی قصد تسخیر لاهور کرده، بعد چندے که اخبار بغی برادرش محمود والیٔ هرات بتحریک و اعتضاد محمد خاں بادشاه ایران شنید، بسرعت تمام معاودت بکابل نموده فوجے، در دو آبه مابین[2] اٹک و جهلم که بقدر ثلث[3] ملک پنجاب است، گزاشت۔ چنانچه آں مردم آں ملک را در تصرف خود دارند۔ چوں فوج روس قصد ایران کرده، محمد خاں با ایشاں [مشغول شده[4]]، مسموع میشد که میاں محمود و زماں شاه صلح گونه شده، در آغاز زمستان باز به لاهور خواهد آمد۔ امّا مصلحت جمعیت انگریزاں در قنوج معلوم نشده، همانا که مکنون ضمیر ایشاں ایں بوده باشد که بعد بوصول زماں شاه، به دهلی کوچیده در محالات بریلی بر لب گنگ، در جائے که پایابست[5]، استقامت خواهند کرد۔ و الّا از قرار فوج در قنوج، لکھنؤ و بنارس محفوظ نمی تواند ماند؛ چه هر که قصد لکھنؤ بکند، از راه اکبرآباد که عبور گنگ و جمن هر دو ضروری افتد، نخواهد کرد؛ بلکه گنگ[6] را بنابریں بر سر دوار پار شده، روهیله هائے عوث گڑھ و رام پور را جمع کرد[ه]، بے مانع راست بلکھنؤ و بنارس خواهد شتافت۔ پس

1 ہوئے: Supplied 2 اصل: مابس 3 ملت کے ہوئے: Occupied with:

5 اصل: با آبست 6 اصل: کمک را......

برائے حفظ لکھنؤ استقامت طرف بریلی برلب گنگ مناسب[1] است. و روہیلہ ہائے رام پور ہم بدیں سبب یکایک حرکت خلاف نمی توانند کرد؛ و اسداد معبرہائے پایاب گنگ بخوبی ممکن است. و[2] نیز دریائے گنگ درو دست و قلعہ الہ آباد ہمچناں برلب ست و بجہت آذوقہ امکان تنقیض نہ.

الحاصل، درہمیں ایام کہ آوازۂ آمد ابدالی گوش سامعاں را بر داشت، خبر ارادۂ سازش جھاؤ لعل با ابدالی در کلکتہ رسیدہ. گورنر سرجان شور بیقرار گشت. و زیادہ ازیں کاہلی[3] در امور روے مناسب ندانستہ، و تفضل حسین خاں را بھمراہی خود برگزیدہ، تا بنارس بر ڈاک، و از آنجا با سہ چہار ہزار سوار و پیادہ با استعداد و لایق، راہ لکھنؤ پیش گرفت. و وزیر و جھاؤ لعل، کہ قصد گورنر از جہت استقرار کار جنگ زماں شاہ می دانستند، تا جونپور استقبال کردہ، باتفاق بہ لکھنؤ برگشتند. بعد فراغ امور رسمی و تبدیلی وزیر دستار با کلاہ و امثال آں، گورنر درخواست عزل جھاؤ لعل و نصب نائب دیگر کرد. وزیر بقدر امکان عذر آوردہ، چوں مجال[4] تمرد در الوقت نداشت، جھاؤ لعل را از آمد و رفت دربار ممنوع نمود. و تفویض نیابت بالماس جزم کردہ؛ بجہت فریب تفضل حسین خاں و حصول بعضے اغراض، اسم او را ہم تذکور میفرمود. و قبل ازانکہ از گورنر ستد[5]

---

[1] اصل: الست [2] اصل: "وزیر دربار...." [3] اصل: مالی [4] اصل: بجال کردہ [5] اصل: اسپنداں؛

آن می نماید، مہرو بعضے حرفات با لماس سپرده، علامات تفویض نیابت بوے ظاہر ساخت۔ و آن سٹیر گہ گ، با وصف اینکہ ہموارہ از قبول آنکار بجا شا داشت، بجہت پیشرفت مکر وزیر وبقاے جہاؤ لعل، قبول آن پرداخت۔ مقصد وزیر اینکہ اگر اینکار بوے تفویض یابد ہمچناں صورت بیگانگی با انگریزاں باقی خواہد ماند؛ و معائب جہاؤ لعل بسبب عدم کاوش الماس بوے ظاہر نشده؛ آہستہ آہستہ دیگر بارہ [بہ] عرصہ آوردن او صورت خواہد گرفت۔

امّا چوں گورنر میداننست کہ نیابت [بہ] الماس دادن از قبیل دنبہ بگرگ سپردن است، قبول آن نکرده، بجہت تفضل حسین خاں درخواست فرمود۔ وچوں خود وزیر نام او برده، انکار نتوانستہ، بکراہ تمام قبول نمود۔ و مضمون لا یحیق مکر السیئ الا باھلہ بوضوح[۲] پیوست۔ و گورنر، بعد استقرار آنکار، و اضافہ کردن شش لکھ در سالیانہ کمپو نزک سواراں نو نگاہداشت، و اخراج جہاؤ لعل بطرف عظیم آباد، بمستقر خود رو نہاد۔

و وزیر، مقارن رخصتش، میجر پامر کہ بجہت تقویت تفضل حسین خاں ماندہ بود، و دیگر اعزّہ انگریزاں را از مکانہا

[۱] ہوئے: "Old Wolf" [۲] اصل: بوضوع

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

که جین و رو دگو رنز خود فرو آورده بود، به عجلت تمام[1] ...... نموده[2] ...... بعد
ازانکه سبب آں پرسیده شد، عذرے گفته. با تفضل حسین خاں گاہے[3] ......
وگاہے بلطف می گزرانند. ودر غم خلیع العذاری[3] و استقلال که در عهد جهاؤ
لعل عادت کرده بود سر[4] برده نهانی در فکر تدارک می باشد. و الماس هم
بسبب همان خفتے که در تعین نیابت بوے رسیده، ...[5] ... ودر فکر
بداندیشی است، تا از پرده غیب چه بظهور رسد:

ببینیم با کردگار جهاں ‌ ‌ ‌ درین آشکارا چه دارد نهاں[6]

بباید دانست که تقرر استقامت جهاؤ لعل در عظیم آباد نامناسب
واقع شده، زیرا که کار او بیاقت این همه تنظیم نداشت، بلکه اخراج
مطلق صلاح بود. چه اعتبار چنیں فرومایگاں رعب ریاست از دل بیبرد
ماں می برد وعدم امضائے تجویز الماس بجا بود، چه الماس را قوت
بیست هزار و پیاده و خزانه وافر بتغلیب[7] بهم رسیده است، بچنیں
کس قوت دیگر دادن خلاف رویه ملک داریست. معهٰذا آں قدر
ویراں کار است، که هر ملک که بوے تفویض شد، اگرچه در عمل داری
آں ...[8] ... چند تحلیل نشد، امّا نجاک سیاه برابرش ساخت. چنانچه
از قلت جمع علاقه او، که در شرح مسطور است، اینمعنی بوضوح می
پیوندد. و الی الآن دو مرتبه بغی کرده. نوبتے معه فوج و توپخانه وخزانه

---

۱ "نذر نموده هر کی را برورداد، بعد ازانکه" ہوئے: "Turning out" ۲ اصل: نعف؛ ہوئے: "at cross" ۳ کذا؛ ہوئے: "Freedom and license" ۴ اصل: شد؛ وممکن است که فقره باینطور باشد: "سر برده نهاد در فکر تدارک میباشد." ۵ اصل: "هریک راز هائے وزیر در فکر بداندیشی". وہوئے "shares the consels of Wazir" ۶ خلاف دستور ہوئے ایں بیت را ترجمه نکرده، نه هم در حاشیه ذکر نکرده. و در مخطوط غالباً از سهو کاتب "کردگاران" در مصرع اوّل نوشته شده. ۷ ہوئے: "embazzlement" ۸ اصل: "بجهاؤنی چند تحلیل شد"؛ ہوئے: "though he was for several reasons maintained"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

خود، می خواست که با فراسباب خان ملحق شود۔ دو دفعه بهمان نوع قصد کالپی
داشت، تا اینکه حیدر بیگ خان جمع مطالبش ادا کرده۔ نوبتے مسٹر جانسن
ولوبتے برسٹو صاحب بجهت تسلیمش معزول شدند، آنزمان برگشت،
که ایں حرکات نه بوج که در بنولا ازوے شنیده میشود، بنا بر حاشیه[1]
خوری عزل و وجوب بغرض حصول مطالب دلخواه خود و وزیر بوده
باشد۔ اما نصب تفضل حسین خان بنا بر وفور دانش و بینش خان موصوف
و امتیازیکه در اهلکاران وزیر دارد معقول است۔ و بجهت اصلاح
فیما بین وزیر و انگریزاں برتری[2] براں متصور نیست۔ لکن اصل مقصد
که عبارت از انتظام سپاه و ملک، یا برداشتن دستورات بد که دراں
مردم رواج یافته، یا اصلاح حال وزیر، بوده باشد، ناممکن[3] الحصول است۔
و از خان موصوف یا دیگرے از اهالی آں ملک امید ایں معنی داشتن
از قبیل گم شدهٔ صحن خانه را بر سقف عمارت جستن است، زیرا که آں
امید حاصل نمی شود مگر باشتمال قوت انگریزاں و ناظر شدن ایشان بهر[4]
چیزے و کل اعمال اهلکاران آنملک و سپاه۔ چه اگر وزیر و اهلکاران او
قوت انفعالی باشد[5] برائے نصیحت میداشتند، و ایں ده یا نزده سال
که اختیار کلیات امور، بعد مسٹر جانسن و برسٹو صاحب، در دست خود
یافته، نظمے[6] میدادند و حالانکه هر کس بطرف اغراض خود کشیده، کار را
رسانیده ند بجائے، که امروز رسیده است۔ و حالا شخصے[7] که نائب شود،

---

۱ کذا؛ بهوئے: "relish to remove" ۲ اصل: برندی ۳ اصل: "ممکن الحصول"
۴ اصل: برجری ۵ اصل: باند ۶ لطمے؛ بهوئے: "Reforms" ۷ اصل: مخفے.

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

اگر مدار کار بر ضعف و ......[1] گزاشته، کاوش اعمال وزیر ننماید، از
مفاسد خوہائے زشت او به نظم ہیچ اثر نمی تواند داد۔ و اگر باوے
در ہر امر ......[2] به نزاع اندازی فیما بین ...... خواہد گردید؛ و در
شکست وزیر شکستِ رونق کار نیابت نیز بوقوع[3] پیوند خواہد انجامید۔
و اگر بالفرض محال که اصلاح حال وزیر نمود، یا ضرر ہائے آنرا دفع یا کم[4]
ساخت، با اینکه آنشخص خواص بشری از خود ......[5] دور نمی تواند کرد
دریں حال که نه وزیر ناظر است و نه انگریزاں، تا کجا از اقربائے[6] خود پرہیز
میتواند کرد۔ و مرحبا که شخصے[7] فرشته صفت بہم رسد، چوں بندہ[8] واحد است؛
نیت اصلاح حال اینہمه جماعت مختلف از سپاہ و رعایا و اہلکاران را،
که از سالہا بے ترتیب، و عادت بامور زشت گردہ اند، چگونه میتواند داد۔
پس نقشہ[9] انتظام ملک دریں است که وزیر را یک دفعه نصیحت بلیغ
کردہ اخراجات او را محدود سازند؛ تا مختار آں بودہ، بطور حیدر بیگ
دخلے در کار ملک و سپاہ نکند۔ و مفسدان و خانه بر اندازاں را از حوالی او
دور سازند۔ و شخصے از انگریزاں، که تجربه اندوز کار ملک، و مالوف
با اہل ہند، و خیر خواہ جانبین بودہ باشد، بمختاری تمام به کار لکھنؤ[10] تعین
نمایند؛ تا نائب و دیوان و بخشی و خزانچی و ہر صاحب خدمت در فرمان

---

[1] اصل: سیفت کداسه ا ہوئے: "easy going" [2] "لکاو و لعرش به نزاع اندازی فیمابین مستحر خواہد گردید"؛ و در ہوئے: "If he enquire into everything, the result will be a quarrel between him & wazir" [3] در اصل حسب دستور: بوضوع" [4] اصل: ناکم [5] اصل: "خود بہا نیہر دور می تواند کرد" [6] اصل: اقربائی، ہوئے: "personal gains" [7] کذا، ہوئے: "suppose" [8] اصل: بند۔ [9] اصل: "جوابی"

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

او باشد، و برہنمائی او تشخیص[1] کارہا کرده بحضور وزیر بزده اجرائے آں نمایند
و چند کس از سرداران انگریز ناظر امور سپاه وزیر شده، یراق
و اسپہائے ایشاں ماه بماه رسانیده، کار و خدمت بگیرند۔ و
ہر کس از سپاه یا اہلکاراں یا رعایا از قانون جدید یا مخل[1] شود
[و یا] تجاوز نماید، ہماں وقت او را اخراج کنند، تا ہر که بماند[2]
مشغول کار و برفاه باشد۔ و ہر که مفسد است از میانه بروں
رود۔ و عمال و اہلکاران سابق تمام و اکثر سرداران سپاه
واجب الدفع اند۔ زیرا که بزرگی و فضول خرچی و ہزار مفاسد
دیگر عادت کرده اند؛ ازیں باطاعت و فرمانبرداری نمی توانند
داد، و رفع حجاب از میان مصلحان[3] و مفسداں نخواہند کرد، ہرگز
اصلاح آنہا ممکن نیست؛ بلکه مردم وسط و غربا را بعرصه [باید] آورد
و بکارہا مامور ساخت۔ اینہا بجہت ایزاد[4] طلبی و عزت مزید حرمت
مطابق فرمان و نفس الامر بعمل خواہند آورد۔

و اما اصلاح رعایا در آنست که پرداخت غربا و شکست اقویا نموده، برائے
ہر کس جمعے مقرر نمایند که ادائے آں تواند کرد، و خود ہرگاه تواند خورد[5]. و

---

[1] اصل: "مخل خود تجاوز نماید" [2] اصل: نماید۔ [3] اصل: مصلحاں و مفاسد نخواہند کرد۔ [4] اصل: اید و طلبی و عرش مزید حرمت مطابق حرمان و نفس الامر بعمل خواہد آمد آورد۔؛ و در ہوئے: "They will act according to orders & disinterestedly in the hope of gaining position and increased credit."

[5] اصل: بود؛ و ممکن است که از ماسبق ایں الفاظ بایں طور باشند: "برفاه تواند بود" بجائے "ہرگاه تواند خورد"، چنانکه در ہوئے۔

(باقی حاشیه نوٹ ۵ صفحه ۱۶۵ پر)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

عمال امین از متوسط وعز بالغضب نمودہ اختیار تقصیر[1] بجهے در دست ایشان ندهند۔ ودر [هر] ناحیہ از نواح ملک وزیر، فوجے[2] بچهاؤنی باید کہ [......][3] بہ مفسدان آنطرف، بتحریر عمال، میکردہ باشد۔ وچهاؤنی فوجی مسکن[4] از افواج انگریزی، بلکہ بپایۂ قلاع، در ملک بریلی، ضرور است کہ روہیلہ فرصت سرخاریدن نتوانند یافت۔ وبهر حیلہ کہ دست دہد، اخراج اقویائے آنجماعت از انملک وافواج وزیر کردن انسب است، تا بمرور ایام ضعیف الحال شوند۔ زیراکہ اصلاح آنہا بطور دیگر ممکن نیست، ودر وقت بدشرارہ[5] شر آنہا از ہمہ مفاسد بدتر خواہد رسید ——— والسلام

تمت تمام شد

(بقیہ حواشی ۶، ۷، ۸ صفحہ ۱۶۴)

[6] کذا؛ ودر ہوئے: "estimates draw up" [7] اصل: آنکہ برشہ ہوئے عبارت دیگر دارد، ویا بایں الفاظ اینقدر معنی گرفتہ؛ ہینولب: "and Provide horses and accoutrement and pay the men regularly every month and see that they render service"

---

[1] اصل: "لصر حملے" [2] اصل: فوجی چهاؤنی نماید۔ [3] ہوئے: "repress"

[4] کذا؛ ہوئے: "Formidable" [5] اصل: سرارہ سرایتہا

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

اشاریہ

(ا)

(الف)

آبرکومبی، جنرل ۱۳۷—۱۳۹، ۱۵۰، ۱۵۱
آتمارام کھتری ۶
آسبرن ۶۶
آصف الدولہ (مرزا امانی، ولیعہد، نواب وزیر، وزیر) ۳، ۵، ۱۲، ۱۷، ۲۰، ۲۲، ۲۵—۳۰، ۳۳، ۳۴، ۴۵، ۴۷، ۴۸، ۴۸، ۵۸—۶۱، ۶۴—۶۸، ۷۴، ۷۵، ۷۷، ۷۸، ۸۰، ۸۴، ۸۸—۹۱، ۹۳، ۹۴، ۹۷، ۹۹، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۱۲—۱۱۶، ۱۲۵—۱۲۷، ۱۳۰، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۴۱، ۱۴۳—۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۳—۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۲—۱۶۵
آفریں، میاں ۳۹
ابراہیم خاں، محمد ۹
ابراہیم علی خاں ۹
ابوالبرکات خاں بخشی کاکوروی ۷
ابوالحسن بیگ اصفہانی ۱۹
ابوطالب بن محمد اصفہانی (راقم حروف، حقیر، احقر، خود، کمترین) ۳، ۱۱، ۱۳، ۱۸—۲۰، ۲۳، ۲۴، ۴۳، ۵۲، ۵۳، ۶۷، ۷۲، ۷۵، ۷۷—۸۵، ۱۱۷، (۱۱۸)، ۱۳۰، ۱۴۶، ۱۵۲
اجاڑ رام ۳۷
احسان، شیخ ۱۲
احمد، میر ۱۲
احمد خاں بنگش ۱۰، ۲۱، ۱۴۹، ۱۵۶
اسحٰق خاں شوستری، محمد ۸
اسمٰعیل بیگ خاں ۸۳، ۸۷
اسمٰعیل بیگ شورہ ۳۵، ۴۰، ۴۱، ۵۳—۵۵، ۷۶، ۸۷، ۹۳، ۹۴، ۹۷
اشرف علی خاں پسر بنایہ علیخاں ۱۲۹
افسر اسیاب خاں ۱۶۲
افغان۔ افغانان ۱۹، ۱۱۷، ۱۵۷
اکبر علی خاں ۳۶
اکبر علیخاں پسر حیدر بیگ خاں ۱۲۱
الماس علی خاں ۱۰، ۳۴، ۳۷، ۴۰، ۴۱، ۵۰، ۷۳، ۷۵—۷۹، ۸۴، ۱۵۲، ۱۵۵، ۱۵۹—۱۶۱
امراؤ گیر ۲۳
امیر بیگ مغل ۶۷
اندر گیر گسائیں ۱۰
انڈرسن ۴۶
انگریز۔ انگریزاں انگریزی ۲۱، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۳۳، ۳۴، ۳۷—۳۹، ۴۵، ۵۱، ۶۶، ۶۷، ۷۰، ۷۶، ۷۷، ۸۳، ۸۴، ۸۸، ۹۴، ۹۵، ۱۰۵، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۶، ۱۳۸—۱۴۰، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۵۳، ۱۵۶—۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۲—۱۶۵
انوپ گیر ۶۳
انور علی خاں، خواجہ سرا ۳۰، ۳۶
ایرج خاں ۱۶، ۱۷، ۱۴، ۲۰، ۲۴، ۳۱، ۳۲، ۳۴، ۱۳۳، ۱۳۵
ایلیٹ، مسٹر ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۳۳، ۱۳۴
ایلو، میجر ۳۳

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

(ب)

بادشاہ ۲۰، ۲۲، ۲۴، ۲۹، ۳۰، ۱۴۹
باقر علی خاں ۷۱
بالا راؤ مرہٹہ ۱۲
بالک رام ۹۲، ۱۴۳، ۱۵۴
بجے راج ۸۴
برسٹو، جان ۱۶، ۲۰، ۳۱، ۳۲، ۳۵، ۳۶، ۴۵،
۵۴، ۵۶، ۶۵، ۶۷، ۷۵، ۸۱،
۸۳، ۸۶-۸۸، ۹۱-۹۴، ۱۰۲، ۱۹۲
برہان الملک ۶، ۸، ۹، ۱۹، ۱۴۹، ۱۵۳
برہمناں ۱۴۲
بڑے مرزا ۲۸، ۲۹
بستی رام ۳۴، ۳۷، ۴۰، ۴۱، ۴۳
بسنت علی خاں، خواجہ ۷، ۲۱، ۲۵ ـــ ۳۰
بشیر خاں، محمد ۵، ۷، ۱۰، ۱۴، ۲۳، ۲۴، ۳۰
بلبھدر سنگھ ۶، ۷، ۸۰، ۸۳
بلین، ڈاکٹر ۷۰، ۱۱۵
بندہ علی خاں ۹، ۱۲۹
بندیلہ ۶۶، ۸۳
بہادر علی، میر ۲۴
بہار علی خاں ۷، ۱۸، ۳۶، ۴۴، ۷۴
بیجناتھ ۱۱۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۵۲
بینی بہادر ۶، ۱۷

(بھ)

بھجراج ۱۱۱، ۱۴۴ ـــ ۱۴۸
بھگوان داس ۹۲
بھوانی سنگھ، راجہ ۸۸
بھولاناتھ ۸۴

(پ)

پامر، میجر ۴۶، ۸۵، ۸۷، ۹۳، ۹۹،
۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۹
پٹیل ۴۶، ۹۷، ۱۱۵
پرتاب سنگھ ۶
پرشاد سنگھ ۱۰
پرلین ۶۴، ۶۵

(ت)

تپر چند بقال ۷، ۲۵، ۲۶، ۳۸، ۳۹، ۸۴
تحسین علی خاں، خواجہ سرا ۱۴
تفضل حسین خاں ۵، ۶، ۲۶، ۲۹، ۳۶، ۴۵، ۴۶، ۵۳،
۸۶، ۱۰۲، ۱۰۷-۱۰۹، ۱۲۹، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷،
۱۴۸، ۱۵۳، ۱۵۹ ـــ ۱۶۲
تقی بیگ ۸۷
تلنگہ ۱۴، ۳۸

(ٹ)

ٹکیت رائے ۳۵، ۴۹، ۵۲، ۵۵، ۹۰، ۹۱، ۹۳،
۱۰۵، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۹، ۱۲۵ -
۱۲۷، ۱۳۰، ۱۴۲-۱۴۷، ۱۵۳-۱۵۵
ٹیپو۔ تپو ۱۲۹، ۱۴۰

(ج)

جاٹ ۱۱
جانسن ۳۶، ۵۵، ۶۴، ۶۵، ۷۳-۷۷،
۷۹، ۸۱، ۸۵-۸۷، ۹۱، ۱۳۳، ۱۶۲
جاوید خاں مدار المہام ۱۴۹
جمال الدین خاں، سید ۱۱، ۴۴
جمشید بیگ ۱۱، ۱۰۰
جعفر، مرزا ۱۱۶، ۱۲۸، ۱۴۵
جگناتھ، راجہ ۶، ۳۱، ۳۵، ۹۲، ۹۳، ۱۱۰
جنگلی، مرزا ۶، ۴۶، ۱۳۵
جواں بخت شہزادہ ۹۷
جواہر علیخاں، خواجہ ۷

(جھ)

جھاؤ لعل ۱۴، ۲۵، ۲۶، ۴۰، ۸۹، ۹۰، ۹۲، ۱۰۵،
۱۱۶، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۵-۱۴۸، ۱۵۱، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۱

(چ)

چین سنگھ ۶۵، ۶۶، ۶۹، ۱۱۷
چیری ۵۹، ۱۳۳، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۳-۱۴۸،
۱۵۱، ۱۵۲

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

(ح)

حسن، محمد، مرزا ۵۴، ۹۸

حسن رضا خاں ۸، ۹، ۳۱، ۳۴ — ۳۶، ۴۹، ۱۲۰، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۴۴ — ۱۴۷، ۱۵۳، ۱۵۵

حسین علی خاں پسر حیدر بیگ خاں ۱۲۱

حیدر بیگ خاں کابلی ۱۰، ۱۷، ۱۸، ۳۱، ۳۴ — ۳۶، ۳۸ — ۴۰، ۴۴، ۴۶، ۴۸ — ۵۶، ۶۴ — ۷۰، ۷۳ — ۸۱، ۸۴ — ۸۷، ۹۱ — ۹۶، ۹۹ — ۱۱۰، ۱۱۸ — ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۵ — ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۵۵، ۱۶۲

(خ)

خادم حسین بنگالی ۵۷

خانزاد خاں ۱۱۰

خداوند خاں ۱۵۷

خوش نظر، خواجہ سرا ۳۵

(د)

دھنپت رائے ۱۱۱، ۱۴۲، ۱۴۳

(ذ)

ذوقی مل ۷

(ر)

راجپوت۔ راجپوتاں ۴۱ — ۴۳، ۷۲، ۸۲

رام نرائن ۶

رچیٹیسن۔ رچرڈسن، کپتان ۳

رحمت، حافظ ۱۳۷

رحمت اللہ خاں ۴۵

رحیم خاں، مرزا ۱۱۵

رضا بیگ مغل ۸۹

رضا علی ۱۳۵

روہیلہ ۵، ۱۱۷، ۱۳۷ — ۱۴۱، ۱۵۸، ۱۶۵

(ز)

زمان شاہ ابدالی ۱۱۷، ۱۴۰، ۱۵۷ — ۱۵۹

زین العابدین خاں طباطبائی ۱۸، ۲۰، ۲۳، ۳۷، ۳۹ — ۴۲، ۴۴، ۵۱، ۱۱۶

(س)

سالار جنگ ۸، ۱۳، ۶۶، ۷۳، ۷۹، ۱۰۴

سرفراز بیگ ۱۰۸

سعادت علی، مرزا ۵، ۱۶، ۲۶، ۲۷، ۲۹، ۳۵، ۴۵، ۴۶

سکھ۔ سکھات ۱۴۱، ۱۵۷

سلیمان شکوہ، شاہزادہ ۱۱۰

(ش)

شفائی خاں، حکیم ۱۱۹

شفیع اللہ ثانی، شیخ ۵۶، ۷۶

شفیع خاں، مرزا ۳۱، ۷۳، ۷۶، ۷۷، ۸۰، ۱۱۵

شنبھوناتھ ۱۴۸، ۱۵۲

شور، سرجان، گورنر ۱۳۰، ۱۳۸، ۱۴۳، ۱۵۹

(ص)

صفدر جنگ ۵، ۶، ۸ — ۱۰، ۱۴، ۱۸، ۱۹، ۸۰، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۳، ۱۵۵

صورت سنگھ ۶، ۲۴، ۳۸، ۷۳، ۹۲

(ط)

طالب علی ۲۷

طاہر، آقا ۱۱

(ع)

عبدالرحمٰن خاں افغان قندھاری ۲۴

عبداللہ بیگ ۶۷، ۷۳

عبدالمطلب خاں ۱۱۵

عجب خاں افغان ۲۶

عطا بیگ خاں ۱۰۰

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

علی بہادر ۱۵۷
علی محمد روہیلہ ۱۳۷
عماد الملک ۱۰
عمر خاں ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۵۷
عنبر علی خاں، خواجہ ۷
عین الدین، خواجہ ۵۶، ۵۷، ۹۲

(غ)

غلام حضرت، مفتی ۸۸، ۹۱
غلام قادر ۹۷، ۱۵۲
غلام محمد پسر فیض اللہ خاں ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۵۷
غلام مصطفیٰ، قاضی ۸۸

(ف)

فتح چند پاٹک ۳۷، ۳۸
فتح علی خاں ۲۳، ۴۹
فرینکلن، کپتان ۷۰
فضل عظیم خاں ۷۷، ۹۸
فضل علی، میر ۲۷
فیض اللہ خاں ۸، ۳۸، ۱۳۷، ۱۳۸،

(ق)

قاسم خاں منڈل ۱۱

(ک)

کارنوالس۔ کورنوالس ۹۷، ۹۸، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۷
کرنیوالس، لارڈ ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۰
کاییتھ ۱۰، ۳۸
کرم اللہ خاں ۶
کلاورن کلاورنگ ۱۶
کلب علی خاں ۸، ۹
کمپنی ۱۱، ۲۰، ۶۵، ۷۴، ۷۶، ۹۳
۱۰۵، ۱۰۶، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۵۲
کلنس ۱۳
کندن لعل ۳۸
کنوائے ۱۳
کوپر ۹۱، ۱۴۵
کوٹ ۶۴
کونسل ۷۳، ۸۶، ۹۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۵۰

(گ)

گارڈن، کپتان ۷۰، ۷۱
گاورکرنیل ۳۳، ۳۷، ۶۷
گسائیں۔ گسائیں ہا ۱۹، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، ۳۹
گورنر ۴۷، ۶۶، ۷۵، ۸۶، ۹۳، ۹۵،
۹۷، ۹۹، ۱۰۱، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۸،
۱۵۷، ۱۵۹ — ۱۶۱

(ل)

لطافت علی خاں ۷، ۳۰
لومسن۔ لومسڈین ۷۰، ۸۳، ۱۴۸، ۱۵۲

(م)

مبین، مولوی ۹۱
مڈلٹن۔ مڈلٹن ۱۶، ۴۰، ۵۳، ۵۴، ۵۶، ۶۴ —
۶۶، ۷۳ — ۷۷، ۷۹، ۸۱، ۸۳،
۸۵، ۸۶
محبوب علی خاں ۷، ۱۶، ۱۷، ۳۴
محرم علی خاں ۱۵۰
محمد بیگ (۱۱، ۱۲)، ۴۹، (۲۰)
محمد بیگ خاں ہمدانی ۳۱
محمد حسین خاں ۱۲۱
محمد خاں، بادشاہ ایران ۱۵۸
محمد خاں، سید ۸، ۲۱، ۳۲، ۳۶، ۱۱۵
محمد شاہ ۵، ۸
محمد علی خاں پسر فیض اللہ خاں ۱۳۷، ۱۴۰
محمد قلی خاں ۱۸، ۱۹، ۱۱۶
محمود والی ہرات ۱۵۸
مختار الدولہ، سید ۵، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۵ —
مرتضیٰ علی خاں، طباطبائی ۳۲، ۳۶
مخدوم بخش ۱۰۸

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

مراد اللہ خاں ۷۶
مرتضیٰ خاں بڑیچ ۱۱، ۱۶، ۶۴
مرتضیٰ علیخاں ۳۶
مرزا علی خاں ۸، ۱۳، ۵۷
مرہٹہ۔ مرہٹہ ہا ۱۴۷، ۱۵۷
مسلمانان ۱۷، ۱۱۸
مصطفیٰ خاں مصطفوی خاں ۵، ۱۱
مطبوع علی خاں ۱۵۰
مظفر جنگ ۱۰، ۱۵۶
معین الملک ۴
معزالدین خاں، شیخ ۷
معزز علی خاں، سید ۱۶، ۳۴
مکڈانلڈ، میجر ۷۰
مہانرائن ۷۶، ۱۱۰
مہدی، مرزا ۹۲، ۹۳، ۱۰۵، ۱۵۲، ۱۵۳
مہرا، راجہ ۶۳
میکفاسن، میکفرسن، گورنر ۱۰۰، ۱۰۲

(ن)

ناصر خاں، محمد، حبشی ۹، ۱۰، ۱۷
نجف خاں، مرزا — ذوالفقار الدولہ ۱۹ـ۲۱، ۲۳، ۳۰، ۳۱، ۳۸، ۴۰، ۴۵، ۴۶، ۴۶، ۶۴، ۱۱۶
نرمل داس ۱۱۱، ۱۴۳، ۱۵۲
نجو خاں ۱۳۹
نصر اللہ خاں ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۵۷
نصیر خاں، محمد ۹۱
نعمت اللہ، خواجہ ۱۱، ۱۰۰
نواب بیگم ۱۷، ۱۸ ـــ ۳۶، ۴۷، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۷۴، ۷۶، ۷۷، ۱۳۳،
نواب عالیہ بنت برہان الملک ۴۷، ۷۴، ۱۴۹،
نواب مرحوم، شجاع الدولہ آنجناب ۳، ۵ ـــ ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۳۵، ۳۹، ۴۶، ـ ۴۸، ۵۰، ۶۸، ۸۹، ۹۳،

۱۲۰، ۱۲۳، ۱۳۶، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۳
نواز سنگھ، اردلی ۲۸، ۱۵۲
نور بیگ ۱۷
نوروز خاں ۸۹، ۹۰، ۱۰۶
نول رائے، راجہ ۱۹

(و)

وزیر علی خاں ۱۳۴، ۱۵۱

(ہ)

ہاپر۔ ہارپر، کرنیل ۱۰۲، ۱۰۵
ہانے، کرنیل ۵۰، ۵۱، ۵۳، ۶۴، ۶۷ـ ۷۳
ہردے نرائن ۱۱۰
ہلاس رائے ۱۱۱، ۱۴۳
ہمت بہادر ۱۵۷
ہوزی ۶۴
ہستین۔ ہیٹنگز، گورنر ۱۶، ۴۶، ۶۵، ۷۰، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۹۴، ۹۵، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۲

(ی)

یوسف مرزا ۱۱۵
یوسف علی خاں ۲۹

(۲)

(الف)

اٹاوہ ۲۰، ۲۲، ۳۰ ـــ ۳۲، ۴۰، ۴۲، ۴۵، ۱۲۴
اٹک ۱۵۸
ارائل ۶۶
اعظم گڑھ ۶۹، ۱۰۰، ۱۲۴
اکبر آباد ۱۳، ۳۱، ۹۷، ۱۰۱، ۱۱۶، ۱۵۸

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

اکبرپور ١٠
اکبرپور بیربر ٢٣
اکبرپور دوست پور ١٢٤
اکبرپور شاہ پور ٢٣
المہرہ ٥٧، ٥٨
الہ آباد ١٠، ١٩، ٢٠، ٤٠، ٥٣-٥٥، ٦٤، ٩٤، ١٢٤، ١٥٦، ١٥٨، ١٥٩
انوپ شہر ١٠
اودھ ١٢٤
اہیر ١٢٤
ایران ٥٤، ١٥٨

(ب)

بانگرمئو ٢١، ٣١
بجے نگر ١٤٠
بٹول ٥٨، ٥٩
بٹھور، گھاٹ ٣٨
بریلی ٥، ١٦، ٢٠، ٢٤، ٣٠، ٣٨، ٥٦، ٧٣، ٩٢، ٩٧، ١٠٥، ١٢٤، ١٣٨، ١٤١، ١٥٢، ١٥٣، ١٥٩، ١٦٥
بلاسپور ٢٣
بنارس ٢٠، ٢٥، ٤٥، ٥٤، ٧٠، ٧١، ٧٣، ٨٤، ٩١، ٩٤، ٩٧، ٩٨، ١٠٥، ١١٦، ١٤٨، ١٥٢، ١٥٦-١٥٩
بنگالہ ١٩، ٢٠، ٥٥، ٦٢، ١١٦، ١١٨
بہرائچ ٥٢، ٦١، ١٢٤
بیسواڑہ ١٢٤، ١٥٢
بیانہ ٤٥

(پ)

پرتاب گڑھ ١٠، ١٢٤
پنجاب ١٥٨
پھپھوند ٢٣، ٣٣

(ت)

تالگام ٣٧

(ٹ)

ٹانڈہ ٧١، ١٢٥

(ج)

جمن ٢٥، ٧٧، ١٥٨
جون پور ١٥٩
جہلم ١٥٨

(چ)

چنار ١٤٠
چنبل ٤٥

(ح)

حسام پور ٥٢
حیدرآباد ١٢٩
خیرآباد ١٠، ١٢٤

(د)

دریاد(آ)باد ٥٩، ١٢٤
دکن ١٢٩، ١٤٠
دکھن ٦٧، ١١٦
دلمئو ١٢٤، ١٣٧
دوآب، دوآبہ ١٩، ٢٣، ٣٣، ٤٤، ١٥٨
دوست پور ١٢٤
دہلی ١٥٧، ١٥٨
دہلی ـــ شاہجہاں آباد
دگیپ - ڈیگ ٢٢

(ر)

رام پور ١٣٩، ١٥٧، ١٥٩
رودولی ١٢٤
رسول آباد ٢٣
روس ١٥٨
رہڑہ ١٣٩

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

(س)

سروار ۱۰، ۱۷، ۶۴، ۶۶، ۶۸، ۷۳، ۹۲

سکندرہ ۲۳

سلطان پور ۱۰، ۶۹، ۷۱، ۱۲۴

سندیلہ ۱۲۴

سورت ۱۴۰

سیلک ۱۲۵

سیلون ۱۲۵

(ش)

شاہجہاں آباد ۸، ۱۴، ۳۴، ۹۷، ۱۴۹

شمس آباد ۱۵۷

شیوراج، گھاٹ ۴۴

(ع)

عظیم آباد ۱۶۰، ۱۶۱

(غ)

غوث گڑھ ۱۵۸

(ف)

فتح آباد (کابل) ۱۷

فرخ آباد ۲۱، ۶۷، ۱۵۶، ۱۵۷

فرنگ ۵۷

فیض آباد ۱۳—۱۵، ۴۷، ۵۹، ۶۰،
۶۲، ۷۱، ۷۴، ۱۵۰

قنوج ۴۲، ۱۵۸

(ک)

کابل ۱۷، ۱۵۸

کالپی ۲۳، ۹۹، ۱۱۶، ۱۵۷

کانپور ۷۲، ۱۳۷، ۱۵۰، ۱۵۶

کلکتہ ۳، ۳۲، ۴۶، ۴۷، ۶۵، ۷۳،
۸۱، ۹۱، ۹۳، ۹۴، ۹۹، ۱۰۴،
۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۲۹، ۱۳۰،
۱۳۱، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۸،
۱۵۹

کوڑہ ۹، ۱۷، ۲۸، ۳۳، ۴۰، ۴۱،
۴۲، ۴۳، ۱۲۴

(کھ)

کھیڑاگڑھ ۱۲۴

(گ)

گنگ ۲۱، ۳۱، ۳۸، ۸۲، ۱۵۷،
۱۵۸، ۱۵۹

گوالیار ۱۰۱

گودا ۴۶

گورکھپور ۶۹، ۱۲۴

گومتی ۴۱، ۶۰، ۱۱۴

گونڈہ ۱۲۴

(گھ)

گھاٹم پور ۲۳، ۴۱، ۴۲

گھاگھرا ۱۰، ۶۰، ۶۹، ۷۱

(ل)

لاہور ۶، ۱۵۷، ۱۵۸

لکھنؤ ۷، ۹، ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۳۰، ۳۱،
۳۲، ۳۳، ۳۴، ۴۰، ۴۱، ۴۲،
۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۹، ۵۰،
۵۸، ۶۲—۶۷، ۷۳، ۷۴،
۸۳—۸۶، ۸۸، ۹۰، ۹۳—۹۷،
۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۸—۱۱۰، ۱۱۵،
۱۲۰، ۱۲۹—۱۳۱، ۱۳۳، ۱۵۰،
۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۶، ۱۵۷—۱۵۹، ۱۶۳

(م)

مانکپور بہار ۱۲۴

ناہل ۱۲۴

محمدی (تعلقہ) ۱۲۴

مرشد آباد ۴۰

مسقط ۱۴۰

مشہد مقدس ۱۸

ملک سنور پور ۱۲۵

مکہ معظمہ ۳۴

ملیح آباد ۱۲۴

موسیٰ نگر ۴۲

متو ۱۵۷

نجیب آباد بریلی ۲۳

(ہ)

ہرات ۱۵۸

ہردوار ۱۵۸

ہردوئی ۱۲۴

ہندوستان ۵، ۸، ۱۷، ۱۸،
۱۹،

(و)

ولایت ۶۵، ۹۹، ۱۰۲،
۱۱۵

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

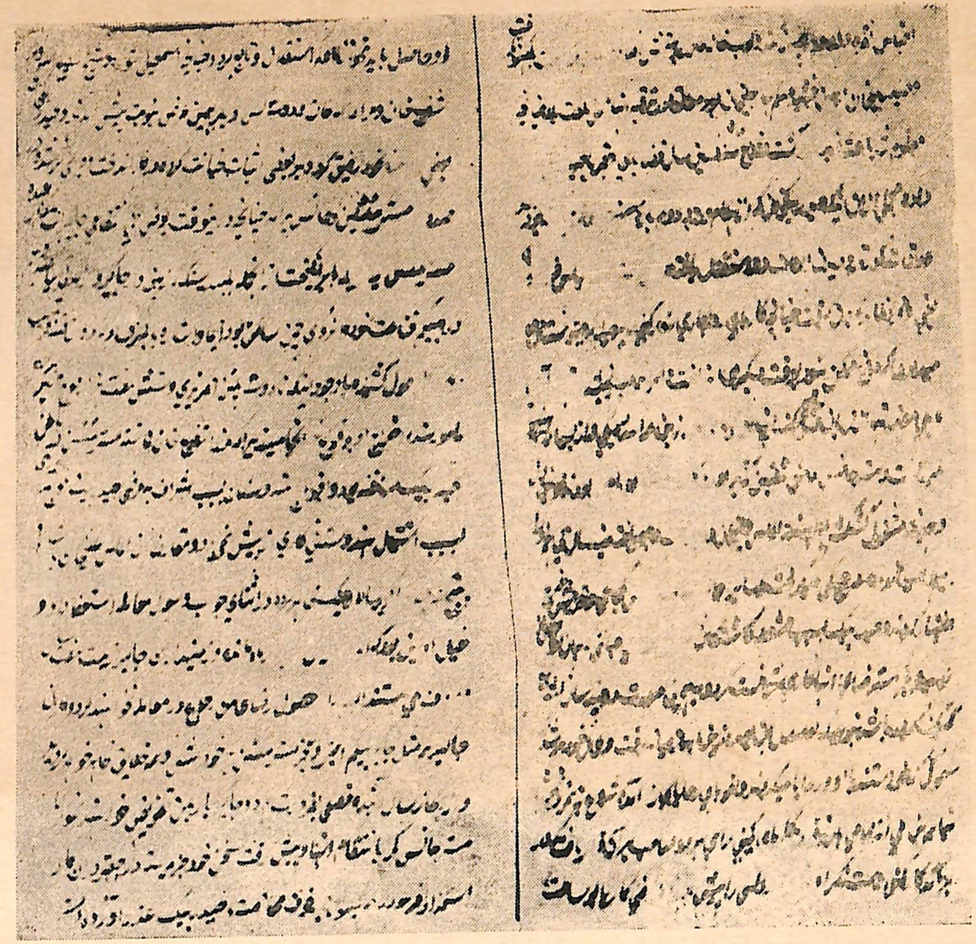

P. 74 L. 11—P. 77 (MS. Pp. 51-52)

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

2512

FOREWORD

In my Russel Lecture at the Patna University in 1961, I had stated that the original manuscript of **Tafzihul Ghafilin** was lost and the book survives in an excellent English translation published by Dr. W. Hoey in 1885. Dr. Hoey had paid high tribute to Mirza Abu Talib Khan for his intimate knowledge of events and his fearless and objective analysis of the causes which led to the decline of Oudh. In fact Mirza Abu Talib's analysis applies not only to Oudh but to almost the whole of India in that period.

I had also then pointed out that the value of Mirza Abu Talib's study lies principally in the fact that he is refreshingly free from the obsession with military events, palace intrigues and court cables which was the besetting sin of 18th century Indo-Muslim historiography. Mirza Abu Talib did not minimise the importance of personalities but he recognised that there are deeper economic and political forces which mould both individuals and events In fact, Mirza Abu Talib's studies in this book lend credence to the claim that he was perhaps the first economic historian of the world and anticipated some of the theories of Marx by almost half a century.

It is therefore with surprise and pleasure that I have learnt that a manuscript of the book has been discoverd in the Raza Library, Rampur. Dr. Abid Raza Bedar has earned the gratitude of all scholars for his efforts it unearthing it and still more for the care and industry with which he has brought out an authoritative version As far as I am aware, this is the first time that this book is being printed and made avialable to a larger public. I hope Dr. Bedar will follow up this important work with further research into the history of India in the late 18th and the early 19th century and help us to understand some of the forces which are still shaping Indian economic, social and political history.

New Delhi,
27th April, 1965.

HUMAYUN KABIR

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

Tafzihul Ghafilin which is a contemporary record of events connected with the administration of Asafu'd - Daulah is based on the first hand knowledge of affairs that the author acquired through his official connection with the Nawab Wazir and the East India Company's agents in Oudh.

The appeal of Abu Talib's study lies principally in the fact that he is refreshingly free from the obsession with military events, palace intrigues and court cabals which is the besetting sin of eighteenth century Indo-Muslim historiography. Abu Talib was not unaware of their influence on the course of events, but he recognised that they were themselves often due to deeper economic and political causes. He therefore, discusses personalities and their role in history only in the context of the social, economic and political conditions of the country.

His main concern was with the forces that govern the health of society. In this intimate study of Oudh under the rule of the Wazirs, he discovered with an unerring insight the malaise which was slowly eating into the vitals of the State. He was not misled by the empty pomp of the Lucknow court nor the vulgar extravagance of the nobles, courtiers and the public officials. He saw that the luxury of the rich was invariably based on the neglect of ordinary men. The result was discontent among the people at large and dishonesty and corruption among the ruling classes. The oppression of the rich provoked lawlessness among the peasantry and Abu Talib saw clearly the retribution that was awaiting the thoughtless evil-doers.

He saw the writing on the wall and his fear that soon the State of Oudh would cease to be was realised within fifty years of his death.

——*Humayun Kabir*

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri

142
142
2512

MIRZA ABU TALIB ISFAHANI

TAFZIHUL GHAFILIN

WAQA'I'-I-ZAMAN-I-NAWWAB ASAFU'D-DAULAH

(HISTORY OF THE TIMES OF NAWWAB ASAFU'D-DAULAH)

Sri Krishna Museum
Acc. No. 2512
Date 2/4/16
Kurukshetra

Edited by:

A B I D R A Z A B E D A R
M.A. B.Lib. (Sc.) Ph.D. (Alig.)

INSTITUTE OF ORIENTAL STUDIES
SAULAT PUBLIC LIBRARY, RAMPUR.
1965

CC-0. Shri Krishna Museum Kurukshetra. Digitized by eGangotri